اچھے میاں بیوی

(حقوقِ زوجین)

تالیف

خادمِ دینِ اسلام

منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)

مدیر اعلیٰ ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور

ملنے کا پتا

جامع مسجد نگینہ

A-977 بلاک B-III گجرپورہ (چاند سکیم) لاہور

042-36880027-28,0300-4274936

جملہ حقوق بحق مؤلّف محفوظ ہیں

نام کتاب : ''اچھے میاں بیوی'' (حقوقِ زوجین)

مؤلّف : منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)

مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور۔

پروگرامنگ : محمد عثمان علی یوسفی

کمپوزر : حافظ محمد عظیم یوسفی، عظیم اعظم یوسفی، عدنان اشرف یوسفی

کمپوزنگ : ابوبکر کمپیوٹر سینٹر 042-36880027-28

تصحیح ونظر ثانی : اُستاذ العلماء حضرت مولانا محمد منشاء تابش قصوری

پروف ریڈنگ : مفتی علامہ حافظ صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی، علامہ محمد شفقت یوسفی،

رشید احمد جنجوعہ یوسفی، حافظ محمد رضوان انور یوسفی

چوتھی مرتبہ : (۱۱۰۰ التعداد) اگست ۲۰۱۳ء بمطابق شوال المکرّم ۱۴۳۴ھ

ہدیہ : ۲۰۰ روپے

ناشرین : صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی (ایم۔سی۔ایس)

مفتی علامہ حافظ صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی

صاحبزادہ محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی

ویب سائٹ ایڈریس www.seedharastah.com

ای۔میل ایڈریس info@seedharastah.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	ٹائٹل۔	۱
۲	جملہ حقوق۔	۲
۳	فہرستِ مضامین۔	۳
۴	بفیضانِ نظر۔	۱۶
۵	اِنتساب۔	۱۷
۶	پیشِ لفظ۔	۱۸
۷	نشانِ منزل۔	۲۰
۸	تعدّدِ ازدواج۔	۲۲
۹	نابالغہ کے نکاح کا مسئلہ۔	۲۲
۱۰	تعدّدِ ازدواج۔	۲۳
۱۱	حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کے لئے تعدّدِ ازدواج۔	۲۶
۱۲	خلاصہ۔	۲۸
۱۳	اَچھا شوہر اور اُس کی ذمہ داریاں۔	۳۱
۱۴	بہترین شوہر۔	۳۱
۱۵	بیوی کو نہ مارنا۔	۳۱
۱۶	درگزر اور نرمی سے کام لینے والا شوہر اچھا ہے۔	۳۲
۱۷	اہل وعیال پر خوشدلی سے خرچ کرنا۔	۳۲
۱۸	گھر کے کام کاج میں بیوی کا ہاتھ بٹانا۔	۳۳
۱۹	بیوی کو قرآنِ مجید وحدیثِ پاک کی تعلیم دینا۔	۳۳

۲۰	بیوی کی عزت اور ناموس کی حفاظت کرنا۔	۳۴
۲۱	حجۃ الوداع کے موقع پر رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا۔	۳۴
۲۲	عورت کے حقوق اَدا کرنا واجب ہے۔	۳۵
۲۳	بیوی کے حقوق اَدا نہ کرنا باعثِ ہلاکت ہے۔	۳۵
۲۴	عورت کے حقوق اَدا نہ کرنا کبیرہ گناہ ہے۔	۳۶
۲۵	قیامت کے روز غصب شدہ حقوق کو اَدا کرنا پڑے گا۔	۳۶
۲۶	بیوی پر ظلم کرنے سے بچنا چاہئے۔	۳۶
۲۷	نان ونفقہ بیوی کا حق ہے۔	۳۷
۲۸	بیوی سے بغض نہ رکھنا۔	۳۷
۲۹	عورت کے حقوق اَدا کرنا مرد پر واجب ہے۔	۳۸
۳۰	کامل اور بہترین مومن کی پہچان۔	۳۸
۳۱	نااِنصاف شوہر کی ایک کروٹ گری ہوگی۔	۳۹
۳۲	اُولاد کو بربادی سے بچانے کے لئے بیوی کو نصیحت۔	۳۹
۳۳	خوش نصیب بیوی جس کو پاک نظر شوہر ملے۔	۴۰
۳۴	مقاصد۔	۴۱
۳۵	اچھی بیوی اور اُس کی ذمہ داریاں۔	۴۲
۳۶	نیک بیوی خوش بختی اور بُری بیوی بدبختی کی علامت ہے۔	۴۲
۳۷	بہترین بیوی۔شوہر کو خوش رکھنے والی خوش نصیب بیوی۔	۴۲
۳۸	صوم وصلوٰۃ کی پابند رفیقۂ حیات۔صالح بیوی بہترین متاع۔	۴۳
۳۹	نیک بیوی بہترین نعمت۔	۴۴
۴۰	شوہر کی آخرت کا خیال رکھنے والی' مومنہ بیوی۔	۴۴
۴۱	مثالی بیوی بننے کے لئے چار قابلِ تقلید عظیم خواتین۔	۴۵

۴۲	شوہر کے تمام معاملات کی اَمین۔	۴۵
۴۳	شوہر کا حق اَدا نہ کرنے والی بیوی۔	۴۶
۴۴	شوہر کے حقوق کماحقہٗ اَدا کرنا کتنا اَہم ہے۔	۴۶
۴۵	نافرمان بیوی کے لئے جنت کی حوریں بددُعا کرتی ہیں۔	۴۶
۴۶	اکثر عورتیں ناشکری کرتی ہیں۔	۴۷
۴۷	نافرمان بیوی سے اللہ (عزوجل) کی ناراضگی۔	۴۸
۴۸	شوہر بیوی کی جنت یا جہنم۔	۴۹
۴۹	بیٹی کی پیدائش پر ناراض نہ ہونا۔	۵۰
۵۰	شوہر کا درجہ۔	۵۰
۵۱	شوہر کی ہر جائز خواہش کا اِحترام کرنا بیوی پر واجب ہے۔	۵۲
۵۲	شوہر کے مال ومتاع کی حفاظت کرنا۔	۵۳
۵۳	شوہر کی عزت کی حفاظت کرنا۔	۵۳
۵۴	شوہر کی اِحسان فراموش بیوی۔	۵۴
۵۵	میاں بیوی کے مشترکہ حقوق۔	۵۵
۵۶	شب بیداری میں میاں بیوی کا ایک دوسرے کو ترغیب دینا۔	۵۵
۵۷	اَزدواجی زندگی کے رَاز اِفشانہ کرنا۔	۵۶
۵۸	شیطانی نظر سے بچو۔	۵۷
۵۹	غیر عورت اچھی معلوم ہو تو اپنی عورت سے ملے۔	۵۷
۶۰	غیر محرم عورت کی طرف نہ دیکھنا۔	۵۷
۶۱	غیر عورت سے علیحدگی میں ملنے کی ممانعت۔	۵۸
۶۲	شادی شدہ عورت کے پاس رات گزارنے کی ممانعت۔	۵۹
۶۳	غیر محرم عورت سے ہاتھ ملانا منع ہے۔	۶۰

۶۴	شیطان کا فتنہ۔	۶۰
۶۵	گھروں کو میدان جنگ نہیں بنانا چاہئے۔	۶۱
۶۶	دین و دنیا کی بھلائی۔	۶۲
۶۷	کسی کے گھر میں فساد ڈالنا جائز نہیں۔	۶۲
۶۸	لعنتی لوگ۔	۶۳
۶۹	اپنے شوہر کے سامنے دوسری عورت کا ذکر نہیں کرنا چاہئے۔	۶۳
۷۰	دیور موت ہے۔	۶۴
۷۱	بدگمانی کا علاج۔	۶۵
۷۲	خواتین کو ہیجڑوں سے بچنا چاہے۔	۶۶
۷۳	میاں بیوی کی ذمہ داریوں کی پوچھ۔	۶۷
۷۴	اپنی سوکن کا دل جلانے کے لئے جھوٹ بولنا منع ہے۔	۶۸
۷۵	ایک بیوی کی خاطر اپنا حق شوہر کو معاف کرنا۔	۶۹
۷۶	قرعہ کے ذریعے اِنتخاب۔	۶۹
۷۷	محبت اور راز کی بات۔	۷۰
۷۸	اظہارِ محبت کا ایک انوکھا انداز۔	۷۰
۷۹	بیوی کا جوٹھا پانی پینا۔	۷۱
۸۰	اَزواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی نازک مزاجی کا لحاظ۔	۷۱
۸۱	خطبۂ نکاح۔	۷۲
۸۲	نکاح۔	۷۳
۸۳	اِیجاب وقبول کا معنیٰ۔	۷۳
۸۴	نکاح کی شرائط۔	۷۴
۸۵	نکاح کا رکن اِیجاب وقبول۔	۷۵

۸۶	نکاح کے مستحبات۔	۷۶
۸۷	بہترین عبادت۔	۷۷
۸۸	ہم جنس سے نکاح۔	۷۷
۸۹	نکاح کی نوعیتیں۔	۷۸
۹۰	نکاح چار وجوہ سے۔	۷۸
۹۱	نکاح دوستی اور محبت کے رشتوں کو مضبوط کر دیتا ہے۔	۸۰
۹۲	بارگاہِ الٰہی میں ستھرائی کا ذریعہ۔	۸۰
۹۳	خطرے سے آگاہی۔	۸۱
۹۴	نکاح نصف دین ہے۔	۸۲
۹۵	جس نے میری سُنّت سے اِعراض کیا وہ میرا نہیں۔	۸۲
۹۶	کیسی عورت سے نکاح کرنا چاہئے؟	۸۳
۹۷	دینداری اور اَخلاق' بہترین معیارِ نکاح۔	۸۴
۹۸	شرم وحیا کا پیکر۔	۸۴
۹۹	اللہ تبارک وتعالیٰ کی خصوصی مدد۔	۸۵
۱۰۰	نکاح' نگاہ نیچی کرنے والا ہے۔	۸۵
۱۰۱	برکت والا نکاح۔	۸۶
۱۰۲	گناہ باپ پر۔	۸۶
۱۰۳	نکاح کے لئے دنیاداروں کا حسب۔	۸۷
۱۰۴	نکاح کے لئے ہم عمر چاہئے۔	۸۷
۱۰۵	شوال المکرّم کے مہینے میں نکاح۔	۸۷
۱۰۶	نکاح کے بعد نام بدلا جاسکتا ہے۔	۸۹
۱۰۷	نکاح قرآنِ مجید کی روشنی میں۔	۹۰

۱۰۸	کس کا نکاح کس سے؟	۹۰
۱۰۹	اِطاعت گزار بیوی پر سختی منع ہے۔	۹۱
۱۱۰	بیویوں میں عدل و اِنصاف۔	۹۱
۱۱۱	کن عورتوں سے نکاح کیا جائے؟	۹۲
۱۱۲	نکاح کا مقصد ستھری زندگی بسر کرنا ہے۔	۹۲
۱۱۳	اہلِ کتاب کی پاک دامن عورتوں سے نکاح جائز۔	۹۴
۱۱۴	نکاح کے بعد فریقین میں محبت اور رحمت ضروری ہے۔	۹۵
۱۱۵	کس سے نکاح منع ہے؟	۹۵
۱۱۶	کم سنی میں نکاح کرنا جائز ہے۔	۹۵
۱۱۷	کسی کے پیغام پر پیغام بھیجنے کی ممانعت۔	۹۶
۱۱۸	نکاح سے پہلے دیکھنا۔	۹۷
۱۱۹	خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح۔	۹۹
۱۲۰	برکت والا نکاح۔	۱۰۴
۱۲۱	(نکاح) شغار (وٹہ سٹہ)۔	۱۰۵
۱۲۲	''شغار'' کے بارے میں اَحادیثِ مبارکہ ملاحظہ ہوں۔	۱۰۵
۱۲۳	''شغار'' کے لغوی معنیٰ۔	۱۰۷
۱۲۴	نکاحِ حلالہ۔	۱۰۸
۱۲۵	جن نسبی رشتوں میں نکاح حرام ہے۔	۱۰۹
۱۲۶	اِعلانِ نکاح۔	۱۱۲
۱۲۷	نکاح کے وقت دَف بجانا۔	۱۱۲
۱۲۸	مسجد میں اِعلانیہ نکاح کرنا۔	۱۱۴
۱۲۹	پاکیزہ غزل یا حمد و نعت کا پڑھنا۔	۱۱۴

۱۳۰	نکاح کے موقعہ پر کھیل کود۔	۱۱۵
۱۳۱	نکاح کی مبارک باد دینے کا طریقہ۔	۱۱۵
۱۳۲	نکاح کے لئے نماز پڑھنا اور اِستخارہ کرنا۔	۱۱۶
۱۳۳	اِستخارہ کیسے کیا جاتا ہے؟	۱۱۷
۱۳۴	گھریلو حالات کی وجہ سے بیوہ سے نکاح کرنا۔	۱۱۹
۱۳۵	نکاح کے لئے اِجازت لینا۔	۱۲۰
۱۳۶	پیغام بھیجنے والے کا حال پوچھنا۔	۱۲۱
۱۳۷	غیرت مند عورت سے نکاح۔	۱۲۱
۱۳۸	دُلہن کو آراستہ کرنا۔	۱۲۲
۱۳۹	نکاح کے لئے گواہ۔	۱۲۳
۱۴۰	شبِ عُروسی بیوی کو ہدیہ دینا۔	۱۲۳
۱۴۱	نکاح کی شرائط پر عمل۔	۱۲۳
۱۴۲	غیر شرعی اور ناجائز شرائط کی ممانعت۔	۱۲۴
۱۴۳	نکاح میں ولی کی موجودگی۔	۱۲۴
۱۴۴	ولی کے بغیر نکاح نہیں۔	۱۲۴
۱۴۵	ولی کے حقوق۔	۱۲۵
۱۴۶	ولی کی اِجازت و رضا کے بغیر کیا گیا نکاح سراسر باطل ہے۔	۱۲۶
۱۴۷	کنواری اور بیوہ دونوں کے نکاح کے لئے ولی کی اِجازت و رضا ضروری ہے۔	۱۲۶
۱۴۸	ولی کے فرائض۔	۱۲۷
۱۴۹	ولی کو زبردستی نکاح نہیں کرنا چاہئے۔	۱۲۸
۱۵۰	نکاحِ مسنون کرنے کا حق۔	۱۲۸

۱۵۱	نکاحِ ثانی کے مسائل۔	۱۲۹
۱۵۲	غیر مسلم میاں بیوی میں سے کسی ایک کا مسلمان ہونا۔	۱۳۰
۱۵۳	صداق (یعنی حق مہر)۔	۱۳۲
۱۵۴	حق مہر کی اَقسام۔	۱۳۲
۱۵۵	معجّل۔	۱۳۲
۱۵۶	مُؤجّل۔	۱۳۳
۱۵۷	مطلق۔	۱۳۳
۱۵۸	اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حق مَہر۔	۱۳۳
۱۵۹	رسولِ کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا مَہر۔	۱۳۴
۱۶۰	دس اُوقیہ حق مَہر۔	۱۳۴
۱۶۱	رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کا اعجاز۔	۱۳۵
۱۶۲	حضرت اماں حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حق مہر۔	۱۳۵
۱۶۳	قرآنِ مجید کی سورتیں بطورِ حق مَہر۔	۱۳۶
۱۶۴	گٹھلی کے وزن کے برابر سونا بطورِ حق مَہر۔	۱۳۷
۱۶۵	کسی اور کا دُولہا کی طرف سے حق مَہر اَدا کرنا۔	۱۳۷
۱۶۶	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا استحبابی حکم۔	۱۳۸
۱۶۷	لپ بھر ستو یا چھوہارے۔	۱۴۰
۱۶۸	جوتوں کا جوڑا حق مَہر۔	۱۴۰
۱۶۹	حق مَہر کی کثرت وقِلت۔	۱۴۰
۱۷۰	حق مَہر مثل۔	۱۴۱
۱۷۱	حق مَہر میں اِنصاف اور عدل۔	۱۴۱
۱۷۲	نکاح سے پہلے جو کچھ دیا۔	۱۴۳
۱۷۳	کیا عورت کے حق مَہر میں سے کچھ لیا جا سکتا ہے؟	۱۴۴

۱۹۶	دورانِ حیض ونفاس صحبت کرنا منع ہے۔	۱۵۶
۱۹۷	حیض ونفاس ختم ہونے کے بعد غسل کرنے سے پہلے صحبت کرنا۔	۱۵۷
۱۹۸	فرشتوں سے حیاء۔	۱۵۷
۱۹۹	ستر چھپانا۔	۱۵۸
۲۰۰	اِحتیاط۔	۱۵۹
۲۰۱	نجی معاملات۔	۱۶۰
۲۰۲	حکمتیں۔	۱۶۰
۲۰۳	اَولاد صدقۂ جاریہ ہے۔	۱۶۱
۲۰۴	عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں۔	۱۶۱
۲۰۵	بیوی سے دُبر میں صحبت کرنے والا نظرِ رَحمت سے محروم۔	۱۶۳
۲۰۶	عزل کے معنی۔	۱۶۴
۲۰۷	عزل۔	۱۶۴
۲۰۸	غیلہ۔	۱۶۶
۲۰۹	غیلہ کیا ہے؟	۱۶۶
۲۱۰	جنابت اور غسل۔	۱۶۷
۲۱۱	جنبی سے مصافحہ اور معانقہ۔	۱۶۷
۲۱۲	جنبی کے دیگر مسائل اور اَحکام۔	۱۶۸
۲۱۳	حائضہ نفاس والی اور جنبی کا مسجد میں آنا منع ہے۔	۱۶۹
۲۱۴	گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔	۱۷۰
۲۱۵	حائضہ اور جنبی پر قرآنِ مجید کی تلاوت پر پابندی۔	۱۷۱
۲۱۶	اوائل میں غسل کا مسئلہ۔	۱۷۱
۲۱۷	جو تری پائے وہ غسل کرے۔	۱۷۲

۲۱۸	آگ کا عذاب۔	۱۷۲
۲۱۹	بال اور کھال کو غسل دو۔	۱۷۳
۲۲۰	اِحتلام سے غسل۔	۱۷۳
۲۲۱	نہانے میں حیاء کے تقاضے پورے کرنا۔	۱۷۴
۲۲۲	نہانے کے بعد۔	۱۷۵
۲۲۳	غسل کے بعد وضو نہیں۔	۱۷۵
۲۲۴	غسل کرنے کا طریقہ۔	۱۷۶
۲۲۵	عورت کو غسل کرتے ہوئے خوشبو اِستعمال کرنی چاہئے۔	۱۷۷
۲۲۶	عورتوں کو سخت باندھے ہوئے بال کھول لینا چاہئے۔	۱۷۸
۲۲۷	غسل کن چیزوں سے فرض ہوتا ہے؟	۱۸۰
۲۲۸	غسل کرنے کا طریقہ۔	۱۸۲
۲۲۹	غسل کے فرائض۔	۱۸۳
۲۳۰	غسل کی سنتیں۔	۱۸۴
۲۳۱	سورج کے گرم شدہ پانی سے نہانے کی ممانعت۔	۱۸۴
۲۳۲	جمعۃ المبارک کے دن غسل۔	۱۸۵
۲۳۳	جمعۃ المبارک کو غسل کرنا۔	۱۸۶
۲۳۴	ولیمہ۔	۱۸۷
۲۳۵	دعوتِ ولیمہ میں آنا۔	۱۸۸
۲۳۶	نصیحت آموز واقعہ۔	۱۸۹
۲۳۷	ولیمہ کے لئے ایک بکری۔	۱۹۱
۲۳۸	حضرت بی بی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ولیمہ۔	۱۹۲
۲۳۹	گوشت اور روٹی سے ولیمہ۔	۱۹۲

۲۴۰	ہریسہ سے ولیمہ۔	۱۹۲
۲۴۱	بدترین دعوتِ ولیمہ۔	۱۹۳
۲۴۲	ستو اور چھوہارے سے ولیمہ۔	۱۹۴
۲۴۳	سوا دو سیر جو سے ولیمہ۔	۱۹۵
۲۴۴	امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کا ولیمہ۔	۱۹۵
۲۴۵	دعوتِ ولیمہ قبول کرنا سُنّت ہے۔	۱۹۵
۲۴۶	تکبر اور فخر والی دعوت میں شرکت سے ممانعت۔	۱۹۶
۲۴۷	بغیر دعوت کے آنے والا چور ہے۔	۱۹۷
۲۴۸	تعلیم اُمّت کے لئے۔	۱۹۸
۲۴۹	پہلے دن ولیمہ حق ہے۔	۱۹۹
۲۵۰	ضمیمہ۔	۱۹۹
۲۵۱	بارات اور شادی بیاہ کے موقع پر شیطانی حرکات۔	۱۹۹
۲۵۲	حیض اور مسائل۔	۲۰۳
۲۵۳	حیض سے متعلق آیاتِ مبارکہ کا شانِ نزول۔	۲۰۴
۲۵۴	بحوالہ تفسیر روح البیان۔	۲۰۶
۲۵۵	حیض کی مدت۔	۲۰۷
۲۵۶	حیض کی حکمت۔	۲۰۷
۲۵۷	سفرِ حج اور حیض۔	۲۰۸
۲۵۸	حائضہ پر چادر اور نماز۔	۲۰۸
۲۵۹	حائضہ عورت مسجد سے باہر کھڑی ہو کر مسجد سے چیز اُٹھا سکتی ہے۔	۲۰۸
۲۶۰	حائضہ پر روزوں کی قضاء ہے نماز کی نہیں۔	۲۰۹
۲۶۱	اُولاد کو جذام۔	۲۱۰

۲۶۲	اِحتیاط بہتر ہے۔	۲۱۰
۲۶۳	مسائل واَحکام۔	۲۱۱
۲۶۴	اِستحاضہ کا بیان۔	۲۱۴
۲۶۵	مسائل۔	۲۱۵
۲۶۶	روزہ اور حقِ زوجیت۔	۲۱۶
۲۶۷	حاملہ اور دُودھ پلانے والی عورت کے لئے حکم۔	۲۱۶
۲۶۸	شوہر کی طرف سے بیوی کو نفلی روزے رکھنے کا حکم۔	۲۱۷
۲۶۹	شوہر کی اِجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنے کی ممانعت۔	۲۱۸
۲۷۰	مردوں کو بھی عورتوں کے حقوق کا لحاظ رکھتے ہوئے روزے رکھنے چاہئیں۔	۲۱۹
۲۷۱	شوہر کا جذبۂ ایثار وقربانی۔	۲۱۹
۲۷۲	اگر روزہ دار (مرد یا عورت) کو کھانے کی دعوت ملے تو۔	۲۲۱
۲۷۳	حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ کی بیوی کا واقعہ۔	۲۲۱
۲۷۴	حائضہ عورت کا روزہ۔	۲۲۲
۲۷۵	حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نفلی روزہ توڑنا۔	۲۲۳
۲۷۶	مرغوب کھانا دیکھ کر نفلی روزہ توڑ لینا۔	۲۲۴
۲۷۷	جنابت کی حالت میں روزہ۔	۲۲۵
۲۷۸	عورت اور مرد روزہ کی حالت میں اَکٹھے لیٹ سکتے ہیں۔	۲۲۶
۲۷۹	عورتوں کو قضاء روزے اَگلے رمضان المبارک سے پہلے پہلے رکھ لینے چاہئیں۔	۲۲۷
۲۸۰	اگر روزہ دار شخص اپنی بیوی سے صحبت کرے۔	۲۲۷

بفیضانِ نظر

قطبِ جلی، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت،
نیّر اوجِ شرافت، مصرِ محبت، زُبدۃ العارفین،
پیکرِ ایثار و وفا، عاشقِ رسول، فنافی الرسول،
پروانۂ توحید و رسالت، امینِ علمِ لدنی، نائب غوث الثقلین،
منظورِ نظرِ داتا گنج بخش حضرت قبلہ علامہ مولانا

حاجی محمد یوسف علی نگینہ صاحب

نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی

قدس سرہ العزیز

مرکزِ انوار و تجلیات

آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف چک نمبر ۷۶ اگ۔ب، تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

اِنتساب

یہ کتاب نبی آخرالزماں' رحمۃ للعالمین' شفیع المذنبین' اِمام الانبیاء' حبیبِ کبریا' احمدِ مجتبیٰ' حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کی ذاتِ بابرکات سے منسوب کی جاتی ہے جن کی مقدس' پاک' طیّب' طاہر' مطہر اور منور زندگی پوری اِنسانیت کے لئے بہترین نمونہ ہے۔ نیز یہ کتاب محبوبِ کائنات' فخرِ موجودات' سیّد المرسلین' شافعِ روزِ جزاء' محبوبِ ربّ العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم کی بے مثال ازواجِ مطہرات' اور پاک بیٹیوں رضی اللہ تعالیٰ عنھن اور اُن مردوں اور عورتوں کے نام منسوب کی جاتی ہے جنہوں نے اپنی زندگیاں منشائے ربِّ کائنات جلّ وعلیٰ اور رضائے نبی آخرالزماں ﷺ کے مطابق گذاریں یا گذار رہے ہیں۔

نیاز آگین

منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تبارک وتعالیٰ کی گرفت سے ڈرنے اور رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی اِطاعت کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ اِس دُنیا میں اوّل سے ہی عورت بڑی آزمائش بنی رہی ہے۔ اِس لئے اِس آزمائش میں کامیابی کے لئے بندۂ مومن کو اِسلامی اُصول وضوابط کے مطابق صحیح راہ پر چلنا چاہئے۔ ذرا سی کوتاہی بہت بڑے نقصان کا پیشِ خیمہ ہوسکتی ہے۔ خاندان اور گھر اُجڑ سکتا ہے۔

یہ درست ہے کہ رفیقۂ حیات ہونے کے ناطے سے بیوی کے حقوق مُسلّم ہیں مگر اَیسی باتوں سے بچنے کی ضرورت ہے جن سے اللہ تبارک وتعالیٰ اور پیارے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے اَحکام کی خلاف ورزی ہو۔ نہ مرد نے عورت کی قبر میں جانا ہے اور نہ عورت نے مرد کی قبر میں۔ بلکہ ہر ایک نے اپنی اپنی قبر میں حساب دینا ہے۔ لہٰذا اِس مختصری زندگی کی اَصل بہاریں حاصل کرنے کے لئے اِسلامی تہذیب وتمدّن اور اُصول وضوابط کو اپنانا چاہئے تا کہ کوئی عورت' مرد کے ہاتھوں اور کوئی مرد' عورت کے ہاتھوں مجبور ہو کر دینِ اِسلام سے بغاوت نہ کر بیٹھے۔ مسلمان مرد اور مسلمان عورت کا سب سے پہلا رشتہ' رشتہءِ اِسلام ہے جس کی بنیاد پر اُن کا بندھن ایک خوبصورت گھر کے آباد ہونے کا ذریعہ بنتا ہے۔

مسلمان اور کافر کی زندگی میں ایمان اور اَحکامِ شرعیہ فرقِ امتیاز ہیں۔ اِس لئے دینِ اِسلام جو قرآنِ مجید اور سُنّتِ مبارکہ کی صورت میں مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اِسے گھریلو اور خاندانی زندگی میں لاگو کرنے کی ضرورت ہے۔ کہیں اَیسا نہ ہو کہ میاں بیوی یہود وہنود کی نقالی میں آخرت کو تباہ کرلیں۔

ہمارے معاشرے میں گھریلو حالات میاں بیوی کی آئے روز کی ناچاقیوں

سے خوفناک صورت اختیار کر لیتے ہیں اور نوبت طلاق تک پہنچ جاتی ہے۔

بندۂ ناچیز نے لوگوں کے گھریلو حالات کی خرابیوں اور آپس کی نااتفاقیوں سے متاثر ہو کر زیرِ نظر کتاب ''اچھے میاں بیوی'' (حقوقِ زوجین)۔قرآنِ مجید اور احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں مرتب کی ہے۔

بندۂ ناچیز علامہ مفتی محمد آصف یوسفی، علامہ محمد شفقت یوسفی اور اُستاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد منشاء تابش قصوری صاحبان کا تہہ دِل سے شکر گزار ہے کہ اُنہوں نے کتاب کی صحت میں خصوصی توجہ فرمائی۔ اُستاذ العلماء اُستاذ الکل فی الکل حضرت علامہ مولانا محمد منشاء تابش قصوری صاحب نے کتاب اور بندۂ ناچیز کے بارے میں جن جذبات اور حسنِ ظن کا اظہار فرمایا ہے۔ بندۂ ناچیز اس پر حضرت صاحب کا تہہ دِل سے شکر گزار ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم سے عرض گزار ہے کہ ربِّ ذوالجلال والاکرام اپنے محبوبِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی نورانی نعلینِ پاک کا صدقہ اُستاذ العلماء کے حسنِ ظن کے مطابق بنا دے۔

دُعا ہے کہ اللہ ربُّ العزّت اِس کتاب کو لوگوں کیلئے نافع اور بندۂ ناچیز کیلئے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین!

خیر اَندیش

منیر احمد یوسفی عفی عنہ

نشانِ منزل

فوزِ دارین در حقوقِ زوجین

وَاللّٰهُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ......

"اور اللہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت سے اُسے خاص فرماتا ہے"۔

یَخْتَصُّ صیغہ فعل مضارع ہے اور مضارع تجدُّد و استمرار پر دلالت کرتا ہے یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے ہم ہمیشہ اپنی رحمت سے اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں درجہ تخصُّص سے بہرہ مند فرماتے ہیں۔ اِس سے واضح ہو رہا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے تخصیص کا سلسلہ جاری وساری ہے۔

فی زمانہ اِس اِرشادِ باری تعالیٰ جلّ وعلیٰ کے مصداقین کو دیکھا جائے تو بلا شبہ اُن میں سے نازشِ علم وعمل، صاحبِ لوح وقلم، صوفیٔ باصفا، عاشقِ مصطفیٰ، حضرت علامہ مولانا الحاج منیر احمد صاحب یوسفی دامت برکاتہم العالیہ کی ذاتِ ستودہ صفات بھی نظر آتی ہے۔ جو شب وروز اُمتِ مصطفیٰ ﷺ کی اِصلاح وفلاح کے لئے پیہم مصروف ہیں۔ وہ ہر شعبہ علم سے پورا پورا انصاف کر رہے ہیں۔ تبلیغِ اِسلام کا جس اَنداز میں حق اَدا فرما رہے ہیں، مثالی ہے۔

درس وتدریس، تعلیم وتعلّم، تحریر وتقریر اور پھر کردارِ منیر سے اِنسانوں کی تقدیر نُوْرٌ عَلٰی نُوْر بنا رہے ہیں۔ اِن کی مصروفیت حیران کن ہے، پند ونصائح کی محافل بھی اور وعظ وخطاب کی مجالس بھی، مطالعہ کی مشغولیت اور قلم کی آبیاری بھی، سیدھا راستہ تیار کرنا، دکھانا اور پھر اُس پر چلانا بھی، مسندِ ارشاد کے حقوق کی پاسداری ومحافظت بھی، نہ صرف مساجد ومدارس ہی کی تعمیر کی طرف متوجہ رہنا بلکہ اِنسانیت کی تعمیر کے لئے دردوسوز کو بھی بروئے کار لانا، آپ کا خاصہ ہے۔ لاہور ہی نہیں پاکستان کا کوئی قابلِ ذکر ایسا گوشہ نہیں جہاں علامہ منیر احمد یوسفی مدظلہ کی تنویر اپنی چمک دمک سے اُسے منور نہ کر رہی ہو۔

پیشِ نظر نہایت تحقیقی، عملی، فکری، اِصلاحی اور تعمیری کتاب مستطاب اچھے میاں بیوی (حقوقِ زوجین) آپ کی تصانیف میں شاہکار اور تاریخی اَہمیت کی حامل قرار پائے

گی، جس میں آپ نے مرد وزن کے شرعی اَحکام کو اِس محنت اور محبت سے قلم بند فرمایا ہے کہ اِس موضوع پر اِتنی جامع، مفصل، روح پرور، دلکش اور ایمان افروز کتاب میری نظر سے نہیں گزری جس میں حقوقِ زوجین پر اِس تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہو۔

سچی بات ہے کہ آپ کی آسان، سہل اور حوالہ جات کے گل وگلزار سے مرصع جملہ کتابیں اِس لائق ہیں کہ دینی مدارس کے طلباء وطالبات کے نصاب میں داخل ہوں۔ جن سے اِصلاح وفلاح کے مقاصد بڑی حد تک بآسانی پورے ہوسکتے ہیں۔

حضرت علامہ منیر احمد یوسفی مدظلہ العالی اِسلام کے قواعد وضوابط اور عقائد کو اِتنے مضبوط طریقے سے قلمبند فرماتے ہیں کہ قاری جب پڑھنے لگتا ہے تو پڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ عبارت، کلمات، حروف واَلفاظ میں فصاحت وبلاغت، دلکشی اور جملوں کی ترتیب کا حسن قاری کو گرویدہ بنالیتا ہے۔ جہاں تک میری بصیرت وفراست کام کر رہی ہے اور جو کچھ مجھے دکھائی دے رہا ہے، واضح کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ جیسے اِمام جلال الدین سیوطی، حضرت قاضی عیاض صاحب الشفاء، علامہ یوسف النبھانی، امام احمد رضا بریلوی رحمہم اللہ تعالیٰ نے اپنے علم وقلم اور شرعی کردار وعمل سے اُمتِ مصطفیٰ ﷺ کی رہنمائی فرمائی آج حضرت علامہ منیر احمد یوسفی مدظلہ بھی اِنہی اِنعام یافتگاں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے سیدھے راستے سے مِلّت کو آگاہ فرمارہے ہیں۔ گو یہ راستہ اِنتہائی دشوار گزار اور پُر خار ہے، مگر صبر واِستقامت کا مضبوط اور پائیدار ہتھیار اُن کے ہاتھوں میں ہے جس سے وہ صحت وتندرستی میں بھی اور بیماری وعلالت میں بھی بڑے اَحسن طریقے سے کام لیتے ہوئے کامیابی وکامرانی سے سرفرازی حاصل کرتے جارہے ہیں۔ دُعا ہے اللہ جلّ وعلیٰ حبیبہ الاعلیٰ ﷺ کے صدقہ مزید کامیابیوں سے بہرہ مند فرمائے۔ آمین ثم آمین!

محمد منشاء تابش قصوری

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۲۵ جمادی الثانی ۱۴۲۹ھ

۳۰ جون ۲۰۰۸ء

تعدّدِ ازدواج

زمانۂ جاہلیت میں جن لوگوں کی ولایت وکفالت میں یتیم لڑکیاں ہوتی تھیں اور جو لڑکیاں شکل وصورت سے اچھی سمجھی جاتیں یا اُن کی ملکیت میں جائیداد ہوتی تو اُن کے اَولیاء اَیسا کرتے تھے کہ خود اُن سے نکاح کرتے یا اُن کا اپنی اولاد سے نکاح کردیتے تھے جو چاہا کم سے کم حق مہر مقرر کردیا اور جس طرح چاہا اُنہیں رکھا، کیونکہ وہی اُن کے ولی اور نگران ہوتے تھے۔ اُن کا باپ موجود نہ ہوتا تھا جو اُن کے حقوق کی پوری نگرانی کرسکتا اور اُن کی اَزدواجی زندگی کے ہر پہلو پر نظر رکھ کر فلاح وبہبود کا مکمل اِنتظام کرکے اُن کا نکاح کردیتا۔

اُمّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں، عہدِ رسالت مآب ﷺ میں ایک اَیسا ہی واقعہ پیش آیا کہ ایک شخص کی نگرانی میں ایک یتیم لڑکی تھی، جس کے والد کا ایک باغ تھا جس میں یہ لڑکی بھی وارث تھی۔ اُس شخص نے اُس یتیم لڑکی سے خود اَپنا نکاح کرلیا، اور بجائے اِس کے کہ اپنے پاس سے حق مہر وغیرہ دیتا اُس کے باغ کا حصہ بھی اپنے قبضہ میں لے لیا، اِس پر یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی: وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ.... (النساء:۳)''اور اگر تمہیں یہ خوف ہو کہ یتیم لڑکیوں سے خود اَپنا نکاح کرنے میں تم اِنصاف پر قائم نہ رہو گے (بلکہ اُن کی حق تلفی ہو جائے گی) تو تمہارے لئے دوسری عورتیں (بہت ہیں) اُن میں سے جو تمہارے لئے حلال اور پسند ہیں اُن سے نکاح کرلو''۔

نابالغہ کے نکاح کا مسئلہ:

اِس آیتِ مبارکہ میں یتامیٰ سے مراد یتیم لڑکیاں ہیں، اور اِصطلاحِ شرع میں یتیم اُسی لڑکی یا لڑکے کو کہا جاتا ہے جو اَبھی بالغ نہ ہو۔ اِس لئے اِس آیتِ مبارکہ

سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ یتیم لڑکی کے ولی کو یہ بھی اختیار ہے کہ بحالتِ صغرسنی بلوغ سے پہلے ہی اُس کا نکاح کر دے البتہ لڑکی کی مصلحت اور آئندہ فلاح و بہبود پیشِ نظر رہے ایسا نہ ہو کہ جیسے بہت سی برادریوں میں رائج ہے کہ بڑی لڑکی کا نکاح چھوٹے بچے سے کر دیا' عمروں کا تناسب نہ دیکھا' یا لڑکے کے حالات وعادات کا جائزہ نہ لیا ویسے ہی نکاح کر دیا' اور بالغ لڑکیاں جن کے باپ مر چکے ہیں' اگرچہ بالغ ہو جانے کی بنا پر خود مختار ہیں لیکن لڑکیاں شرم وحیاء کی بناء پر عادۃً بالغہ ہونے کے بعد بھی اپنے نکاح کے معاملہ میں خود کچھ نہیں بولتیں' اولیاء اور وارث جو کچھ کر دیں اُسی کو قبول کر لیتی ہیں' اس لئے اُن کے اولیاء پر بھی لازم ہے کہ اُن کی حق تلفی سے پرہیز کریں۔

بہرحال اس آیتِ مبارکہ میں یتیم لڑکیوں کے ازدواجی حقوق کی پوری نگہداشت کا حکم مذکور ہے مگر عام حکومتوں کے قانون کی طرح اس کے نافذ کرنے کی ذمہ داری براہِ راست حکومت پر ڈالنے کی بجائے خود عوام کو اللہ تبارک تعالیٰ کے خوف کا حوالہ دے کر حکم دیا گیا کہ اگر تمہیں اس میں بے انصافی کا خطرہ ہو تو پھر یتیم لڑکیوں سے شادی کے خیال کو چھوڑ دو دوسری عورتیں تمہارے لئے بہت ہیں' اُن سے نکاح کرو۔

ساتھ ہی ذمہ دارانِ حکومت کا بھی یہ فریضہ ہے کہ اس کی نگرانی کریں' کسی جگہ حق تلفی ہوتی نظر آئے تو بزورِ قانون حقوق ادا کرائیں۔

تعدّدِ ازدواج:

ایک مرد کے لئے متعدد بیبیاں رکھنا' ظہورِ اسلام سے پہلے بھی تقریباً تمام مذاہب میں جائز سمجھا جاتا تھا' عرب' برصغیر پاک وہند' ایران' مصر اور بابل' وغیرہ ممالک کی ہر قوم میں کثرتِ ازدواج کی رسم جاری تھی اور اس کی فطری ضرورتوں سے آج بھی کوئی انکار نہیں کر سکتا' دورِ حاضر میں یورپ نے اپنے متقدمین کے خلاف تعدّدِ ازدواج کو ناجائز کرنے کی کوشش کی' تو اس کا نتیجہ بے نکاحی داشتاؤں کی صورت میں برآمد ہوا' بالآخر فطری قانون غالب آیا' اور اب وہاں کے اہلِ بصیرت حکماء خود اس کو رواج دینے کے حق میں ہیں' اسلام سے پہلے کثرتِ ازدواج کی رسم بغیر کسی تحدید کے رائج تھی' ممالک اور مذاہب کی تاریخ سے جہاں تک معلوم ہوتا ہے کسی

مذہب اور کسی قانون نے اِس پر کوئی حد نہ لگائی تھی' نہ یہود و نصاریٰ نے نہ ہندوؤں اور آریوں نے اور نہ پارسیوں نے۔

اِسلام کے ابتدائی زمانے میں یہ رسم بغیر تحدید کے جاری رہی' لیکن اس غیر محدود کثرتِ ازدواج کا نتیجہ یہ تھا کہ لوگ اوّل اوّل تو حرص میں بہت سے نکاح کر لیتے تھے' مگر پھر اُن کے حقوق ادا نہ کر سکتے تھے' اور یہ عورتیں اُن کے نکاح میں ایک قیدی کی حیثیت سے زندگی گزارتی تھیں۔ پھر جو عورتیں ایک شخص کے نکاح میں ہوتیں اُن میں عدل و مساوات کا کہیں نام و نشان نہ تھا جس سے دلبستگی ہوئی اُس کو نوازا گیا' جس سے رُخ پھر گیا اُس کے کسی حق کی پرواہ نہ کی۔ اِسلام نے تعدّدِ ازدواج پر ضروری پابندی لگائی اور عدل و مساوات کا قانون جاری کیا۔

قرآنِ مجید نے عام معاشرہ کے اِس ظلمِ عظیم کو روکا' تعدّدِ ازدواج پر پابندی لگائی' اور چار سے زیادہ عورتوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام قرار دیا' اور جو عورتیں ایک ہی وقت میں نکاح کے اندر ہیں' اُن میں مساواتِ حقوق کا نہایت تاکیدی حکم فرمایا اور اِس کی خلاف ورزی پر وعیدِ شدید سنائی۔ مذکورہ آیتِ مبارکہ میں ارشادِ عظیم ہوا: فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ.... (النسآء:۳) ''جو حلال عورتیں تمہیں پسند ہوں اُن سے نکاح کر سکتے ہو' دو دو' تین تین' چار چار''۔

آیتِ مبارکہ میں مَا طَابَ کا لفظ آیا ہے حضرت حسن بصری' حضرت ابن جبیر اور ابن مالک رحمہم اللہ تعالیٰ نے مَا طَابَ کی یہ تفسیر فرمائی ہے' یعنی ''جو عورتیں تمہارے لئے حلال ہیں''۔

اور بعض حضرات نے مَا طَابَ کے لفظی معنی کے اعتبار سے پسندیدہ کا ترجمہ کیا ہے' مگر ان دونوں میں کوئی تضاد نہیں' یہ مراد ہو سکتی ہے کہ جو عورتیں طبعی طور پر تمہیں پسند ہوں اور تمہارے لئے شرعاً حلال بھی ہوں۔

اِس آیتِ مبارکہ میں ایک طرف اِس کی اجازت دی گئی کہ ایک سے زائد دو' تین' چار' عورتیں نکاح میں جمع کر سکتے ہیں' دوسری طرف چار کے عدد تک پہنچا کر یہ پابندی عائد کر دی کہ چار سے زائد عورتیں بیک وقت نکاح میں جمع نہیں کی جا سکتیں۔

رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے بیان نے اِس قرآنی تخصیص اور پابندی کو اور زیادہ واضح کر دیا' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' حضرت غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ عنہ اسلام لائے دورِ جاہلیت میں اُن کی دس بیویاں تھیں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اُنہیں فرمایا: اَمْسِکْ اَرْبَعًا وَّ فَارِقْ سَائِرَ هُنَّ ۱؎ ''چار بیویوں کو اپنے پاس رکھو اور باقی عورتوں کو جدا کر دو''۔ یعنی طلاق دے دو۔

حضرت قیس بن الحارث اسدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جب مسلمان ہوا تو میرے نکاح میں آٹھ عورتیں تھیں' میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اِخْتَرْ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا ۲؎ ''اُن میں سے چار رکھ لو باقی کو طلاق دے دو''۔

اور مسند امام شافعی علیہ الرحمہ میں حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ ویلمی کا واقعہ نقل کیا ہے' آپ فرماتے ہیں' جب میں مسلمان ہوا تو میرے نکاح میں پانچ عورتیں تھیں' میں نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: فَارِقْ وَاحِدَةً وَّاَمْسِکْ اَرْبَعًا ۳؎ ''ایک کو جدا کر دو (یعنی طلاق دے دو) اور چار رکھ لو''۔ چنانچہ میں نے اُن میں سے قدیم صحبت والی ساٹھ سالہ بانجھ کا اِرادہ کیا اور اُسے جدا کر دیا۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اُنہیں ایک عورت کو طلاق دینے کا حکم فرمایا۔ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اِس تعامل سے آیتِ قرآنی کی مراد بالکل واضح ہوگئی کہ چار سے زائد عورتوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔

۱؎ شرح السنۃ جلد۵ ص ۷۰۔ مسند شافعی جلد۲ ص ۱۶ حدیث نمبر ۴۳' ترمذی حدیث نمبر ۱۱۲۸' ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۹۵۳' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۷ ص ۱۸۱' ابن حبان حدیث نمبر ۱۲۷۷' مسند احمد جلد۲ ص ۴۴' مشکوۃ حدیث نمبر ۳۱۷۶' مرقاۃ جلد۶ ص ۳۰۵ ۲؎ ابوداؤد حدیث نمبر ۲۲۴۱' ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۹۵۲' مسند احمد جلد۲ ص ۱۳۱۴' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۷ ص ۱۸۳' مستدرک حاکم جلد۲ حدیث نمبر ۱۹۲' دار قطنی جلد۳ ص ۲۷۱' مجمع الزوائد جلد۴ ص ۲۲۳' مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۱۲۶۲۴ ۳؎ مشکوۃ حدیث نمبر ۳۱۷۷' شرح السنۃ جلد۵ ص ۷۱' مسندِ شافعی جلد۲ ص ۱۶' حدیث نمبر ۴۴' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۷ ص ۱۸۴' ۱۵۵' ابوداؤد حدیث نمبر ۲۲۴۳۔

حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کے لئے تعددِ ازدواج:

حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی ذات والاصفات سراپا رحمت وبرکت ہے، تبلیغ احکام اور تزکیہ نفوس اور ابلاغ قرآنِ پاک آپ ﷺ کا سب سے بڑا مقصدِ بعثت تھا۔ آپ ﷺ نے اِسلام کی تعلیمات کو قولاً وعملاً دُنیا میں پھیلا دیا، یعنی آپ ﷺ بتاتے بھی تھے اور کرتے بھی تھے، چونکہ انسانی زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جس میں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی رہبری کی ضرورت نہ ہو نماز باجماعت سے لے کر بیویوں کے تعلقات، آل واولاد کی پرورش سے لے کر طہارت تک کے بارے میں آپ ﷺ کی قولی اور فعلی ہدایات سے کتبِ حدیث بھرپور ہیں۔ گھر میں کیا کیا کام کیا، بیویوں سے کیسے میل جول رکھا، اور گھر میں آکر مسائل پوچھنے والی خواتین کو کیا کیا جواب اِرشاد فرمایا؟ اِس طرح کے سینکڑوں مسائل ہیں جن سے ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے ذریعہ ہی اُمت کو رہنمائی ملی ہے، تعلیم وتبلیغ کی دینی ضرورت کے پیشِ نظر حضور اقدس ﷺ کے لئے کثرتِ ازدواج ایک ضروری امر تھا۔ صرف اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے احکام ومسائل، اخلاق وآداب اور سیرت نبوی ﷺ سے متعلق دوہزار دوسودس (۲۲۱۰) روایات مروی ہیں جو کتبِ حدیث میں پائی جاتی ہیں، اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مرویات کی تعداد تین سو اٹہتر (۳۷۸) تک پہنچی ہوئی ہے۔

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا روایت ودرایت اور فقہ وفتاویٰ میں جو مرتبہ ہے وہ محتاجِ بیان نہیں، اِن کے شاگردوں کی تعداد دوسو کے لگ بھگ ہے حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی وفات کے بعد مسلسل اڑتالیس سال تک علم دین پھیلایا۔

آپ ﷺ کی معصوم زندگی قریشِ مکہ کے سامنے اِس طرح گزری کہ پچیس سال کی عمر میں ایک سن رسیدہ بیوہ (جس کے دو شوہر فوت ہو چکے تھے) سے نکاح فرما کے عمر کے پچیس سال تک اُنہی کے ساتھ وقت گزارا۔ وہ بھی اِس طرح کہ

مہینہ مہینہ گھر چھوڑ کر غارِ حرا میں مشغولِ عبادت رہتے تھے۔ دوسرے نکاح جتنے ہوئے پچاس سالہ عمر شریف کے بعد ہوئے۔ یہ پچاس سالہ زندگی اور عنفوانِ شباب کا سارا وقت اہلِ مکہ کی نظروں کے سامنے تھا، کبھی کسی دشمن کو بھی نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی طرف کوئی ایسی چیز منسوب کرنے کا موقع نہیں ملا جو تقویٰ وطہارت کو مشکوک کر سکے۔ آپ ﷺ کے دشمنوں نے آپ ﷺ پر ساحر، شاعر، مجنون اور کاہن جیسے الزامات میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھی، لیکن آپ ﷺ کی معصوم زندگی پر کوئی ایسا حرف کہنے کی جرأت نہیں ہوئی جس کا تعلق جنسی اور نفسانی جذبات کی بے راہ روی سے ہو۔

پچیس سال کی عمر سے لے کر پچاس سال کی عمر شریف ہونے تک تنہا اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ ﷺ کی زوجہ مطہرہ رہیں، اُن کی وفات کے بعد اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح ہوا، مگر اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو آپ ﷺ کے گھر تشریف لے آئیں اور اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صغرسنی کی وجہ سے اپنے والدِ گرامی کے گھر ہی رہیں۔ پھر چند سال کے بعد ۲ھ میں مدینہ منورہ میں اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رخصتی عمل میں آئی۔ اُس وقت آپ ﷺ کی عمر ۵۴ سال ہو چکی تھی اور دو بیویاں اس عمر میں آ کر جمع ہوئی ہیں، یہاں سے تعدّدِ ازدواج کا معاملہ شروع ہوا، اس کے ایک سال بعد اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح ہوا، پھر کچھ ماہ بعد اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح ہوا، اور صرف اٹھارہ ماہ آپ ﷺ کے نکاح میں رہ کر وفات پائی، ایک قول کے مطابق تین ماہ آپ ﷺ کے نکاح میں زندہ رہیں، پھر ۴ھ میں اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح ہوا، پھر ۵ھ میں اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح ہوا، اُس وقت آپ ﷺ کی عمر شریف ۵۸ سال ہو چکی تھی، (اور اتنی بڑی عمر میں آ کر چار بیویاں جمع ہوئیں، حالانکہ اُمّت کو جس وقت چار بیویوں کی اجازت ملی تھی۔ اُس وقت ہی

آپ ﷺ کم از کم چار نکاح کر سکتے تھے لیکن آپ ﷺ نے ایسا نہیں کیا)۔ اِن کے بعد ۶ھ میں اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور ۷ھ میں اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور پھر ۷ھ میں اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پھر اسی سال اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح ہوا۔

خلاصہ

یہ کہ ۵۰ سال کی عمر تک آپ ﷺ نے صرف ایک بیوی کے ساتھ زندگی گزاری۔ پچاس سال کی عمر تک اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ اور چار پانچ سال اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ گزارے۔ پھر ۵۸ سال کی عمر میں چار بیویاں جمع ہوئیں' اور باقی ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن دو تین سال کے اندر حرمِ نبوت میں آئیں۔ یہ بات خاص طور سے قابلِ ذکر ہے کہ ان سب بیویوں میں صرف ایک ایسی تھیں جن سے کنوارے پن میں نکاح ہوا' یعنی اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا' اور ایک مطلقہ تھیں یعنی اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا اِن کے علاوہ باقی سب ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن بیوہ تھیں' جن میں بعض کے دو دو شوہر پہلے گزر چکے تھے' اور یہ تعداد بھی آخر عمر میں آ کر جمع ہوئی ہے۔

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مرد اور عورت سب آپ ﷺ پر جاں نثار تھے' اگر آپ چاہتے تو سب بیویاں کنواریں جمع کر لیتے' لیکن آپ ﷺ نے ایسا نہیں کیا۔

نیز یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ سرکارِ کائنات ﷺ اللہ تبارک وتعالیٰ کے برحق نبی ﷺ ہیں' نبی صاحبِ ہوا و ہوس نہیں ہوتے، جو معاملاتِ طیبات کرتے رہے اذنِ الٰہی سے کرتے رہے' نبی کو نبی ماننے کے بعد ہر جہت سے احترام ہی احترام ہے۔

تعدّدِ ازدواج کی وجہ سے تعلیمی اور تبلیغی فوائد جو اُمّت کو حاصل ہوئے اور جو احکام اُمّت تک پہنچے' اُن کی جزئیات اِس قدر کثیر ہیں کہ اُن کا اِحصار دشوار ہے'

کتبِ احادیثِ مبارکہ اِس پر شاہد ہیں' البتہ بعض دیگر فوائد کی طرف یہاں ہم اِشارہ کرتے ہیں۔

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد آپ ﷺ نے اُن سے نکاح کرلیا تھا۔ وہ اپنے سابق شوہر کے بچوں کے ساتھ آپ ﷺ کے گھر تشریف لائیں' اُن کے بچوں کی آپ ﷺ نے پرورش کی' اور اپنے عمل سے بتا دیا کہ کس پیار و محبت سے سوتیلی اولاد کی پرورش کرنی چاہیے۔ آپ ﷺ کی بیویوں میں صرف یہی ایک بیوی ہیں جو بچوں کے ساتھ آئیں، اگر کوئی بھی بیوی اس طرح کی نہ ہوتی تو عملی طور پر سوتیلی اولاد کی پرورش کا پہلو چھپتا رہتا اور اُمت کو اس سلسلے میں کوئی ہدایت نہ ملتی' اُن کے بیٹے حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ کی گود میں پرورش پاتا تھا' ایک بار آپ ﷺ کے ساتھ کھانا کھاتے ہوئے پیالے میں ہر جگہ ہاتھ ڈالتا رہا' آپ ﷺ نے فرمایا: سَمِّ اللّٰہَ وَکُلْ بِیَمِیْنِکَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْکَ [1] "اللہ (تبارک وتعالیٰ) کا نام لے کر کھا' داہنے ہاتھ سے کھا اور سامنے سے کھا"۔

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک جہاد میں قید ہو کر آئی تھیں۔ جو آپ ﷺ کے نکاح میں آئیں' اِن کی قوم کے سینکڑوں افراد حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ملکیت میں آچکے تھے' کیونکہ وہ سب لوگ قیدی ہو کر آئے تھے جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پتا چلا کہ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ ﷺ کے نکاح میں آگئی ہیں تو نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کے اِحترام کے پیشِ نظر سب نے اپنے اپنے غلام باندی آزاد کر دیئے۔

سبحان اللہ! حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اندازِ ادب کی کیا شان تھی' اِس جذبے کے پیشِ نظر کہ یہ لوگ سرکارِ کائنات ﷺ کے سسرال والے ہوگئے' ان کو غلام بنا کر کیسے رکھیں؟ سب کو آزاد کر دیا' اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اِس واقعہ کے متعلق فرماتی ہیں۔

---

[1] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۱۵۹' ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۲۶۵' ۳۲۲۷' مسند احمد جلد ۴ ص ۲۶' ۲۷۔

''نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے حضرت جویریہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے نکاح کرلینے سے بنوالمصطلق کے سوگھرانے آزاد ہوئے میں نے کوئی عورت ایسی نہیں دیکھی جو حضرت جویریہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے بڑھ کر اپنی قوم کے لئے بڑی برکت والی ثابت ہوئی ہو''۔

حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے شوہر کے ساتھ ابتداء اِسلام ہی میں مکہ مکرمہ میں اسلام قبول کیا تھا' اور پھر دونوں میاں بیوی ہجرت کر کے قافلہ کے دوسرے اَفراد کے ساتھ حبشہ چلے گئے تھے' وہاں اُن کا شوہر نصرانی ہوگیا' اور چند دن کے بعد مر گیا' نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے شاہ نجاشی رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے اُن کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا' جسے اُنہوں نے قبول کرلیا' اور وہیں حبشہ میں شاہ نجاشی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے ساتھ اُن کا نکاح کر دیا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ابو سفیان کی صاحبزادی تھیں۔ اور (حضرت) ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) اُس وقت اُس گروہ کے سرخیل تھے جس نے اِسلام دشمنی کو اپنا سب سے بڑا مقصد قرار دیا تھا' اور وہ مسلمانوں اور رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کو اذیت دینے اور اُنہیں ختم کرنے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے' جب اُن کو اِس نکاح کی اِطلاع ہوئی تو بلا اِختیار اُن کی زبان سے یہ اَلفاظ نکلے: **هُوَ الْفَحْلُ لَا يُجْدَعُ أَنْفُهُ** ''یعنی محمد ﷺ جواں مرد ہیں اُن کی ناک نہیں کاٹی جاسکتی''۔ مطلب یہ کہ وہ بلند ناک والے معزز ہیں اُن کی عزت کو نقصان پہنچانا آسان نہیں؛ اِدھر تو ہم اُن کو نقصان پہنچانے کی تیاریوں میں لگے ہوئے ہیں اور اُدھر ہماری لڑکی اُن کے نکاح میں چلی گئی۔

غرض اِس نکاح نے ایک نفسیاتی جنگ کا اثر کیا' اور اِسلام کے مقابلہ میں کفر کے قائد کے حوصلے پست ہوگئے۔ اِس نکاح کی وجہ سے جو سیاسی فائدہ اِسلام اور مسلمانوں کو پہنچا اُس کی اہمیت اور ضرورت سے اِنکار نہیں کیا جاسکتا اور یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ اللہ عزوجل کے مدبّر اور حکیم رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اِس فائدہ کو ضرور پیشِ نظر رکھا ہوگا۔

اچھا شوہر اور اُس کی ذمہ داریاں

بہترین شوہر:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِهٖ وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَھْلِیْ وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُکُمْ فَادْعُوْهُ** [۱] ''تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کے لئے اچھا ہو اور میں تم سب میں سے اپنے اہل وعیال کے لئے سب سے اچھا ہوں۔ جب تمہارا کوئی ساتھی فوت ہو جائے تو اس کے متعلق (بُری باتیں کرنا) چھوڑ دو''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِلنِّسَآءِ** [۲] ''تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو (اپنی) عورتوں کے لئے اچھا ہے''۔

بیوی کو نہ مارنا:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: **مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَادِمًا لَهٗ وَلَا اِمْرَاَةً قَطُّ** [۳] ''رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے کسی خادم یا عورت کو کبھی نہیں مارا''۔

---

[۱] ترمذی حدیث نمبر ۳۸۹۵، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۹۷۷، دارمی جلد ۲ ص ۱۵۹، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۴۶۸، مجمع الزوائد جلد ۴ ص ۳۰۳، جلد ۹ ص ۱۷۴، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱۹ ص ۳۶۳، ابن حبان حدیث نمبر ۱۳۱۵، ۱۳۱۲، الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۴۹، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۲۵۳، ۳۲۵۲، مرقاۃ جلد ۶ ص ۳۶۸، مستدرک حاکم جلد ۳ حدیث نمبر ۳۱۱، کنز العمال حدیث نمبر ۴۴۹۴۳۔ ۴۴۹۸۹۔ ۴۴۹۴۱۔

[۲] کنز العمال حدیث نمبر ۴۴۹۴۲، ۴۴۹۹۰، الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۴۹۔

[۳] ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۹۸۴، ابوداؤد حدیث نمبر ۴۷۸۶، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۸ ص ۳۶۸۔

درگزر اور نرمی سے کام لینے والا شوہر اچھا ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَاِذَا شَھِدَ اَمْرًا فَلْیَتَکَلَّمْ بِخَیْرٍ اَوْ لِیَسْکُتْ وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَیْرًا فَاِنَّ الْمَرْاَۃَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَیْءٍ فِی الضِّلَعِ اَعْلَاہُ اِنْ ذَھَبْتَ تُقِیْمُہٗ کَسَرْتَہٗ وَاِنْ تَرَکْتَہٗ لَمْ یَزَلْ اَعْوَجَ اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَیْرًا [۴] ''جو شخص اللہ (عزوجل) اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے' اُسے جب کوئی معاملہ درپیش ہو تو بھلائی کی بات کرے یا خاموش رہے۔ (لوگو!) عورتوں کے حق میں خیر اور بھلائی کی بات قبول کرو (یاد رکھو!) عورتیں پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور پسلی میں سے سب سے زیادہ ٹیڑھی اُوپر والی پسلی ہے۔ اگر تم اُسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ ڈالو گے اور اگر ویسے ہی چھوڑ دو گے تو ٹیڑھی کی ٹیڑھی ہی رہے گی۔ لہٰذا اُن کے حق میں خیر اور بھلائی کی بات قبول کرو''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ الْمَرْاَۃَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ لَنْ تَسْتَقِیْمَ لَکَ عَلٰی طَرِیْقَۃٍ فَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِھَا اِسْتَمْتَعْتَ بِھَا عِوَجٌ وَاِنْ ذَھَبْتَ بِھَا تُقِیْمُھَا کَسَرْتَھَا وَکَسْرُھَا طَلَاقُھَا [۵] ''بے شک عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ وہ تیرے لئے راہِ راست پر ہرگز سیدھی نہیں ہوگی' اگر تو اِس سے نفع حاصل کرنا چاہے تو اس کی کجی کے باوجود نفع حاصل کر اور وہ ٹیڑھی کی ٹیڑھی رہے گی اور اگر تو اسے سیدھی کرنا چاہے گا تو اِسے توڑ دے گا اور اِس کو توڑنا اس کی طلاق ہے''۔

اہل وعیال پر خوشدلی سے خرچ کرنا:

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم

---

[۴] السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۲۹۵' کنز العمال حدیث نمبر ۴۴۳۰۲۔ [۵] الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۵۰' مسلم جلد ۱ ص ۴۷۵۔

رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلٰی اَهْلِهٖ صَدَقَةٌ ۶؎ ''آدمی کا اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنا صدقہ ہے''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: دِیْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدِیْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِیْ رَقَبَةٍ وَدِیْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهٖ عَلٰی مِسْکِیْنٍ وَدِیْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰی اَهْلِکَ، اَعْظَمُهَا اَجْرًا الَّذِیْ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰی اَهْلِکَ ۷؎ ''(اگر) تم نے ایک دینار اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی راہ میں خرچ کیا' ایک غلام کو آزاد کرانے میں خرچ کیا' ایک مسکین پر صدقہ کیا اور ایک اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا''۔ ان (چاروں) میں اجر کے لحاظ سے اعظم وہ ہے جو اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا۔

گھر کے کام کاج میں بیوی کا ہاتھ بٹانا:

حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں نے (اُمّ المؤمنین) حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا: ''رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ گھر میں کیا کرتے؟'' (اُمّ المؤمنین) حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: کَانَ فِیْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ ۸؎ ''آپ ﷺ گھر کے کام کاج میں مصروف رہتے اور جب نماز کا وقت ہوتا تو نماز کے لئے اُٹھ کھڑے ہوتے''۔

بیوی کو قرآن وحدیث کی تعلیم دینا:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اَنْفِقْ عَلٰی عِیَالِکَ مِنْ طَوْلِکَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاکَ اَدَبًا وَاَخِفْهُمْ فِی اللّٰهِ ۹؎ ''اپنی استطاعت کے مطابق

۶؎ ترمذی حدیث نمبر ۱۹۶۵' مجمع الزوائد جلد ۳ ص ۱۲۰' کنز العمال حدیث نمبر ۱۶۳۴۴' مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۹ ص ۱۰۶۔ ۷؎ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۹۳۱' مسند احمد جلد ۲ ص ۴۷۳' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۴۶۷' الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۶۱' درمنثور جلد ۱ ص ۲۵۴' کنز العمال حدیث نمبر ۴۴۴۴۴' مسلم حدیث نمبر ۹۹۵' مرقاۃ جلد ۴ ص ۳۶۸۔ ۸؎ مسند احمد جلد ۶ ص ۴۹۔ ۹؎ مسند احمد جلد ۵ ص ۲۳۸۔

اپنے اہل وعیال پر خرچ کرو اور اُنہیں تعلیم دینے کے لئے چھڑی سے بے نیاز نہ ہو اور اُنہیں اللہ (تبارک وتعالیٰ) سے ڈرنے کی تاکید کرتے رہو‘‘۔

بیوی کی عزّت اور ناموس کی حفاظت کرنا:

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہِ عالیہ میں عرض کیا: **لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفِحٍ فَبَلَغَ ذَالِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ؟ وَ اللهِ لَاَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّيْ** [۱۰] ’’اگر میں کسی غیر محرم کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھ لوں تو تلوار کی دھار سے اُس کی گردن اُڑا دوں۔ یہ بات رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کو پہنچی۔ تو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ’’کیا تم لوگ سعد کی غیرت پر تعجب کرتے ہو؟ (یعنی وہ بہت غیرت مند انسان ہے) لیکن میں اس سے بھی زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ (تبارک وتعالیٰ) مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے‘‘۔ (یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ کوئی حرام کام پسند نہیں کرتا)۔

حجۃ الوداع کے موقع پر رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا:

اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا فَاِنَّهُنَّ عِنْدَكُمْ عَوَانٍ لَيْسَ تَمْلِكُوْنَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ فَاِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا اِنَّ لَكُمْ مِنْ نِسَآئِكُمْ حَقًّا وَلِنِسَآئِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَاَمَّا حَقُّكُمْ عَلٰى نِسَآئِكُمْ فَلَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُوْنَ وَلَا يَاْذَنَّ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُوْنَ اَلَا وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ اَنْ تُحْسِنُوْا اِلَيْهِنَّ فِيْ كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ [۱۱]

---

[۱۰] مشکوۃ حدیث نمبر ۳۳۰۹، مرقاۃ جلد۶ ص۴۳۵، بخاری حدیث نمبر ۴۳۱۶، مسلم حدیث نمبر ۱۴۹۹، مسند احمد جلد۴ ص۲۴۸، دارمی جلد۲ ص۱۴۹، درمنثور جلد۳ ص۸۱، کنز العمال حدیث نمبر ۳۳۳۴۸۔ [۱۱] ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۸۵۱، درمنثور جلد۲ ص۱۵۲۔

''عورتوں سے نیک سلوک کرو میری وصیت ہے' اس پر عمل کرو اِس لئے کہ عورتیں تمہاری نگرانی میں ہیں۔ بس تم اِسی اَمر کے مالک ہو اُن سے اور کسی اَمر کے نہیں۔ (یعنی اُن سے خلوت کرنے کا تمہیں اختیار ہے) مگر جب وہ کھلی بدکاری کریں تو اُن کو اپنے ساتھ سُلانا چھوڑ دو اور مارو مگر سخت مار نہ مارو اور اُن پر زیادتی نہ کرو۔ تمہارا حق عورتوں پر ہے اور عورتوں کا حق تم پر ہے۔ تمہارا حق عورتوں پر یہ ہے کہ تمہارا بچھونا اُس کو روندنے نہ دیں جس کو تم ناپسند کرتے ہو (یعنی تمہاری اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں نہ آنے دیں اور نہ اُس سے بات کریں اگرچہ وہ محرم ہو یا عورت ہو) اور جن لوگوں کو تم ناپسند کرتے ہو اُن کو تمہارے گھر آنے کی اجازت نہ دیں۔ آگاہ رہو اُن کا تم پر حق یہ ہے کہ (تم اُن سے اچھا سلوک کرو) اور اچھی طرح سے اُن کو کھانا اور کپڑے دو''۔

عورت کے حقوق اَدا کرنا واجب ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **یَا عَبْدَاللّٰہِ! اَلَمْ اُخْبِرْ اَنَّکَ تَصُوْمُ النَّھَارَ وَتَقُوْمُ اللَّیْلَ؟ قُلْتُ: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَاَفْطِرْ وَ قُمْ وَنَمْ فَاِنَّ لِجَسَدِکَ عَلَیْکَ حَقًّا وَاِنَّ لِعَیْنِکَ عَلَیْکَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْجِکَ عَلَیْکَ حَقًّا** [۱۲] ''اے عبداللہ! مجھے بتایا گیا ہے کہ تم دن کو مسلسل روزے رکھتے ہو اور رات کو مسلسل قیام کرتے ہو؟'' میں نے عرض کیا: ''جی ہاں! یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) ایسا ہی کرتا ہوں''۔ آپ ﷺ نے ارشادِ مبارک فرمایا: ''ایسا نہ کر' روزہ بھی رکھ اور ترک بھی کر' رات کو قیام بھی کر اور سویا بھی کر۔ تیرے جسم کا تجھ پر حق ہے' تیری آنکھوں کا تجھ پر حق ہے اور تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے''۔

بیوی کے حقوق اَدا نہ کرنا باعثِ ہلاکت ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول

---

۱۲ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۰۵۴' مرقاۃ جلد ۴ ص ۲۸۴' بخاری حدیث نمبر ۱۹۷۵' مسلم حدیث نمبر ۱۱۵۹' ابوداؤد حدیث نمبر ۲۴۲۷' نسائی حدیث نمبر ۲۳۸۹' کنزالعمال حدیث نمبر ۵۳۲۴' شرح السنۃ جلد ۳ ص ۵۳۳۔

کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: كَفٰى اِثْمًا اَنْ يَّحْبِسَ عَنْ مَّنْ يَّمْلِكُ قُوْتَهٗ [۱۳] "آدمی کو (ہلاک کرنے کے لیے) اتنا گناہ ہی کافی ہے کہ جس کا خرچ اُس کے ذمہ ہے' اُسے خرچ نہ دے"۔

عورت کے حقوق ادا نہ کرنا کبیرہ گناہ ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِيْفَيْنِ اَلْيَتِيْمِ وَالْمَرْاَةِ [۱۴] "اے اللہ! (عزوجل) میں دو ضعیفوں کا حق (مارنا) حرام کرتا ہوں یتیم کا اور عورت کا"۔

قیامت کے روز غصب شدہ حقوق کو ادا کرنا پڑے گا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' کہ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰى اَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ [۱۵] "قیامت کے روز تمہیں ایک دوسرے کے حقوق ضرور ادا کرنے پڑیں گے یہاں تک کہ (اگر سینگ والی بکری نے بے سینگ بکری کو مارا ہوگا تو) سینگ والی بکری سے بدلہ بھی لیا جائے گا"۔

بیوی پر ظلم کرنے سے بچنا چاہیے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اِتَّقُوْا دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهَا تَصْعَدُ اِلَى السَّمَآءِ كَاَنَّهَا شَرَارَةٌ [۱۶] "مظلوم کی بددعا سے بچو' مظلوم کی بددعا (اس تیزی سے) آسمانوں پر پہنچتی ہے جس تیزی سے آگ کا شعلہ بلند ہوتا ہے"۔

---

[۱۳] درمنثور جلد۳ ص ۲۱۵۔ [۱۴] ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۶۷۸' مسند احمد جلد۲ ص ۴۳۹' کنز العمال حدیث نمبر ۷۰۴۷۔ [۱۵] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۱۲۸' مرقاۃ جلد۹ ص ۳۱۵' مسلم حدیث نمبر ۲۵۸۲' ترمذی حدیث نمبر ۲۴۲۰' مسند احمد جلد۲ ص ۳۷۲۔۲۳۵۔۳۰۱' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۶ ص ۹۳' الادب المفرد حدیث نمبر ۱۸۲' قرطبی جلد۳ جز۶ حدیث نمبر ۴۲۱' الترغیب والترہیب جلد۴ ص ۲۰۱۔
[۱۶] مستدرک حاکم جلد۱ حدیث نمبر ۲۹۔

نان ونفقہ بیوی کا حق ہے:

حضرت حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں' فرماتے ہیں: اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم مَا حَقُّ الْمَرْأَةِ عَلَی الزَّوْجِ؟ قَالَ: اَنْ یُّطْعِمَهَا اِذَا طَعِمَ وَاَنْ یَّکْسُوْهَا اِذَا اکْتَسٰی وَلَا یَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا یُقَبِّحْ وَلَا یَهْجُرْ اِلَّا فِی الْبَیْتِ ۱۷ ایک آدمی نے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: ''بیوی کا خاوند پر کیا حق ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب وہ خود کھائے تو اُسے بھی کھلائے جب خود پہنے تو اُسے بھی پہنائے' چہرے پر نہ مارے' گالی نہ دے' (کبھی الگ کرنے کی ضرورت پڑے تو) اپنے گھر کے علاوہ کسی دوسری جگہ الگ نہ کرے''۔

حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَا اَعْطَی الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ فَهُوَ صَدَقَةٌ ۱۸ ''شوہر بیوی پر جو بھی خرچ کرتا ہے' وہ صدقہ ہے''۔

بیوی سے بغض نہ رکھنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا یَفْرَکْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً اِنْ کَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِیَ مِنْهَا آخَرَ ۱۹ ''کوئی مومن شخص کسی مومنہ بیوی سے بغض نہ رکھے اگر بیوی کی ایک عادت ناپسند ہوگی تو کوئی دوسری عادت پسند ہوگی''۔

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا یَجْلِدُ اَحَدُکُمْ اِمْرَاَتَهٗ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ یُجَامِعُهَا فِیْ آخِرِ الْیَوْمِ وَفِیْ رِوَایَةٍ یَّعْمِدُ اَحَدُکُمْ فَیَجْلِدُ اِمْرَاَتَهٗ

---

۱۷ ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۸۵۰' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۲۹۵' مستدرک حاکم جلد ۲ حدیث نمبر ۱۸۸۔ ۱۸ مسند احمد جلد ۴ ص ۱۷۹' مجمع الزوائد جلد ۳ ص ۱۱۹' درمنثور جلد ۱ ص ۳۳۸' کنز العمال حدیث نمبر ۱۶۳۳۲۔ ۱۹ الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۵۰' مسند احمد جلد ۲ ص ۳۲۹' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۲۹۵' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۲۴۰' مسلم حدیث نمبر ۱۴۶۹۔

جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهٗ يُضَاجِعُهَا فِيْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِيْ ضِحْكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ لِمَ يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ ۲۰

''کوئی آدمی اپنی بیوی کو لونڈی کی طرح نہ مارے اور پھر رات کو اُس سے ہم بستری کرنے لگے' اور ایک روایت میں ہے تم میں سے ایک شخص قصد کرتا ہے اور اپنی بیوی کو کوڑے مارتا ہے جیسے غلام کو مارتا ہے تو شاید کہ وہ اُس دن کے آخر میں اس کے ساتھ سوئے گا پھر گوز کے سبب ہنسنے پر اُنہیں نصیحت فرمائی اور فرمایا: تم میں سے ایک شخص ایسے کام پر کیوں ہنستا ہے جو وہ خود کرتا ہے''۔

عورت کے حقوق ادا کرنا مرد پر واجب ہے:

حضرت سعید بن میسب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لَقَدْ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى عُثْمَانَ ابْنِ مَظْعُوْنٍ رضی اللہ عنہ اَلتَّبَتُّلَ وَلَوْ اَذِنَ لَهٗ لَاخْتَصَيْنَا ۲۱ ''رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو عورتوں سے الگ رہنے کی اجازت نہ دی اگر آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اِجازت دے دیتے تو ہم (کوئی دوا وغیرہ کھا کر) اپنے آپ کو نامرد کر لیتے''۔

کامل اور بہترین مومن کی پہچان:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَّاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ ۲۲ ''ایمان والوں میں کامل ایمان والا وہ ہے جو سب سے اچھے اخلاق والا اور اپنے بال بچوں پر مہربان ہو''۔ (اچھا برتاؤ

---

۲۰ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۲۴۲' بخاری حدیث نمبر ۵۲۰۴' مسلم حدیث نمبر ۲۸۵۵' ترمذی حدیث نمبر ۳۳۴۳' ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۹۸۳' مسند احمد جلد ۴ ص ۱۷۔ ۲۱ ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۸۴۹۔
۲۲ مسند احمد جلد ۶ ص ۴۷' الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۲۹۔۲۰۳' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۲۶۳' کنز العمال حدیث نمبر ۵۱۵۵' ترمذی حدیث نمبر ۲۶۱۲۔

کرنے والا ہو)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا وَخِیَارُکُمْ خِیَارُکُمْ لِنِسَآئِھِمْ ۲۳ ''مومنوں میں سے کامل تر مومن اچھے اخلاق والا ہے اور تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنی بیویوں سے بہتر ہے''۔

نا اِنصاف شوہر کی ایک کروٹ گری ہوگی:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ کَانَتْ لَہٗ اِمْرَأَتَانِ فَمَالَ اِلٰی اِحْدَاھُمَا جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَشِقُّہٗ مَائِلٌ ۲۴ ''جب کسی (آدمی) کے پاس دو بیویاں ہوں اور دونوں میں اِنصاف نہ کرے تو قیامت کے دن وہ اِس طرح آئے گا کہ اُس کی ایک کروٹ گری ہوگی''۔ (یعنی مفلوج ہوگا اُسے چلنے پھرنے میں سخت تکلیف ہوگی اور حشر میں بدنامی بھی ہوگی کہ ہر شخص پہچان لے گا کہ یہ ظالم شوہر ہے جو دُنیا میں اپنی بیویوں میں اِنصاف نہیں کرتا تھا)۔

اَولاد کو بربادی سے بچانے کے لئے بیوی کو نصیحت:

حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالیہ میں عرض کیا: اِنَّ لِیْ اِمْرَأَۃً فِیْ لِسَانِھَا شَیْءٌ یَعْنِی الْبَذَآءَ قَالَ طَلِّقْھَا قُلْتُ اِنَّ لِیْ مِنْھَا وَلَدًا وَّلَھَا صُحْبَۃٌ قَالَ فَمُرْھَا یَقُوْلُ عِظْھَا فَاِنْ یَّکُ فِیْھَا خَیْرٌ فَتَسْتَقْبِلُ ۲۵ ''(یا رسول

---

۲۳ مشکوٰۃ ص ۲۸۲' دارمی جلد ۲ ص ۳۲۳' مسند احمد جلد ۲ ص ۲۵۰' مجمع الزوائد جلد ۴ ص ۳۰۳' الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۳۹۔۴۱' ابوداؤد حدیث نمبر ۴۶۸۲' کنز العمال حدیث نمبر ۵۱۳۰' ابن حبان حدیث نمبر ۱۳۱۱' ۱۹۲۶۔ ۲۴ مشکوٰۃ ص ۲۸۲، تلخیص الحبیر جلد ۳ ص ۲۰۱' ابوداؤد حدیث نمبر ۲۱۳۳' دارمی جلد ۲ ص ۱۴۳' کنز العمال حدیث نمبر ۴۴۸۱۹' درمنثور جلد ۲ ص ۲۳۳' قرطبی جلد ۳ جز ۶' حدیث نمبر ۷۰۴۔ ۲۵ مشکوٰۃ ص ۲۸۱' ابوداؤد جلد اص ۲' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۳۰۳' ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۹۸۵' مرقاۃ جلد ۶ ص ۳۷۱۔

اللہ صلی اللہ علیک وسلم) میری ایک بیوی ہے جس کی زبان میں کچھ ہے یعنی بدزبانی یا تیز زبانی۔ (فرمایئے! تیز زبان بیوی کو کیا سزادی جائے)۔ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اُسے طلاق دے دو۔ (راوی فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) اِس سے میرے بچے ہیں' اِس سے میری پرانی صحبت بھی ہے۔ (یعنی کافی مدت سے میری رفیقہء حیات ہے) آپ (ﷺ) نے فرمایا: پھراُسے حکم دو یعنی نصیحت کرو اگر اُس میں بھلائی ہوئی تو قبول کرے گی''۔

(حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ نے طلاق کا سن کر عرض کیا اگر میں طلاق دے دوں تو اِس سے بچے برباد ہوجائیں گے۔ اُن کی زندگی نہیں سنورے گی اور پھر اس سے مجھ کو زیادہ نقصان ہوگا۔ پھر آپ ﷺ نے نصیحت کرنے کے لئے بھی فرمایا۔ اِس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ طلاق دینے میں گنجائش رکھی تھی یہ طلاق دینا فرض نہیں تھا۔ وگرنہ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ اپنے اِرشادِ عالیہ میں تبدیلی نہ فرماتے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنی بیوی کو وعظ ونصیحت کرتے رہنا چاہیے۔ اِرشاد باری تعالیٰ ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا...... (التحریم:۶)

''اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ''۔

خوش نصیب بیوی جس کو پاک نظر شوہر ملے:

حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **مَامِنْ مُسْلِمٍ یَّنْظُرُ اِلٰی مَحَاسِنِ امْرَاَةٍ اَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ یَغُضُّ بَصَرَهٗ اِلَّا اَحْدَثَ اللّٰهُ لَهٗ عِبَادَةً یَجِدُ حَلَاوَتَهَا** [۲۶] ''جس کسی مسلمان کی کسی اجنبیہ عورت کے حسن وجمال پر پہلی نظر پڑی پھر اُس نے فوراً نظریں جھکالیں تو اَیسے (پاک نظر) شخص کو اُس کے بدلے میں اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہٗ) اَیسی عبادت نصیب فرمائے گا''۔ (یعنی اَیسے پاک نظر شخص کو اللہ تبارک وتعالیٰ کسی عبادت کی لذت اور سرور عطا فرمائے گا جیسے نماز' روزہ' حج اور زکوٰۃ سے)۔

---

۲۶ مشکوٰۃ ص ۲۷۰' الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۳۴' مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۶۳' مرقاۃ جلد ۶ ص ۲۶۴۔

حضرت حکیم بن معاویہ باہلی قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) ہماری بیوی کا ہم پر کیا حق ہے؟ فرمایا: اَنْ تُطْعِمَهَا اِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوْهَا اِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ اِلَّا فِي الْبَيْتِ [۲۷] ''یہ کہ جب تو کھائے تو اُسے کھلا' جب تو پہنے تو اُسے پہنا' چہرے پر نہ مار۔ اُس کے اقوال وافعال کو بُرا نہ کہہ اور اُسے جدا نہ کر مگر گھر میں''۔

مقاصد:

(۱) مطلب یہ کہ خوراک اور پوشاک میں اُسے اپنے برابر رکھو۔

(۲) اِس حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر عورت سے نامناسب افعال صادر ہوں یا فرائض ترک کرے یا اُسے ادب سکھانا مقصود ہو تو چہرے کے علاوہ جسم کے دوسرے حصّوں پر مار سکتا ہے لیکن چہرے پر مارنا ہر حال میں ممنوع ہے۔

(۳) یا یہ مطلب ہے کہ اُسے قَبَّحَکَ اللّٰہُ اللہ (تبارک وتعالیٰ) تجھے بدصورت بنائے' کی بددعا نہ دے۔''یعنی اُسے ناحق نہ پھٹکارے۔

(۴) یعنی اگر مصلحت کا تقاضا یہ ہو کہ اُسے جدا کیا جائے تو اُس کا بستر الگ کردو ایسا نہ کرو کہ دوسرے گھر میں ہی رہائش اختیار کرلو۔

اِس سلسلے میں قرآنِ پاک کا حکم یہ ہے: وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ...... (النسآء:۳۴)''تمہیں جن عورتوں کی نافرمانی کا خوف ہو' انہیں نصیحت کرو' اُن کے بستر الگ کردو اور (انہیں زبان سے سمجھاؤ نہ مانیں تو بستر الگ کردو پھر بھی نہ مانیں) تو انہیں مارو''۔ (مگر وحشیانہ اور ظالمانہ انداز نہ ہو)۔

---

[۲۷] ابوداؤد حدیث نمبر ۲۱۴۲' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۲۵۹' ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۸۵۰' مسند احمد جلد ۴ ص ۴۴۶' الترغیب الترہیب جلد ۳ ص ۵۱' السنن الکبریٰ للبیھقی جلد ۷ ص ۳۰۵' کنز العمال حدیث نمبر ۴۴۹۷۵' شرح السنہ جلد ۵ ص ۱۱۹' مرقاۃ جلد ۶ ص ۳۷۰۔

اچھی بیوی اور اُس کی ذمہ داریاں

نیک بیوی خوش بختی اور بُری بیوی بدبختی کی علامت ہے:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اَرْبَعٌ مِّنَ السَّعَادَةِ الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ وَالْمَسْكَنُ الْوَاسِعُ وَالْجَارُ الصَّالِحُ وَالْمَرْكَبُ الْهَنِيْءُ وَاَرْبَعٌ مِنَ الشَّقَاءِ الْمَرْاَةُ السُّوْءُ وَالْجَارُ السُّوْءُ الْمَرْكَبُ السُّوْءُ وَالْمَسْكَنُ الضَّيِّقُ** [۱] ''چار چیزیں خوش بختی کی علامت ہیں۔ (۱) نیک بیوی (۲) کھلا گھر (۳) نیک ہمسایہ (۴) اچھی سواری۔ اور چار چیزیں بدبختی کی علامت ہیں۔ (۱) بُری بیوی (۲) بُرا ہمسایہ (۳) بُری سواری (۴) تنگ گھر''۔

بہترین بیوی:

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **خَيْرُ النِّسَآءِ مَنْ تَسُرُّكَ اِذَا بَصُرْتَ وَتُطِيْعُكَ اِذَا اَمَرْتَ وَتَحْفَظُ غَيْبَتَكَ فِيْ نَفْسِهَا وَمَالِكَ** [۲] ''بہترین بیوی وہ ہے جس کی طرف تو دیکھے تو تجھے خوش کر دے اور جب تو کسی بات کا حکم دے تو بجالائے اور تیری عدم موجودگی میں تیرے مال اور اپنی ذات کی حفاظت کرے''۔

شوہر کو خوش رکھنے والی خوش نصیب بیوی:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، (نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے) عرض کیا گیا: ''یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) بہترین عورت کون سی

---

[۱] الترغیب والترہیب جلد۳ ص ۳۶۳، کنزالعمال حدیث نمبر ۴۴۹۶۴۔۳۰۷۵۳، ابن حبان حدیث نمبر ۱۲۳۲۔ [۲] قرطبی جلد۳ جز۵ حدیث نمبر ۱۷۰ (مفہوم باختلاف الفاظ)، مستدرک حاکم جلد۲ حدیث نمبر ۱۶۱ (باختلاف الفاظ) درمنثور جلد۲ ص ۱۵۱، طبری جلد۵ ص ۳۹، مجمع الزوائد جلد۴ ص ۲۷۳۔

ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **اَلَّتِیْ تَسُرُّہٗ اِذَا نَظَرَ وَتُطِیْعُہٗ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُہٗ فِیْ نَفْسِہَا وَمَا لِہَا بِمَا یَکْرَہُ** ۳؎ ''وہ عورت کہ جب اُس کا شوہر اُس کی طرف دیکھے تو اُسے خوش کر دے جب کسی بات کا حکم دے تو اُس کی اِطاعت کرے نیز عورت کی جان اور مال کے معاملے میں شوہر جس چیز کو ناپسند کرتا ہو اُس میں اُس کی مخالفت نہ کرے''۔

صوم وصلوٰۃ کی پابند رفیقۂ حیات:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **اِذَا صَلَّتِ الْمَرْاَۃُ خَمْسَہَا وَصَامَتْ شَہْرَہَا وَحَصَّنَتْ فَرْجَہَا وَاَطَاعَتْ زَوْجَہَا قِیْلَ لَہَا اُدْخُلِی الْجَنَّۃَ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ شِئْتِ** ۴؎ ''جو عورت پانچ نمازیں ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے اُسے (قیامت کے روز) کہا جائے گا جنت کے (آٹھوں) دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل ہو جا''۔

اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ سے سنا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: **اَیُّمَا امْرَاَۃٍ مَاتَتْ وَزَوْجُہَا عَنْہَا رَاضٍ، دَخَلَتِ الْجَنَّۃَ** ۵؎ ''جو عورت (اس حالت میں) مرے اور (یہ کہ) اُس کا خاوند اُس سے راضی ہو تو وہ جنت میں جائے گی''۔

صالح بیوی بہترین متاع:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **اِنَّمَا الدُّنْیَا مَتَاعٌ، وَلَیْسَ مَتَاعُ الدُّنْیَا شَیْءٌ اَفْضَلَ مِنَ الْمَرْاَۃِ الصَّالِحَۃِ** ۶؎ ''دُنیا چندروز کا سامان ہے اور دُنیا کے

۳؎ نسائی جلد ۲ ص ۷۱۔ ۴؎ الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۵۲۔ ۲۸۲، مجمع الزوائد جلد ۴ ص ۳۰۵۔ ۳۰۶، ابن حبان حدیث نمبر ۱۲۹۶، درمنثور جلد ۲ ص ۱۵۲، کنز العمال حدیث نمبر ۴۵۱۲۵۔ ۵؎ ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۸۵۴، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۴ ص ۳۰۳، مستدرک حاکم جلد ۴ حدیث نمبر ۱۷۳۔
۶؎ ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۸۵۵، الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۴۱، کنز العمال حدیث نمبر ۴۴۴۰۵۔

ساما نوں میں سے نیک بخت (صالحہ) بیوی سے زیادہ کوئی چیز عمدہ نہیں ہے"۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہی سے (باختلاف الفاظ) روایت ہے فرماتے ہیں رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اَلدُّنْیَا کُلُّھَا مَتَاعٌ وَّخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْاَۃُ الصَّالِحَۃُ ؎ "دنیا ایک متاع ہے یعنی برتنے کا سامان ہے اور دنیا کا بہترین سامان (بہترین متاع) نیک عورت ہے"۔

نیک بیوی بہترین نعمت:

حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ خَیْرًا لَّہٗ مِنْ زَوْجَۃٍ صَالِحَۃٍ اِنْ اَمَرَھَا اَطَاعَتْہُ وَاِنْ نَظَرَ اِلَیْھَا سَرَّتْہُ وَاِنْ اَقْسَمَ عَلَیْھَا اَبَرَّتْہُ وَاِنْ غَابَ عَنْھَا نَصَحَتْہُ فِیْ نَفْسِھَا وَمَا لِہٖ ؎ "بندۂ مومن کے لئے اللہ (عزوجل) کے خوف کے بعد نیک بیوی سے بہتر کوئی نعمت نہیں کہ اگر اُسے یعنی بیوی کو حکم دے تو وہ اس کی فرمانبرداری کرے اور اگر اُسے دیکھے تو خوش ہو۔ اگر اس پر قسم کھائے تو اُس کی قسم پوری کرے اگر (اُس کا شوہر) اُس سے غائب ہو تو اپنی ذات اور خاوند کے مال میں خیر خواہی کرے"۔

شوہر کی آخرت کا خیال رکھنے والی مومنہ بیوی:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: لَمَّا نَزَلَ فِی الْفِضَّۃِ وَالذَّھَبِ مَا نَزَلَ، قَالُوْا: فَاَیُّ الْمَالِ نَتَّخِذُ؟ قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: فَاَنَا اَعْلَمُ لَکُمْ ذٰلِکَ فَاَوْضَعَ عَلٰی بَعِیْرِہٖ فَاَدْرَکَ النَّبِیَّ ﷺ وَاَنَا فِیْ اَثَرِہٖ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَیُّ الْمَالِ نَتَّخِذُ؟ فَقَالَ: لِیَتَّخِذْ اَحَدُکُمْ قَلْبًا شَاکِرًا، وَلِسَانًا ذَاکِرًا، وَزَوْجَۃً مُّؤْمِنَۃً، تُعِیْنُ

؎ مشکوٰۃ ص ۲۶۷ مسلم جلد ۱ ص ۴۷۵ شرح السنۃ جلد ۵ ص ۹ مرقاۃ جلد ۶ ص ۲۲۱ نسائی حدیث نمبر ۳۲۳۲ مسند احمد جلد ۲ ص ۱۸۶۔ ۸؎ مشکوٰۃ ص ۲۶۸ ابن ماجہ ص ۱۳۵ مرقاۃ جلد ۶ ص ۲۲۹ الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۴۱ کنز العمال حدیث نمبر ۴۴۴۱۰ قرطبی جلد ۱ جز ۱ حدیث نمبر ۱۶۲۔

اَحَدُکُمْ عَلٰی اَمْرِ الْاٰخِرَۃِ ۹ جب سونا چاندی (جمع کرنے کی وعید) کے بارے میں آیتِ مبارکہ نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپس میں کہا ''پھر ہم کون سا مال جمع کریں؟'' (امیر المؤمنین) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں تمہارے لئے ابھی اس سوال کا جواب دریافت کرتا ہوں''۔ چنانچہ (امیر المؤمنین) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے اُونٹ پر سوار ہوکر تیزی سے گئے اور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوئے۔ میں (یعنی حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں امیر المؤمنین) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے پیچھے تھا۔ (امیر المؤمنین) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) ہم کون سا مال جمع کریں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک کو شکر گزار دِل اور ذکر کرنے والی زبان اور مومنہ بیوی' جو آخرت کے بارے میں تمہاری مددگار ثابت ہو' حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے''۔

مثالی بیوی بننے کے لئے چار قابلِ تقلید عظیم خواتین:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خَیْرُ نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ اَرْبَعٌ مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَدِیْجَۃُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ وَفَاطِمَۃُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَّآسِیَۃُ اِمْرَاۃُ فِرْعَوْنَ ۱۰ ''کائنات کی چار خواتین بہترین ہیں۔ (۱) حضرت مریم بنت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ (۲) اُمُّ المؤمنین (حضرت) سیّدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ (۳) خاتونِ جنت سیّدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ (۴) فرعون کی بیوی حضرت آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا''۔

شوہر کے تمام معاملات کی امین:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں نے رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: نِسَآءُ قُرَیْشٍ خَیْرُ نِسَآءٍ رَکِبْنَ الْاِبِلَ اَحْنَاہُ

---

۹ ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۸۵۶' مسند احمد جلد ۵ ص ۲۸۲۔ ۱۰ کنز العمال حدیث نمبر ۳۴۴۰۴۔

عَلٰی طِفْلٍ وَاَرْعَاهُ عَلٰی زَوْجٍ فِیْ ذَاتِ یَدِهٖ [۱] ''اُونٹوں پر سوار ہونے والی عورتوں میں سے بہترین عورتیں قریش کی ہیں۔ بچوں پر نہایت شفقت اور مہربانی کرنے والیاں ہیں اور اپنے شوہروں کے مال و دولت کی محافظ اور امین ہوتی ہیں''۔

شوہر کا حق ادا نہ کرنے والی بیوی:

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَا تُؤَدِّی الْمَرْاَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتّٰی تُؤَدِّیَ حَقَّ زَوْجِهَا وَلَوْ سَاَلَهَا نَفْسَهَا وَهِیَ عَلٰی قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعْهُ [۲] ''اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، عورت اُس وقت تک اپنے ربّ (کریم) کا حق ادا نہیں کر سکتی جب تک اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرے۔ عورت اگر پالان (گھوڑے یا اُونٹ پر بیٹھنے کے لئے استعمال کی جانے والی گدی) پر سوار ہو اور مرد اُسے بلائے، تب بھی عورت کو انکار نہیں کرنا چاہئے''۔

شوہر کے حقوق کماحقہٗ ادا کرنا کتنا اہم ہے:

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشادِ پاک فرمایا: حَقُّ الزَّوْجِ عَلٰی زَوْجَتِهٖ اَنْ لَوْ كَانَتْ بِهٖ قَرْحَةٌ فَلَحَسَتْهَا مَا اَدَّتْ حَقَّهٗ [۳] ''شوہر کا بیوی پر حق اِس قدر ہے کہ اگر شوہر کو زخم آجائے اور بیوی اُس کو چاٹ لے تب بھی شوہر کا حق ادا نہیں کر سکتی''۔

نافرمان بیوی کے لئے جنت کی حوریں بددُعا کرتی ہیں:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا تُؤْذِیْ امْرَاَةٌ زَوْجَهَا فِی الدُّنْيَا اِلَّا قَالَتْ

---

[۱] مسلم حدیث نمبر ۱۹۵۹، کنز العمال حدیث نمبر ۴۴۴۲۰۔ [۲] کشف الخفا جلد ۲ ص ۳۴۴، حدیث نمبر ۲۹۴۸، عن جابر رضی اللہ عنہ مختصراً۔ [۳] الترغیب والترھیب جلد ۳ ص ۵۳، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد ۷ ص ۲۹۱، مستدرک حاکم جلد ۲ ص ۱۸۹، ابن حبان حدیث نمبر ۴۰۸۹، درمنثور جلد ۲ ص ۱۵۴، کنز العمال حدیث نمبر ۴۴۷۸۶، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۴ ص ۳۰۳۔

زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ لَا تُوْذِیْهِ قَاتَلَکِ اللّٰهُ فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَکِ دَخِیْلٌ اَوْ شَکَ اَنْ یُّفَارِقَکِ اِلَیْنَا [۱۴] ''جب کوئی عورت اپنے شوہر کو دُنیا میں تکلیف پہنچاتی ہے تو موٹی آنکھوں والی حوروں میں سے اُس (نیک شوہر) کی بیوی کہتی ہے' اللہ (تبارک وتعالیٰ) تجھے ہلاک کرے' اِسے تکلیف نہ دے یہ چند روز کے لئے تیرے پاس ہے عنقریب تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آنے والا ہے''۔

اکثر عورتیں ناشکری کرتی ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: یَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ! تَصَدَّقْنَ وَاَکْثِرْنَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ فَاِنِّیْ رَاَیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَهْلِ النَّارِ، فَقَالَتْ اِمْرَاَةٌ مِنْهُنَّ، جَزْلَةٌ وَمَا لَنَا، یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَکْثَرَ اَهْلِ النَّارِ! قَالَ: تُکْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ، مَا رَاَیْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِیْنٍ اَغْلَبَ لِذِیْ لُبٍّ مِنْکُنَّ قَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَالدِّیْنِ؟ قَالَ: اَمَّا نُقْصَانُ الْعَقْلِ فَشَهَادَةُ امْرَاَتَیْنِ تَعْدِلُ شَهَادَةَ رَجُلٍ فَهٰذَا مِنْ نُقْصَانِ الْعَقْلِ وَتَمْکُثُ اللَّیَالِیَ مَا تُصَلِّیْ وَتُفْطِرُ فِیْ رَمَضَانَ فَهٰذَا مِنْ نُقْصَانِ الدِّیْنِ [۱۵] ''اے عورتوں کے گروہ! صدقہ کیا کرو اور زیادہ سے زیادہ اِستغفار کیا کرو میں نے جہنم میں عورتوں کو زیادہ دیکھا ہے۔ عورتوں میں سے ایک سمجھ دار عورت نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کی کیا وجہ ہے کہ جہنم میں عورتیں زیادہ ہوں گی؟ آپ ﷺ نے ارشاد

---

[۱۴] ترمذی حدیث نمبر ۱۱۷۴' ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۰۱۴' مسند احمد جلد ۵ ص ۲۴۲' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۲۵۸' درمنثور جلد ۱ ص ۴۱' الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۵۸' کنز العمال حدیث نمبر ۴۴۷۷۹' مرقاۃ جلد ۶ ص ۳۶۹۔ [۱۵] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۹' ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۰۰۳' بخاری حدیث نمبر ۳۰۴' مسلم حدیث نمبر ۷۹' ترمذی حدیث نمبر ۲۶۱۴' مسند احمد جلد ۱ ص ۳۶۳' جلد ۲ ص ۶۶' السنن الکبریٰ للبیقھی جلد ۱ ص ۳۰۸' جلد ۴ ص ۲۳۴' جلد ۱۰ ص ۱۴۸' مستدرک حاکم جلد ۲ حدیث نمبر ۱۹۰' جلد ۴ ص ۶۰۹' نصب الرایۃ جلد ۶ ص ۹۸' ۹۰' مرقاۃ جلد ۶ ص ۱۲۶۔

فرمایا: تم لعنت زیادہ بھیجتی ہو اور اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہو۔ ناقص العقل اور ناقص الدین ہونے کے باوجود میں نے تم سے زیادہ مردوں کی عقل کھونے والا کسی کو نہیں دیکھا۔ اُس عورت نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) عورت میں عقل اور دین کی کمی' کون سی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عقل کی کمی (کا ثبوت) تو یہ ہے کہ (اللہ تبارک وتعالیٰ نے) دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر رکھی ہے اور دین کی کمی (کا ثبوت) یہ ہے کہ تم (ہر ماہ) چند دن نماز نہیں پڑھ سکتیں اور رمضان المبارک کے مہینے میں کچھ روزے بھی نہیں رکھ سکتیں''۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **اِنَّ اَقَلَّ سَاکِنِی الْجَنَّۃِ النِّسَآءُ** [۱۶] ''جنتیوں میں عورتوں کی تعداد بہت کم ہے''۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **ثَلَاثَۃٌ لَا تَقْبَلُ اللّٰہُ لَھُمْ صَلٰوۃً وَلَا تَصْعَدُ لَھُمْ اِلَی السَّمَآءِ حَسَنَۃٌ اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی مَوَالِیْہِ فَیَضَعُ یَدَہٗ فِیْ اَیْدِیْھِمْ وَالْمَرْاَۃُ السَّاخِطُ عَلَیْھَا زَوْجُھَا حَتّٰی یَرْضٰی وَالسَّکْرَانُ حَتّٰی یَصْحُوَ** [۱۷] ''تین شخصوں کی کوئی نماز قبول نہیں کی جاتی اور نہ ہی اُن کی کوئی نیکی اُوپر جاتی ہے (۱) بھاگا ہوا غلام یہاں تک کہ اپنے مالکوں کے پاس واپس آجائے اور اپنا ہاتھ اُن کے ہاتھوں میں دے دے' (۲) وہ عورت جس کا شوہر اُس سے ناراض ہو' یہاں تک کہ راضی ہو جائے۔ اور (۳) نشے والا یہاں تک کہ ہوش میں آجائے''۔

نافرمان بیوی سے اللہ (عزوجل) کی ناراضگی:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا مِنْ رَّجُلٍ یَّدْعُوْا اِمْرَاَتَہٗ**

---

[۱۶] شرح السنۃ جلد ۷ ص ۵۴۹' مسلم حدیث نمبر ۲۷۳۸' مسند احمد جلد ۴ ص ۴۲۷' المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۴ ص ۴۲۷۔ [۱۷] الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۲۶۱' صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۹۴۰' ابن حبان حدیث نمبر ۱۲۹۷' ۳۷۷' کنز العمال حدیث نمبر ۴۳۹۲۷۔ ۴۳۸۱۴۔

اِلٰی فِرَاشِهَا فَتَاْبٰی عَلَیْهِ اِلَّا کَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ سَاخِطًا عَلَیْهَا حَتّٰی یَرْضٰی عَنْهَا ۱۸ ''اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور بیوی انکار کردے تو وہ ذات جو آسمانوں میں ہے' ناراض رہتی ہے۔ حتیٰ کہ اُس کا شوہر اُس سے راضی ہو جائے''۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا دَعَی الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اِلٰی فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِکَةُ حَتّٰی تُصْبِحَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَّهُمَا قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا مِنْ رَجُلٍ یَّدْعُوْا امْرَاَتَهٗ اِلٰی فِرَاشِهٖ فَتَاْبٰی عَلَیْهِ اِلَّا کَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ سَاخِطًا عَلَیْهَا حَتّٰی یَرْضٰی عَنْهَا ۱۹

''جب مرد عورت کو اپنے بستر کی طرف بلائے اور وہ انکار کردے پس مرد ناراض ہو کر رات گزارے تو فرشتے صبح تک اُس عورت پر لعنت بھیجتے ہیں۔ (متفق علیہ) اور اِن کی ایک روایت میں ہے قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے نہیں ہے کوئی مرد جو اپنی بیوی کو اپنے بستر کی طرف بلائے اور وہ انکار کردے مگر یہ کہ آسمان والا اُس پر ناراض ہوتا ہے یہاں تک کہ مرد اُس سے راضی ہو جائے''۔

شوہر بیوی کی جنت یا جہنم ہے:

حضرت حصین بن محصن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' مجھے میری پھوپھی نے بتایا کہ میں کسی کام سے رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اَیْ هٰذِهٖ اَذَاتُ بَعْلٍ اَنْتِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: کَیْفَ اَنْتِ لَهٗ؟ قُلْتُ: مَا آلُوْهُ اِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ، قَالَ: فَانْظُرِیْ اَیْنَ اَنْتِ مِنْهُ؟ فَاِنَّمَا هُوَ جَنَّتُکِ وَنَارُکِ ۲۰ ''یہ کون

۱۸ مسلم (النکاح) جلد ا ص ۴۶۴' کنز العمال حدیث نمبر ۴۴۷۸۷۔ ۱۹ مسلم جلد ا ص ۴۶۹۔
۲۰ مستدرک حاکم جلد ۲ حدیث نمبر ۱۸۹' درمنثور جلد ۸ ص ۱۵۲' جلد ۷ ص ۲۹۱' کنز العمال حدیث نمبر ۴۵۸۶۶' مجمع الزوائد جلد ۴ ص ۶۔

عورت (آئی) ہے' کیا شوہر والی ہے؟'' میں نے عرض کیا: ''جی ہاں!'' پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا: ''تیرا اپنے شوہر کے ساتھ کیسا رویہ ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے کبھی اُس کی اِطاعت اور خدمت کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی' سوائے اِس چیز کے جو میرے بس میں نہ ہو۔ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: اچھا یہ بتاؤ اُس کی نظر میں تم کیسی ہو؟ یاد رکھو! وہ تمہاری جنت اور جہنم ہے''۔

بیٹی کی پیدائش پر ناراض نہ ہونا:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَنَاتِ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ [۲۱] ''جو شخص بیٹیوں کی وجہ سے آزمایا گیا اور اُس نے اُن پر صبر کیا تو وہ بیٹیاں اُس (باپ) کے لئے آگ سے رکاوٹ ہوں گی''۔

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہی روایت ہے' فرماتی ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: مَنِ ابْتُلِيَ مِنَ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ [۲۲] ''جو شخص بیٹیوں کے ساتھ آزمایا گیا اور اُس نے اُن کے ساتھ نیکی کی (یعنی اچھی تعلیم وتربیت کی) وہ اُس شخص کے لئے آگ سے رکاوٹ ہوں گی''۔

شوہر کا درجہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ

[۲۱] ترمذی حدیث نمبر ۱۹۱۵_۱۹۱۳' کنز العمال حدیث نمبر ۴۵۳۶۲ [۲۲] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۹۴۹' الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۶۶' بخاری حدیث نمبر ۵۹۹۵' مسلم حدیث نمبر ۶۶۲۹' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۴۷۸' درمنثور جلد ۱ ص ۳۳۸' کنز العمال حدیث نمبر ۴۵۳۶۳' قرطبی جلد ۵ جز ۱۰ حدیث نمبر ۱۱۸' جلد ۷ جز ۱۴ حدیث نمبر ۸۱' ترمذی حدیث نمبر ۱۹۱۵' ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۶۶۸' مرقاۃ جلد ۴ ص ۱۶۲۔

اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا ۲۳ ”اگر میں (اللہ تبارک وتعالیٰ کے علاوہ) کسی دوسرے کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو بیوی کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے“۔

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، کہ میں حیرہ گیا، میں نے دیکھا وہ لوگ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں، میں نے کہا بے شک رسول اللہ ﷺ زیادہ حق رکھتے ہیں کہ انہیں سجدہ کیا جائے، پھر میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں حیرہ گیا اور دیکھا کہ وہاں لوگ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں۔ آپ ﷺ زیادہ حق رکھتے ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: **اَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِيْ اَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهٗ ؟ فَقُلْتُ: لَا، فَقَالَ لَا تَفْعَلُوْا لَوْ كُنْتُ اٰمِرُ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ النِّسَآءَ اَنْ يَّسْجُدْنَ لِاَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ حَقٍّ** ۲۴

”اگر تم میری قبر کے پاس سے گزرو تو کیا تم اُسے سجدہ کرو گے؟ میں نے عرض کیا: نہیں! فرمایا: اب بھی سجدہ نہ کرو، اگر میں کسی کو کسی کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں کیونکہ کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے مردوں کا عورتوں پر حق رکھا ہے“۔

ف:- یعنی اگر اس وقت میری تعظیم وتکریم اور ہیبت وجلال کے سبب سجدہ کرو گے اور جب میں اس جہان سے پردہ کر جاؤں گا تو سجدہ نہیں کرو گے۔ لہٰذا اُس ذات کو سجدہ کرنا چاہئے جسے کبھی موت نہ آئے اور اُس کا ملک کبھی زائل نہ ہو۔

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ مہاجرین اور انصار کی ایک جماعت میں

---

۲۳ ترمذی حدیث نمبر ۱۱۵۹، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۲۵۵، مسند احمد جلد ۴ ص ۳۸۱، جلد ۶ ص ۷۶، مستدرک حاکم جلد ۲ حدیث نمبر ۱۸۷، مجمع الزوائد جلد ۴ ص ۳۱۱۔۳۱۰، کنز العمال حدیث نمبر ۴۴۸۰۰، ۴۴۷۷۶، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۲۹۲۔۲۹۱، الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۵۵، ۵۷ درمنثور جلد ۲ ص ۱۵۴، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۵ ص ۲۳۷، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۴ ص ۳۰۶۔

۲۴ ابوداؤد حدیث نمبر ۲۱۴۰، دارمی حدیث نمبر ۱۴۶۳، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۲۶۶، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۲۹۱، مستدرک حاکم جلد ۲ حدیث نمبر ۱۸۷، الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۵۵۔

تشریف فرما تھے کہ ایک اُونٹ نے آکر آپ ﷺ کو سجدہ کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) چوپائے اور درخت آپ ﷺ کو سجدہ کرتے ہیں تو ہم آپ ﷺ کو سجدہ کرنے کا زیادہ حق رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: **اُعْبُدُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَاَكْرِمُوْا اَخَاكُمْ وَلَوْ كُنْتُ اٰمِرُ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْءَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَلَوْ اَمَرَهَا اَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ اَصْفَرَ اِلٰى جَبَلٍ اَسْوَدَ وَمِنْ جَبَلٍ اَسْوَدَ اِلٰى جَبَلٍ اَبْيَضَ كَانَ يَنْبَغِيْ لَهَا اَنْ تَفْعَلَهٗ** [۲۵] ''اپنے رب اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کی تعظیم کرو اگر میں کسی کو کسی کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے اور اگر مرد عورت کو حکم دے کہ وہ زرد پہاڑ سے سیاہ پہاڑ کی طرف اور سیاہ پہاڑ سے سفید پہاڑ کی طرف پتھر منتقل کرے تو اُسے چاہیے کہ یہ کام کرے''۔

شوہر کی ہر جائز خواہش کا احترام کرنا بیوی پر واجب ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **لَا يَحِلُّ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ، وَلَا تَاْذَنَ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَمَا اَنْفَقَتْ مِنْ نَفَقَةٍ عَنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَاِنَّهٗ يُؤَدِّيْ اِلَيْهِ شَطْرُهٗ** [۲۶] ''عورت کے لئے اپنے شوہر کی موجودگی میں اُس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ رکھنا جائز نہیں نہ ہی اپنے شوہر کی اِجازت کے بغیر کسی (مرد یا عورت) کو گھر میں آنے کی اِجازت دینا جائز ہے۔ جو عورت شوہر کی اجازت کے بغیر (گھر کے ماہانہ) خرچ سے اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی راہ میں دے گی اُس سے شوہر کو بھی آدھا ثواب ملے گا''۔

---

[۲۵] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۲۷۰' مسند احمد جلد ۶ ص ۷۶' مجمع الزوائد جلد ۴ ص ۳۱۰' جلد ۹ ص ۹' مرقاۃ جلد ۶ ص ۳۷۷۔ [۲۶] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۰۳۱' الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۵۹' شرح السنۃ جلد ۳ ص ۴۲۰' مرقاۃ جلد ۴ ص ۳۶۰' مسلم حدیث نمبر ۱۰۲۶' بخاری حدیث نمبر ۵۱۹۵' مسند احمد جلد ۲ ص ۴۴۴' ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۷۶۱' ابوداؤد حدیث نمبر ۲۴۵۸' ترمذی حدیث نمبر ۷۸۲۔

حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهٖ فَلْيَاتِهٖ، وَاِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّوْرِ** ۲۷ ''جب مرد اپنی بیوی کو اپنی ضرورت کے لئے بلائے تو اُسے چاہئے کہ فوراً حاضر ہوجائے خواہ تنور پر (روٹی ہی پکا رہی) ہو''۔

شوہر کے مال ومتاع کی حفاظت کرنا:

حضرت ابواُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے سال خطبہ مبارک اِرشاد فرماتے ہوئے سُنا: **لَا تُنْفِقِ امْرَاَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا، قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَلَا الطَّعَامَ؟ قَالَ: ذٰلِكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا** ۲۸ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت اپنے شوہر کے گھر سے اُس کی اجازت کے بغیر کوئی خرچ نہ کرے۔ عرض کیا گیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کیا کھانا بھی نہ کھلائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشادِ پاک فرمایا: کھانا تو ہمارے مالوں میں سے بہترین مال ہے''۔ (یعنی شوہر کی اجازت کے بغیر کھانا بھی نہ کھلائے)۔

شوہر کی عزّت کی حفاظت کرنا:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ خطبہ حجۃ الوداع بیان کرتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَآءِ فَاِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَّا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهٗ فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ**

---

۲۷ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۲۵۷' ترمذی حدیث نمبر ۱۱۶۰' مسند احمد جلد ۴ ص ۲۳' مرقاۃ جلد ۶ ص ۳۶۹۔

۲۸ شرح السنۃ جلد ۳ ص ۲۴۰' ابوداؤد حدیث نمبر ۳۵۶۵' ترمذی حدیث نمبر ۲۱۲۰۔ ۶۷۰' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۱۹۴۔ ۱۹۳' ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۲۹۵' کنز العمال حدیث نمبر ۴۳۵۷۔ ۴۳۵۷۶' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۹۵۱' مرقاۃ جلد ۴ ص ۳۸۰' مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۷۲۷۷' الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۶۱' دار قطنی جلد ۴ ص ۷۰' مسند احمد جلد ۵ ص ۲۶۷۔

ضَرْبًا غَیْرَ مُبَرِّحٍ ۲۹؎

''لوگو! عورتوں پر زیادتی کرتے ہوئے اللہ (تبارک وتعالیٰ) سے ڈرو کیونکہ تم نے اُنہیں اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی ضمانت پر حاصل کیا ہے اور اُن کا ستر تمہارے لئے اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے حکم پر جائز ہوا' تمہارا عورتوں پر یہ حق ہے کہ وہ تمہارے بستر پر (یعنی گھر میں) کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جسے تم ناپسند کرو' اگر وہ ایسا کریں تو اُنہیں ایسی مار مارنے کی اجازت ہے جس سے اُنہیں سخت چوٹ نہ لگے''۔

شوہر کی احسان فراموش بیوی:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا:

رَاَیْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَا کَالْیَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِھَا النِّسَآءَ، قَالُوْا: لِمَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ: بِکُفْرِھِنَّ بِاللّٰہِ؟ قَالَ: یَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ وَیَکْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰی اِحْدَاھُنَّ الدَّھْرَ ثُمَّ رَاَتْ مِنْکَ شَیْئًا، قَالَتْ: مَا رَاَیْتُ مِنْکَ خَیْرًا قَطُّ ۳۰؎

''میں نے آگ دیکھی اور آج جیسا ہولناک منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ جہنم میں میں نے عورتوں کی اکثریت دیکھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کس لئے یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)؟۔ آپ ﷺ نے اِرشادِ پاک فرمایا: اُن کی ناشکری کی وجہ سے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیا وہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی ناشکری کرتی ہیں؟ آپ ﷺ نے اِرشادِ پاک فرمایا: (نہیں بلکہ) وہ اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہیں اور اُن کا احسان نہیں مانتیں' عورتوں کا حال یہ ہے کہ اگر عمر بھر تم اُن کے ساتھ احسان کرتے رہو پھر تمہاری طرف سے اُنہیں کوئی معمولی سی تکلیف بھی آجائے تو کہیں گی میں نے تو تجھ سے کبھی سکون پایا ہی نہیں''۔

۲۹؎ مسلم حدیث نمبر ۱۲۱۸' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۵۵۵' مرقاۃ جلد ۵ ص ۴۰۷۔ ۳۰؎ کنز العمال حدیث نمبر ۲۱۵۷۶' مسند احمد جلد ا ص ۳۵۹' صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۱۳۷۷۔

میاں بیوی کے مشترکہ حقوق

شب بیداری میں میاں بیوی کا ایک دوسرے کو ترغیب دینا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: رَحِمَ اللّٰہُ رَجُلًا قَامَ مِنَ الَّیْلِ فَصَلّٰی وَاَیْقَظَ اِمْرَاَتَہٗ فَصَلَّتْ فَاِنْ اَبَتْ رَشَّ فِیْ وَجْھِھَا الْمَآءَ، رَحِمَ اللّٰہُ اِمْرَاَۃً قَامَتْ مِنَ الَّیْلِ فَصَلَّتْ وَاَیْقَظَتْ زَوْجَھَا فَاِنْ اَبٰی رَشَّتْ فِیْ وَجْھِہِ الْمَآءَ [1] ''اُس مرد پر اللہ (تبارک وتعالیٰ) رحم فرمائے جو رات کو اُٹھے اور نوافل ادا کرے اپنی بیوی کو جگائے اور وہ بھی نوافل ادا کرے اور اگر بیوی اُٹھنے میں سستی کرے، تو اُس کے چہرے پر پانی چھڑک کر اُسے جگائے۔ اللہ (تبارک وتعالیٰ) رحم فرمائے۔ اُس عورت پر جو رات کے وقت اُٹھے اور نفل پڑھے اور اپنے شوہر کو بھی جگائے اور وہ بھی نفل پڑھے اور اگر شوہر اُٹھنے میں سستی کرے تو اُس کے چہرے پر پانی چھڑک کر اُسے جگائے''۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی بالفاظ دیگر روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: رَحِمَ اللّٰہُ رَجُلًا قَامَ مِنَ الَّیْلِ فَصَلّٰی وَاَیْقَظَ اِمْرَاَتَہٗ فَصَلَّتْ فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِیْ وَجْھِھَا الْمَاءَ رَحِمَ اللّٰہُ اِمْرَاَۃً قَامَتْ مِنَ الَّیْلِ فَصَلَّتْ وَاَیْقَظَتْ زَوْجَھَا فَاِنْ اَبٰی نَضَحَتْ فِیْ وَجْھِہِ الْمَآءَ [2] ''اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُس مرد پر رحم فرمائے جو رات میں اُٹھتا ہے اور نماز پڑھتا ہے اور اپنی بیوی کو جگاتا ہے، وہ بھی نماز پڑھتی ہے اگر وہ اُٹھنے سے

---

[1] ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۳۳۶ـ [2] شرح السنۃ جلد ۲ ص ۴۹۷، مسند احمد جلد ۲ ص ۲۵۰، ابن حبان حدیث نمبر ۶۴۷، صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۱۱۴۸، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۴۲۸، ابوداؤد حدیث نمبر ۱۳۰۸ـ۱۴۵۰، نسائی حدیث نمبر ۱۶۱۰، مستدرک حاکم جلد ۱ حدیث نمبر ۳۰۹، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۲۳۰، مرقاۃ جلد ۳ ص ۲۷۷، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۲ ص ۲۷۱، کنز العمال حدیث نمبر ۲۱۴۰۳۔

اِنکار کرتی ہے تو اُس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارتا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ اُس عورت پر رحم فرمائے جو رات میں اُٹھتی ہے اور نماز پڑھتی ہے اور اپنے شوہر کو بیدار کرتی ہے تو وہ بھی نماز پڑھتا ہے اگر اُٹھنے سے اِنکار کرے تو اُس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارتی ہے"۔

اَزدواجی زندگی کے راز اِفشانہ کرنا:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَا للّٰہِ مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیَامَۃِ الرَّجُلُ یُفْضِیْ اِلَی امْرَأَتِہٖ وَتُفْضِیْ اِلَیْہِ ثُمَّ یَنْشُرُ سِرَّھَا [۳] "قیامت کے دن اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے نزدیک سب سے زیادہ بُرا شخص وہ ہوگا' جو اپنی بیوی کے پاس جائے اور بیوی اُس کے پاس آئے اور پھر وہ اپنی بیوی کی راز کی باتیں لوگوں کو بتائے"۔

یعنی اپنی بیوی کے خفیہ بھید بتائے یا اُس کا حسن اور اُس کی خوبیاں لوگوں کو بتائے یا صحبت کے وقت کی گفتگو (حالانکہ اُس وقت گفتگو نہیں کرنی چاہیے) اور اُس کے حالات لوگوں سے کہتا پھرے جیسا کہ آزاد لوگوں کا طریقہ ہے کہ وہ پہلی رات کی باتیں اپنے دوستوں کو بتاتے ہیں۔ یہاں صاحبِ مرقاۃ نے ایک حکایت بیان کی ہے کہ کسی شخص کی اپنی بیوی سے لڑائی رہتی تھی اُس کے ایک دوست نے پوچھا کہ تیری بیوی میں کیا خرابی ہے؟ وہ بولا تم میرے اندرونی معاملات پوچھنے والے کون ہو؟ آخر اُسے طلاق دے دی۔ اِس سوال کرنے والے نے کہا' اب تو وہ تمہاری بیوی نہیں' اب بتاؤ اُس میں کیا خرابی تھی؟۔ وہ بولا وہ عورت غیر ہو چکی ہے مجھے کسی غیر کے عیوب بتانے کا کیا حق ہے۔ (مرقاۃ جلد۵ ص۱۴۱)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہی مروی دوسری روایت اِس طرح ہے فرماتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْاَمَانَۃِ عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ الرَّجُلُ یُفْضِیْ اِلَی امْرَأَتِہٖ وَتُفْضِیْ اِلَیْہِ ثُمَّ یَنْشُرُ سِرَّھَا [۴]

---

[۳] مسلم جلد ۱ ص ۴۶۴' مشکوٰۃ ص ۲۷۶۔ [۴] مسلم جلد ۱ ص ۴۶۴' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۱۹۴' مشکوٰۃ ص ۲۷۶' ابوداؤد حدیث نمبر ۴۸۷۰' مسند احمد جلد ۳ ص ۶۹۔

''بڑی اَمانت میں خیانت قیامت کے دِن یہ ہے کہ مرد اپنی عورت (بیوی) سے صحبت کرے اور عورت مرد سے۔ پھر وہ اُس کا بھید کھول دے''۔ (یہ اَمانت میں بہت بڑی خیانت ہے)۔

شیطانی نظر سے بچو:

رفیقۂ حیات' شیطانی حملوں سے بچاؤ کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ اَنصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اِنَّ الْمَرْاَۃَ تُقْبِلُ فِیْ صُوْرَۃِ الشَّیْطَانِ فَاِذَا اَبْصَرَ اَحَدُکُمْ اِمْرَاَۃً فَلْیَاْتِ اَھْلَہٗ فَاِنَّ ذٰلِکَ یَرُدُّ مَا فِیْ نَفْسِہٖ** [۵] ''جب (غیرمحرم) عورت سامنے آتی ہے تو شیطان کی صورت میں آتی ہے جب کوئی تم میں سے کسی غیر عورت کو دیکھے (یعنی اُس پر نظر پڑے اور دِل میں شیطانی وسوسہ آئے) تو اپنی بیوی کے پاس آئے۔ (اور اپنی حاجت پوری کر لے) اِس عمل سے اُس کے دِل سے (شیطانی) خیال جاتا رہے گا''۔

غیر عورت اَچھی معلوم ہو تو اپنی عورت سے ملے:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: **اِذَا اَحَدُکُمْ اَعْجَبَتْہُ الْمَرْاَۃُ فَوَقَعَتْ فِیْ قَلْبِہٖ فَلْیَعْمِدْ اِلٰی اِمْرَاَتِہٖ فَلْیُوَاقِعْھَا فَاِنَّ ذٰلِکَ یَرُدُّ مَا فِیْ نَفْسِہٖ** [۶] ''جب کسی شخص کو کوئی عورت اَچھی لگے اور اُس کے دِل میں بُرا خیال پیدا ہو تو اپنی بیوی کے پاس آئے اور اپنی حاجت پوری کرے تو اِس طرح اُس کو اِس خیال سے نجات حاصل ہو جائے گی''۔

غیر محرم عورت کی طرف نہ دیکھنا:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ اُن سے رسولِ کریم

---

[۵] مسلم جلد ا ص ۴۴۹' مسند احمد جلد ۵ ص ۳۳۰' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۹۰' ابوداؤد جلد ا ص ۲۹۹۔ [۶] مسلم جلد ا ص ۴۵۰' مسند احمد جلد ۳ ص ۳۴۸' ترمذی جلد ا ص ۲۱۹۔

رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: يَا عَلِيُّ لَا تَتَّبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الْأُولٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْاٰخِرَةُ ۷ "اے علی (کرم اللہ وجہہ الکریم) نظر کی پیروی نہ کر، اوّل نظر جو اچانک کسی (نامحرم عورت) پر پڑے تو دوبارہ اُس (نامحرم عورت) کو نہ دیکھ۔ (کہ پہلی اچانک نظر معاف ہے جبکہ دوسری نظر میں ارادہ شامل ہو جاتا ہے یہ جائز نہیں۔ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ سے بات کرنے کا مقصد دوسرے لوگوں کو سمجھانا تھا)۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ... (سورۃ النور: ۳۱-۳۰)

"(اے محبوب صلی اللہ علیک وسلم) مومن مردوں سے فرمائیں! کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ اُن کے لئے پاکیزگی ہے۔ بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُن کے اعمال سے باخبر ہے اور مومنہ عورتوں سے فرما دیں کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں"۔

غیر عورت سے علیحدگی میں ملنے کی ممانعت:

جو آدمی یہ چاہتا ہے کہ اُس کے گھر میں خیانت نہ ہو تو اُس کو چاہیے کہ دوسروں کے گھروں میں خیانت کرنے سے بچے۔ کسی کی بیوی یا غیر محرم عورت سے تنہائی میں نہ ملے۔

(۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: لَا تَلِجُوْا عَلَى الْمُغِيْبَاتِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنْ اَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ ۸ "جن عورتوں کے شوہر گھر میں نہ ہوں اُن عورتوں

---

۷ ابوداؤد جلد ۱ ص ۲۹۹، مسند احمد جلد ۵ ص ۳۵۷-۳۵۳، مستدرک حاکم جلد ۲ حدیث نمبر ۱۹۴، شرح السنۃ جلد ۵ ص ۱۹، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۱۱۰۔ ۸ ترمذی جلد ۱ ص ۲۰۰، مسند احمد جلد ۳ ص ۳۰۹، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۱۱۹، کنز العمال حدیث نمبر ۱۳۰۲۸، مرقاۃ جلد ۶ ص ۲۶۱۔

کے گھروں میں داخل نہ ہوں۔ کیونکہ شیطان تمہارے بدنوں میں ایسے رواں ہوتا ہے جیسے جسم میں خون جاری ہوتا ہے"۔

(۲) ہر مرد اور ہر شوہر اس بات کا خیال رکھے کہ کسی غیر عورت سے علیحدگی میں نہ ملے۔ کیونکہ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ اِلَّا کَانَ ثَالِثُهَا الشَّیْطَانُ** ۹ "جب کوئی شخص (کسی غیر) عورت سے خلوت کرتا ہے تو اُن میں تیسرا شیطان بھی ہوتا ہے"۔ جب کوئی شخص ایسی عورت سے خلوت کرتا ہو جو اجنبیہ ہو یا ایسی رشتہ دار جس سے نکاح ہو سکتا ہے' اُس کے ساتھ تنہائی میں شیطان ہوتا ہے خواہ وہ دونوں کیسے ہی پاکباز کیوں نہ ہوں اور کسی نیک مقصد کے لئے جمع ہوں' شیطان دونوں کے دِلوں میں وسوسہ بُرائی ضرور ڈالتا ہے۔ اور اُنہیں بُرائی پر اُبھارتا ہے اور دونوں کے دِلوں میں ہیجان پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے اس لئے ایسی خلوت سے گریز کرنا چاہیے۔ گناہ کے اَسباب سے بچنا بھی لازم ہے۔ رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشادِ مبارک اِنتہائی قابلِ توجہ ہے کہ شیطان تم میں سے ہر ایک کے دورانِ خون کے ساتھ گردش کرتا ہے۔

شادی شدہ عورت کے پاس رات گزارنے کی ممانعت:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اَلَا لَا یَبِیْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ ثَیِّبٍ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَاکِحًا اَوْ ذَا مَحْرَمٍ** ۱۰ "خبردار! کوئی مرد کسی شادی شدہ عورت کے پاس رات نہ گزارے مگر یہ کہ اُس کا شوہر یا اُس کا محرم اُس کے پاس ہو"۔

محرم سے مراد وہ شخص ہے جس کے ساتھ کبھی بھی نکاح نہ ہو سکے۔

---

۹ مشکوٰۃ ص ۲۶۹' ترمذی حدیث نمبر ۲۱۶۵۔ ۱۱۷۱' مسند احمد جلد ۱ ص ۲۶۲' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۹۱' مستدرک حاکم جلد ۱ حدیث نمبر ۱۱۴' الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۳۸' مرقاۃ جلد ۶ ص ۲۶۰۔

۱۰ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۱۰۱' مرقاۃ جلد ۶ ص ۲۵۲' مسلم حدیث نمبر ۲۱۷۱۔

غیر محرم عورت سے ہاتھ ملانا منع ہے:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہے: مَا مَسَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِیَدِہِ امْرَأَۃً قَطُّ اِلَّا اَنْ یَّاْخُذَ عَلَیْھَا فَاِذَا اَخَذَ عَلَیْھَا فَاَعْطَتْہُ قَالَ: اِذْھَبِیْ فَقَدْ بَایَعْتُکِ [۱] ”رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ مبارک کبھی کسی عورت سے نہیں لگا۔ البتہ آپ ﷺ زبان سے عورتوں سے بات کرتے جب عورتیں زبان سے (قبولِ اسلام کا) قول واقرار کر لیتیں تو آپ ﷺ فرماتے ”جاؤ میں نے تم سے بیعت لے لی ہے“۔

شیطان کا فتنہ:

حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَلْمَرْاَۃُ عَوْرَۃٌ فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَھَا الشَّیْطَانُ [۲] ”عورت (پوری کی پوری) ستر ہے جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اُسے اچھا (حسین وجمیل) کرکے دِکھاتا ہے“۔

عورت“ کا معنی ہے مَا یُعَارُفِیْ اِظْھَارِہٖ ”جس کا ظاہر ہونا قابل عار و شرم ہو“۔ عورت کا بے پردہ رہنا میکے والوں اور سسرال والوں دونوں کے لئے باعثِ ننگ وشرم ہے۔ عورت جب بے پردہ ہوتی ہے تو شیطان لوگوں کی نگاہ میں اُسے بھلی کر دیتا ہے اور وہ خواہ مخواہ اُسے تکتے ہیں۔ مثل مشہور ہے کہ پرائی عورت اور اپنی اولاد اچھی معلوم ہوتی ہے اور پرایا مال اور اپنی عقل زیادہ معلوم ہوتی ہے۔

سرکارِ کائنات ﷺ کے فرمان کے مطابق اپنی زندگی سنوارنی چاہیے اور نامحرم عورتوں سے بچنا چاہیے۔ اپنے گھروں کے ماحول اور سکون کو پُرامن رکھنے کے لئے اپنے شوہر کو بدگمان نہیں کرنا چاہیے۔ گھر کی تلخیاں اور روز روز کی لڑائیاں بعض لوگوں کے دِلوں سے خوفِ خدا نکال دیتی ہیں اور وہ اپنی خوبصورت بیویوں سے متنفر

---

[۱] مسلم جلد۲ص ۱۳۱، مسند احمد جلد۶ ص ۱۱۴، ابوداؤد حدیث ۲۹۴۱۔ [۲] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۱۰۹، ترمذی حدیث نمبر ۱۱۷۳، مرقاۃ جلد ۶ ص ۲۵۷، ابن حبان حدیث نمبر ۳۲۹، صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۱۶۸۶، کنزالعمال حدیث نمبر ۴۵۰۴۵، نصب الرایۃ جلد ۱ص ۲۹۸، درمنثور جلد ۵ ص ۱۹۶۔

ہو کر بدصورت غیر عورتوں پر فریفتہ ہو جاتے ہیں۔

آپس میں ایک دوسرے پر اعتماد اور خیر خواہی اور میاں بیوی کی محبت اور لڑائی مار کٹائی سے اجتناب اچھی اولاد کے پروان چڑھنے کا اہم ذریعہ ہے۔

گھروں کو میدانِ جنگ نہیں بنانا چاہیے:

اگر گھر میں میاں بیوی کی آپس میں کوئی ایسی بات ہو جائے جو طبیعت پر گراں ہو یا دِل کو رنجیدہ کرنے والی ہو تو کوئی ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جس سے گھر میں بدمزگی، شور شرابہ اور جنگ کا ماحول نہ بنے۔ نصیحت و درس کے لئے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کا واقعہ بڑی توجہ اور محبت سے پڑھیں اور مطالعہ کے بعد رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ اور آپ ﷺ کی اہلِ بیت پر دُرود شریف بھیجیں۔

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے (ایک دن) فرمایا: **قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اِذَا کُنْتِ عَنِّیْ رَاضِیَۃً وَاِذَا کُنْتِ عَلَیَّ غَضْبٰی فَقُلْتُ مِنْ اَیْنَ تَعْرِفُ ذٰلِکَ؟ فَقَالَ اِذَا کُنْتِ عَنِّیْ رَاضِیَۃً فَاِنَّکِ تَقُوْلِیْنَ: لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا کُنْتِ عَلَیَّ غَضْبٰی قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاھِیْمَ قَالَتْ: قُلْتُ: اَجَلْ وَاللّٰہِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَھْجُرُ اِلَّا اِسْمَکَ** [۱۳] ”(اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) میں خوب جانتا ہوں جب تم مجھ سے زیادہ خوش ہوتی ہو اور جب کم خوش ہوتی ہو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میں نے عرض کیا: آپ ﷺ کیسے پہچانتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم ہم سے زیادہ خوش ہوتی ہو۔ تو کہتی ہو (حضرت) محمد (ﷺ) کے ربّ (ذوالجلال والاکرام) کی قسم اور جب کم خوش ہوتی ہو تو (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کے ربّ (کریم) کی قسم کھاتی ہو۔ عرض کیا، جی (یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) میں صرف آپ ﷺ کا نام چھوڑتی ہوں“۔ (مگر دِل میں محبت بدستور رہتی ہے صرف

---

[۱۳] مشکوٰۃ ص ۲۸۰، مسند احمد جلد ۶ ص ۶۱، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد ۱۰ ص ۲۷، شرح السنۃ جلد ۵ ص ۱۲۳، بخاری جلد ۲ ص ۷۸۷، مسلم جلد ۲ ص ۲۸۵، مرقاۃ جلد ۶ ص ۳۶۱۔

دِلی غم کا اظہار کرنے کے لئے ایسا کرتی ہوں)۔

دین و دُنیا کی بھلائی:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **اَرْبَعٌ مَّنْ اُعْطِیَھُنَّ فَقَدْ اُعْطِیَ خَیْرُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ قَلْبٌ شَاکِرٌ وَّلِسَانٌ ذَاکِرٌ وَّبَدَنٌ عَلَی الْبَلَاءِ صَابِرٌ وَزَوْجَۃٌ لَا تَبْغِیْہِ خَوْنًا فِیْ نَفْسِھَا وَلَا مَالِہٖ** [۱۴] "چار چیزیں ایسی ہیں جسے وہ عطا فرمائی گئیں' اُسے دین و دُنیا کی بھلائی دی گئی۔ اوّل شکر والا دِل' دوم ذکر کرنے والی زبان' سوم مصیبتوں میں صبر کرنے والا جسم اور چہارم وہ بیوی جو (شوہر کی عدم موجودگی میں) اپنے نفس اور اُس کے مال میں بغاوت (اور خیانت) نہ کرے"۔

بیوی اپنے شوہر کی اَمانت اور شوہر کے مال اور اَولاد کی محافظ ہوتی ہے۔ صحیح بیوی وہ ہے جو اپنے شوہر کا مال اُس کی اِجازت کے بغیر خرچ نہ کرے۔ نہ کہیں جائے اور نہ کسی سے غلط تعلق رکھے' ایسی بیوی اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمت ہے۔ پارسا عورت شوہر کو بھی متقی اور پرہیزگار بنا دیتی ہے۔

کسی کے گھر میں فساد ڈالنا جائز نہیں!

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ **لَیْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ اِمْرَاَۃً عَلٰی زَوْجِھَا وَعَبْدًا عَلٰی سَیِّدِہٖ** [۱۵] "وہ شخص ہم میں سے نہیں جو عورت کو اُس کے خاوند پر یا غلام (ماتحت یا خادم) کو اُس کے (مالک) آقا (سردار یا محسن) پر خراب کردے۔" یعنی اُس کے دِل میں نفرت پیدا کرے' بدظن کرے یا اُن کے درمیان لڑائی جھگڑے کے بیج بوئے بیوی اور خاوند میں فساد ڈالنے کی بہت سی صورتیں ہیں۔ عورت سے اُس کے خاوند کی برائیاں بیان کرے یا کہے کہ تیرا شوہر فلاں عورت کے ساتھ دیکھا گیا ہے یا اپنی

---

[۱۴] مشکوٰۃ ص ۲۸۳' مرقاۃ جلد ۶ ص ۳۷۹' البیہقی فی شعب الایمان حدیث ۴۹۰۲' الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۴۱۔ [۱۵] مشکوٰۃ ص ۲۸۲' مجمع الزوائد جلد ۴ ص ۳۳۲' الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۸۲' مستدرک حاکم جلد ۲ حدیث نمبر ۱۹۶' ابوداؤد حدیث نمبر ۵۱۷۰' مسند احمد جلد ۲ ص ۳۹۷۔

بھاوج یا سالے کی بیوی کے ساتھ بڑا میٹھا ہے اور اُسے آئے دن تحفے تحائف لاکر دیتا ہے۔ تیرے ساتھ ہر وقت ناراض رہتا ہے۔ اِس طرح کی دیگر مَن گھڑت باتیں بنا کر عورت کے دِل میں نفرت پیدا کرے اور اُسے اُس کے شوہر کے خلاف بھڑکائے۔ یا میاں بیوی کے درمیان اِختلاف ڈالنے کے لئے کالا علم اور جادو وغیرہ جیسے شیطانی کاموں سے شر پھیلائے۔ یہ سب باتیں حرام ہیں۔ (کالا محض ایک عوامی اصطلاح ہے ورنہ علم کالا نہیں ہوتا)۔

لعنتی لوگ:

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَعَنَ اللّٰهُ النَّظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَيْهِ [۱] ''اللہ (تبارک وتعالیٰ) لعنت فرمائے' دیکھنے والے پر اور جس کی طرف دیکھا جائے''۔ مراد یہ ہے کہ جو شخص اجنبیہ عورت کو قصداً' بلا ضرورت دیکھے اُس پر اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی لعنت ہے اور جو عورت (بلاضرورت' قصداً) غیر مرد کو اپنا آپ دکھائے اُس پر بھی لعنت۔ (ان پر لعنت تب ہے جب اجنبیہ اور اجنبی کو دیکھنا' قصداً دیکھنا اور بلا ضرورت دیکھنا' دکھانا ہو) اِس طرح زوجین میں نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ آج کے اِس پرفتن دور میں اس معاملہ میں اِنتہائی غفلت اور لاپرواہی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ عورتیں شادی بیاہ کے موقعوں پر شادی ہالوں میں نیز اپنے گھروں کی چھتوں پر چڑھ کر برات والوں کو دیکھتی رہتی ہیں جبکہ برات میں ایسے شریر النفس لوگ بھی ہوتے ہیں جن کی نظریں مکانوں کی چھتوں پر جمی رہتی ہیں۔ (حدیث شریف میں واضح طور پر بیان کر دیا گیا ہے دیکھنے والے پر لعنت اور دِکھانے والے پر بھی لعنت)۔

اپنے شوہر کے سامنے دوسری عورت کا ذکر نہیں کرنا چاہیے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' جب کوئی

---

[۱] مشکوٰۃ ص ۲۷۰ بحوالہ شعب الایمان للبیہقی' کنز العمال حدیث نمبر ۱۹۱۲۶' مرقاۃ جلد ۶ ص ۲۶۴۔

عورت دوسری عورت سے میل جول اور دوستی کرے اور پھر اپنے شوہر سے اُس کی یوں تعریف کرے گویا وہ اُسے دیکھ رہا ہے۔ ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ (شوہر کو بھی اپنی بیوی کے سامنے دوسری عورت کے حسن و جمال کی تعریف نہیں کرنی چاہیے)۔

اَخلاقی اور نجی تعلقات کی شرافت کا تقاضا ہے کہ عورت اپنے شوہر سے دوسری عورتوں کے حسن کا تذکرہ نہ کرے وگرنہ یہ بات اُس کی اپنی گھریلو زندگی کے لئے پریشانی اور فتنہ کا باعث ہوگی اور ایسی نادان بیوی نقصان اُٹھا سکتی ہے اور اُس کے شوہر کی طبیعت اُس عورت کی طرف مائل ہو سکتی ہے۔

ایک اچھی، دیانتدار، نیک اور خوفِ خدا رکھنے والی بیوی اپنے شوہر اور پورے خاندان کے لئے باعثِ عزت و وقار ہوتی ہے۔ نگاہ کی حیاء، بات کی شرافت اور کردار کی پاکیزگی عورت کی عصمت اور حفاظت کے لئے بہترین ڈھالیں ہیں۔ ایسی عورت جس گھر میں رہتی ہے اُس کے نامحرم حضرات نگاہِ احترام رکھتے ہیں اور فتنہ و فساد کی بلائیں دُور رہتی ہیں۔ ہمارے پیارے نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے اپنے اُمتیوں کو پیش آنے والے تمام حادثات اور خطرات سے آگاہ فرما دیا ہے۔ ایک گھر میں رہنے کی وجہ سے دیور اور بھاوج کے سلسلہ میں تنبیہ فرمائی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

دیور موت ہے:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَآءِ "عورتوں کے پاس جانے سے بچو"۔ کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) دیور کے متعلق فرمائیے، فرمایا: اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ [1] "دیور تو موت ہے"۔

اِس حدیث شریف میں رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ کا اِرشاد ہے: اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ لفظ اَلْحَمْوُ کا ترجمہ دیور یا جیٹھ کیا گیا ہے۔ حضرت لیث بن سعد رضی اللہ عنہ

---

[1] مشکوٰۃ ص ۲۶۸، شرح السنۃ جلد ۵ ص ۲۲، مسند احمد جلد ۴ ص ۱۴۹، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۹، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۳ ص ۴۰۶ (طبع جدید) بخاری جلد ۲ ص ۷۸۷، ترمذی جلد ۱ ص ۲۲۰، مسلم جلد ۲ ص ۲۱۶، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱۷ ص ۲۷۷۔

فرماتے ہیں' حدیث پاک میں یہ جو آیا ہے کہ حمو موت ہے تو حمو سے مراد خاوند کے دیگر عزیز و اَقارب بھی ہیں۔ جیسے خاوند کا بھائی یا اُس کے چچا کا بیٹا۔ خاوند کے جن عزیزوں سے عورت کا نکاح ہوسکتا ہے وہ سب حمو میں داخل ہیں' اُن سے پردہ بھی کرنا چاہیے۔ ہمارے معاشرے میں عورتیں اپنے دیور' جیٹھ سے بے تکلف ملتی ہیں۔ محرم کی طرح اُن کے سامنے سر اور سینہ کھلا رکھتی ہیں اور حضور کریم رؤف و رحیم ﷺ کے اِرشاداتِ مبارکہ کے خلاف چلتی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ بنی ہاشم کے چند لوگ حضرت اَسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی آئے۔ اُس وقت حضرت اَسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا اُن (یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کے نکاح میں تھیں۔ اُنہوں نے اُن (یعنی بنی ہاشم کے لوگوں) کو دیکھا اور اُن کا آنا بُرا جانا۔ پھر رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا اور عرض کیا میں نے تو کوئی بُری بات نہیں دیکھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے (حضرت) اَسماء بنت عمیس (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو بُرے فعل سے پاک کیا ہے''۔ (بعد ازیں) رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ منبر شریف پر تشریف لائے اور کھڑے ہو کر خطاب فرمایا! ''آج سے کوئی شخص اُس عورت کے گھر نہ جائے جس کا خاوند غائب ہو (یعنی گھر میں نہ ہو) مگر ایک یا دو آدمی لے کر''۔ ۱۸ (اور آدمی بھی نیک اور صالح ہوں)۔

بدگمانی کا علاج:

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی زوجہ مطہرہ اُمّ المؤمنین حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُنہیں خبر دی کہ جب نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اِعتکاف کے لئے مسجد میں جلوہ اَفروز تھے تو وہ (آپ ﷺ کی) زیارت کے لئے حاضر ہوئیں۔ کچھ دیر آپ ﷺ کے پاس بیٹھ کر گفتگو کرتی رہیں' جب

۱۸ مسلم جلد ۲ ص ۲۱۶' مسند احمد جلد ۲ ص ۱۷۱' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۹۰۔

واپس جانے کے لئے اُٹھیں تو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ بھی اُٹھے تاکہ باہر گھر تک چھوڑ آئیں۔ حتیٰ کہ جب آپ ﷺ اُمّ المؤمنین حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ مسجد کے دروازے تک پہنچے تو انصار کے دو آدمی (یعنی دو صحابہ حضرت اُسید بن حضیر اور حضرت عباد بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) گزرے' اُنہوں نے رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کو سلام عرض کیا۔ رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے دونوں سے فرمایا یہ خاتون' جو میرے ساتھ ہے' میری بیوی (اُمّ المؤمنین حضرت) صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ آپ ﷺ کا فرمان اُن پر بہت شاق گزرا تو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ''میاں! شیطان انسان کے رگ وریشہ میں خون کی طرح دوڑتا ہے مجھے ڈر ہوا کہ تمہارے دِلوں میں کوئی بدگمانی نہ ڈال دے''۔ [19]

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اگر وہ بدگمانی کر لیتے تو اُن کے کفر کا خطرہ تھا۔ اِس لئے آپ ﷺ نے جلدی سے اُن کو حال سے آگاہ فرمادیا۔

خواتین کو ہیجڑوں سے بچنا چاہیے:

مخنث یعنی ہیجڑا وہ مخلوق ہے جو حرکات وسکنات' گفتار اور رفتار میں عورتوں کی طرح ہو۔ اگر قدرتی یہ حالت ہو تو گنہگار نہیں۔ اگر مرد ہے مگر عورتوں کی شکل بناتا ہے تو حدیث شریف کے مطابق وہ ملعون ہے کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے مرد بننے والی عورتوں اور عورت بننے والے مردوں پر لعنت فرمائی ہے۔

اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں:

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ عِنْدَنَا وَ فِی الْبَیْتِ مُخَنَّثٌ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اُمَیَّۃَ اَخِیْ اُمِّ سَلَمَۃَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ اِنْ فَتَحَ اللّٰہُ لَکُمْ غَدًا الطَّائِفَ فَاِنِّیْ اَدُلُّکَ عَلٰی ابْنَۃِ غَیْلَانَ فَاِنَّھَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَّتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَا یَدْخُلَنَّ ھٰؤُلَآءِ عَلَیْکُمْ [20] ''نبی کریم رؤف ورحیم

---

[19] بخاری جلد۱ص ۲۷۲-۲۷۳' السنن الکبریٰ للبیھقی جلد۴ص ۳۲۴-۳۲۱' ابن ماجہ ص ۱۲۸' ابوداؤد جلد۱ص ۳۴۲۔ [20] مشکوٰۃ ص ۲۷۰' السنن الکبریٰ للبیھقی جلد۸ص ۲۲۴-۲۲۳' بخاری حدیث نمبر ۴۳۲۴' مسلم حدیث نمبر ۲۱۸۰' مرقاۃ جلد۶ص ۲۶۲۔

ﷺ ہمارے پاس تھے اور گھر میں ایک ہیجڑا تھا۔ وہ ہیجڑا (حضرت) امّ سلمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے بھائی (حضرت) عبداللہ (رضی اللہ عنہ) سے کہہ رہا تھا کہ اے عبداللہ (رضی اللہ عنہ) کل اگر اللہ (تبارک وتعالیٰ) تمہیں طائف کی فتح دے تو میں تمہیں غیلان کی بیٹی کا پتا دیتا ہوں جو آتی ہے چار سے اور جاتی ہے آٹھ سے۔ تب نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ ہرگز تمہارے پاس نہ آیا کریں۔ (غیلان طائف کے ایک شخص کا نام تھا اُس کی ایک بیٹی کا نام بادیہ تھا یہ فتح طائف کے بعد حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئی) ہیجڑے نے کہا وہ لڑکی اتنی موٹی ہے کہ موٹاپے کی وجہ سے اُس کے پیٹ میں چار سلوٹیں ہیں اور چاروں نظر آتی ہیں اور جب پیٹھ پھیر کر جاتی ہے تو اُن سلوٹوں کے کنارے نظر آتے ہیں۔ ہر سلوٹ کے دو کنارے ہیں تو چار کے آٹھ ہوئے۔ وہ مخنث اُس لڑکی کی موٹائی بیان کر رہا تھا۔ اِس واقعہ کے بعد رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ہیجڑوں کا گھروں میں آنا منع فرما دیا۔ اِس سے پہلے ہیجڑوں کا گھر میں آنا ممنوع نہ تھا کیونکہ یہ عورت کے قابل نہیں ہوتے' جیسے چھوٹے لڑکے اور بوڑھے بڑے مرد۔ سچی بات ہے' جب یہ ہیجڑے ایک گھر سے دوسرے گھر جائیں گے تو لوگوں کی عورتوں کے حالات ایک دوسرے میں پھیلائیں گے۔ اِس لئے مسلمانوں کے گھروں سے روک دیئے گئے۔ لہٰذا مردوں اور خصوصاً عورتوں کو چاہیے کہ ایسے لوگوں کو اپنے گھروں میں داخل نہ ہونے دیں۔ بلکہ آوارہ اور بدمعاش عورتوں کو بھی اپنے گھر میں داخل نہیں ہونے دینا چاہیے۔ اِن کا فساد مَردوں سے بھی زیادہ ہے۔ مومنہ عورتوں کو اپنی عزت وعصمت اور پارسائی کی خوب نگہداشت کرنی چاہیے۔

میاں بیوی کی ذمہ داریوں کی پوچھ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اَلَا کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ فَالْاَمِیْرُ الَّذِیْ عَلَی النَّاسِ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ

وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِهٖ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْھُمْ وَامْرَأَةٌ رَاعِیَةٌ فِیْ بَیْتِ بَعْلِھَا وَھِیَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلٰی مَالِ سَیِّدِهٖ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِهٖ [۲۱]

''آگاہ رہو ہر کوئی تم میں سے حاکم ہے اور ہر ایک سے اُس کی رعیت کے بارے میں سوال ہونے والا ہے پس وہ امیر جو لوگوں پر حاکم ہے اُس سے اُس کی رعیت کے بارے میں سوال ہونے والا ہے۔ مرد اپنے گھر والوں پر حاکم ہے اُسے اُن کی پوچھ ہونے والی ہے' عورت اپنے شوہر کے ماتحت اُس کے گھر کی نگران ہے اور وہ اُس کے بارے میں پوچھی جائے گی۔ غلام اپنے مالک کے مال کا حاکم ہے اُس سے اُس مال کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ آگاہ رہو تحقیق تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور ہر ایک سے اُس کی رعیّت کے بارے میں سوال ہوگا''۔

اپنی سوکن کا دِل جلانے کے لئے جھوٹ بولنا منع ہے:

حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتی ہے: اَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِیْ ضَرَّةً فَھَلْ عَلَیَّ جُنَاحٌ اَنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِیْ غَیْرَ الَّذِیْ یُعْطِیْنِیْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ یُعْطَ کَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ [۲۲]

''ایک عورت رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میری ایک سوکن ہے اگر میں اُس کا دِل جلانے کے لئے جھوٹ موٹ کہوں کہ میرے خاوند نے مجھے فلاں فلاں چیزیں

---

[۲۱] ترمذی حدیث نمبر ۱۷۰۵' الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۴۸' مسند احمد جلد ۳ ص ۵' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۶ ص ۲۸۷' جلد ۷ ص ۲۹۱' جلد ۸ ص ۱۶۰' کنز العمال حدیث نمبر ۱۴۲۷۰' قرطبی جلد ۳ جزء ۵ حدیث نمبر ۲۵۸' مجمع الزوائد جلد ۵ ص ۲۰۷' شرح السنۃ جلد ۵ ص ۳۱۱' بخاری حدیث نمبر ۱۳۸۷' مسلم حدیث نمبر ۱۸۲۹۔ [۲۲] مشکوۃ حدیث نمبر ۳۲۴۷' بخاری حدیث نمبر ۵۲۱۹' مسلم حدیث نمبر ۲۱۳۰' ابوداؤد حدیث نمبر ۴۹۹۷' مسند احمد جلد ۶ ص ۱۶۷' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۳۰۷' مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۹۸' کنز العمال حدیث نمبر ۲۰۴۵۲' المعجم الصغیر للطبرانی جلد ۲ ص ۱۰۶' مرقاۃ جلد ۶ ص ۲۶۲۔

دی ہیں تو کیا مجھ پر گناہ ہوگا؟'' تو آپ ﷺ نے اِرشادِ پاک فرمایا: ''جو شخص ایسی چیزیں ملنے کا دعویٰ کرے جو درحقیقت اُسے نہیں ملیں وہ شخص جھوٹ کے دو کپڑے اوڑھنے والا ہے''۔

ایک بیوی کی خاطر اپنا حق شوہر کو معاف کرنا:

''اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہے: **اَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقَسِّمُ لِعَائِشَةَ بِيَوْمِهَا وَيَوْمِ سَوْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا** [۲۳]

(اُمّ المؤمنین حضرت) سودہ بنت زمعہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے اپنی باری کا دن (اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ) عائشہ (صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو ہبہ کر دیا تھا چنانچہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ (اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ) عائشہ (صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے پاس (اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ) عائشہ (صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اور (اُمّ المؤمنین حضرت) سودہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) دونوں کی باری کے دن قیام فرماتے''۔

قرعہ کے ذریعے اِنتخاب:

(اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ) عائشہ (صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے روایت ہے' فرماتی ہے: **اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ** [۲۴] کہ ''نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ جب سفر کا اِرادہ فرماتے تو اپنی بیویوں کے درمیان (کسی ایک کو ساتھ لے جانے کے لئے) قرعہ ڈالتے''۔

مسئلہ: کسی ایک بیوی کے ساتھ زیادہ محبت ہونا قابلِ مذمت نہیں جب تک تمام

---

[۲۳] شرح السنہ جلد ۵ ص ۱۱۴' بخاری حدیث نمبر ۵۰۱۲' مسلم حدیث نمبر ۱۴۶۳' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۷۴۔ [۲۴] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۲۳۲' بخاری حدیث نمبر ۲۶۸۸' مسلم حدیث نمبر ۲۷۷۰' ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۹۷۰' مسند احمد جلد ۶ ص ۲۶۹' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۲۹۶' ۳۰۲' ابوداؤد حدیث نمبر ۲۱۳۸' قرطبی جلد ۸ جز ۱۵ حدیث نمبر ۱۲۵' کنز العمال حدیث نمبر ۱۸۳۳۷

بیویوں کے باقی حقوق (مثلاً رہنا سہنا' کھانا' پہنانا' خرچ دینا' مقررہ باری پر قیام کرنا وغیرہ) مساویانہ طریقے سے ادا ہوتے ہوں۔

مسئلہ: نکاح ثانی کے لئے پہلی بیوی سے اجازت لینا سُنّت سے ثابت نہیں۔

محبت اور راز کی بات:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں: **كَانَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ قَالَتْ فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلٰى رِجْلَيَّ فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِيْ قَالَ هٰذِهٖ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ** ۲۵ ''میں ایک سفر میں رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے ساتھ تھی' فرماتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کے ساتھ دوڑ لگائی تو میں پاؤں سے دوڑنے میں آگے نکل گئی' پھر جب میرا جسم بھاری ہوگیا تو میں نے آپ ﷺ کے ساتھ دوڑ لگائی تو آپ ﷺ مجھ سے آگے نکل گئے فرمایا: یہ اُس سبقت کا بدلہ ہے''۔

اِس واقعہ کے تذکرہ سے مقصود' نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے حسنِ معاشرت کا بیان ہے۔

اظہارِ محبت کا ایک انوکھا انداز:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں: **رَجَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنَ الْبَقِيْعِ فَوَجَدَنِيْ وَاَنَا اَجِدُ صُدَاعًا فِيْ رَاْسِيْ وَاَنَا اَقُوْلُ: وَرَاْسَاهُ فَقَالَ: بَلْ اَنَا، يَا عَائِشَةُ وَرَاْسَاهُ ثُمَّ قَالَ: مَا ضَرَّكِ لَوْمِتِّ قَبْلِيْ فَقُمْتُ عَلَيْكِ فَغَسَّلْتُكِ وَكَفَّنْتُكِ وَصَلَّيْتُ عَلَيْكِ وَدَفَنْتُكِ** ۲۶ ''رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ قبرستان بقیع سے واپس تشریف لائے تو میرے سر میں

---

۲۵ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۲۵۱' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱۰ ص ۱۸' کنز العمال حدیث نمبر ۲۵۲۸' ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۹۷۹' مسند احمد جلد ۶ ص ۲۹' مرقاۃ جلد ۶ ص ۳۶۷۔ ۲۶ مسند احمد جلد ۶ ص ۲۲۸' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۳۷۸' دار قطنی جلد ۲ ص ۷۴۔

شدید درد تھا' میں نے کہا: ہائے میرا سر پھٹا جارہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا نہیں بلکہ میرا سر پھٹا جارہا ہے۔ پھر فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اگر تو مجھ سے پہلے فوت ہوگئی تو تمہارے سارے کام میں خود کروں گا تجھے غسل دوں گا تجھے کفن پہناؤں گا تیری نمازِ جنازہ پڑھاؤں گا اور خود تیری تدفین کروں گا''۔

بیوی کا جوٹھا پانی پینا:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں: كُنْتُ اَشْرَبُ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اُنَاوِلُهُ النَّبِیَّ ﷺ فَیَضَعُ فَاهُ عَلٰی مَوْضِعِ فِیَّ فَیَشْرَبُ وَاَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اُنَاوِلُهُ النَّبِیَّ ﷺ فَیَضَعُ فَاهُ عَلٰی مَوْضِعِ فِیَّ ۲۷

''میں حیض کی حالت میں پانی پیتی اور برتن نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کو دے دیتی۔ آپ ﷺ برتن سے اُسی جگہ منہ رکھ کر پانی پیتے جہاں سے میں نے منہ رکھ کر پیا ہوتا' ہڈی سے گوشت کھا کر نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کو دیتی آپ ﷺ اُسی جگہ سے کھاتے تھے جہاں سے میں نے کھایا ہوتا''۔

ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی نازک مزاجی کا لحاظ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَتٰی عَلٰی اَزْوَاجِهٖ وَسَوَّاقٌ یَسُوْقُ بِهِنَّ یُقَالُ لَهٗ اَنْجَشَةُ فَقَالَ: وَیْحَکَ یَا اَنْجَشَةُ! رُوَیْدَکَ سَوْقًا بِالْقَوَارِیْرِ ۲۸

نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ (دورانِ سفر) اپنی ازواج (مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن) کے پاس تشریف لائے۔ اُونٹوں کو ہانکنے والا شخص اُونٹوں کو (تیز تیز) ہانک رہا تھا جس کا نام انجشہ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے انجشہ! تیرے لئے خرابی ہو اُونٹوں کو آہستہ آہستہ چلا (سوار خواتین کو) آبگینے سمجھ کہیں ٹوٹ نہ جائیں''۔

---

۲۷ مسند احمد جلد ۶ ص ۲۱۳۔ ۲۸ شرح السنۃ جلد ۶ ص ۵۲۹' بخاری حدیث نمبر ۶۱۴۹' مسلم حدیث نمبر ۲۳۲۳' مسند احمد جلد ۳ ص ۱۱۷۔۲۰۶' دارمی جلد ۲ ص ۲۹۶' کنز العمال حدیث نمبر ۳۰۶۲۱۔

خطبۂ نکاح

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ
وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ
اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا
مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ
لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ
الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ
اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ
وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا
وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ
وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝ يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا
وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ
وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ
وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ الف

الف بہارِ شریعت جلد ۷ ص ۶۔ ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۸۹۲، ابوداؤد حدیث نمبر ۲۱۱۸، ترمذی حدیث نمبر ۱۱۰۵، نسائی حدیث نمبر ۳۲۷۷، دارمی حدیث نمبر ۲۲۰۲، مسند احمد جلد ۱ ص ۳۹۲

نکاح

نکاح ''نکح'' سے ہے۔ جس کے معنی ضم یعنی ملنا کے ہیں۔ نکاح کی وجہ سے دو افراد یعنی مرد اور عورت (خاوند اور بیوی) مل کر زندگی گزارتے ہیں چونکہ نکاح کی برکت سے دو افراد، دو خاندان، بلکہ بعض اوقات دو ملک آپس میں مل جاتے ہیں۔ اس لئے اسے نکاح کہتے ہیں۔ اصطلاحِ شریعت میں یہ لفظ مشترک ہے۔ صحبت اور عقد دونوں پر بولا جاتا ہے۔ حضرت علامہ بدر الدین عینی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے، لغت میں نکاح کے معنی وطی کے ہیں۔ تزویج (شادی) پر اس کا اطلاق اس لئے کرتے ہیں کہ یہ وطی کا سبب ہے۔ امام الائمہ، کاشف الغمہ، سراج الامۃ، امامِ اعظم حضرت ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ نکاح کا حقیقی معنی وطی ہے۔ عقد پر اطلاق مجازی ہے۔ حضرت علامہ بدر الدین عینی علیہ الرحمہ نے حضرت امام قرطبی علیہ الرحمہ سے نقل کیا ہے کہ نکاح کا اطلاق عقد پر مشہور ہے۔ [1]

ایجاب وقبول کا معنی:

ایجاب وقبول یعنی ایک کہے میں نے اپنے آپ کو تیری زوجیت میں دیا، دوسرا کہے میں نے قبول کیا۔ یہ نکاح کے رکن ہیں۔ پہلے جو کہے وہ ایجاب ہے اور اس کے جواب میں دوسرے کے الفاظ کو قبول کہتے ہیں، یہ کچھ ضروری نہیں کہ عورت کی طرف سے ایجاب ہو اور مرد کی طرف سے قبول، بلکہ اس کا الٹ بھی ہوسکتا ہے۔ (درمختار۔ رد المحتار) [2]

مسئلہ: ایجاب وقبول میں ماضی کا لفظ ہونا ضروری ہے، مثلاً یوں کہے کہ میں نے اپنا یا اپنی لڑکی یا اپنی مؤکلہ کا تجھ سے نکاح کیا یا اس کو تیرے نکاح میں دیا وہ کہے

---

[1] عمدۃ القاری جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۶۴۔ [2] بہار شریعت جلد ۷ ص ۶ (چھاپہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور)۔

میں نے اپنے لئے یا اپنے بیٹے کے لئے قبول کیا۔ [۳]

نکاح کی شرائط:

نکاح کے لئے چند شرطیں ہیں:

(۱) عاقل ہونا' (مجنون یا ناسمجھ بچہ نے نکاح کیا تو منعقد ہی نہ ہوا۔)

(۲) بلوغ' نابالغ اگر سمجھ والا ہے تو منعقد ہوجائے گا۔ مگر ولی کی اجازت پر موقوف رہے گا۔

(۳) گواہ ہونا' یعنی ایجاب وقبول دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کے سامنے ہو۔ گواہ آزاد' عاقل' بالغ ہوں اور سب نے ایک ساتھ نکاح کے الفاظ سنے ہوں' بچوں اور پاگلوں کی گواہی سے نکاح نہیں ہوسکتا' نہ غلام کی گواہی سے اگرچہ مدبر یا مکاتب ہو۔ مسلمان مرد کا نکاح مسلمان عورت کے ساتھ ہوسکتا ہے تو گواہوں کا مسلمان ہونا بھی شرط ہے' لہٰذا مسلمان مرد وعورت کا نکاح کافر کی شہادت سے نہیں ہوسکتا۔ [۴]

مسئلہ: صرف عورتوں یا خنثیٰ کی گواہی سے نکاح نہیں ہوسکتا۔ جب تک اُن میں سے دو کے ساتھ ایک مرد نہ ہو۔ (تاتارخانیہ)۔ [۵]

مسئلہ: یہ جو تمام برصغیر پاک وہند میں عام طور پر رواج پڑا ہوا ہے کہ عورت سے ایک شخص اذن لے کر آتا ہے' جسے وکیل کہتے ہیں وہ نکاح پڑھانے والے سے کہہ دیتا ہے' میں فلاں کا وکیل ہوں آپ کو اِجازت دیتا ہوں کہ نکاح پڑھا دیجئے۔ یہ طریقہ محض غلط ہے۔ وکیل کو یہ اختیار نہیں کہ اس کام کے لئے دوسرے کو وکیل بنا دے۔ اگر ایسا کیا تو نکاح فضولی ہوا۔ یہ اِجازت پر موقوف ہے۔ بلکہ یوں چاہئے کہ جو پڑھائے وہ عورت یا اُس کے ولی کا وکیل بنے خواہ یہ خود اُس کے پاس جا کر وکالت حاصل کرے یا دوسرا اُس کی وکالت کے لئے اِذن لائے کہ فلاں بن فلاں بن فلاں کو تو نے وکیل کیا کہ وہ تیرا نکاح فلاں بن فلاں بن فلاں سے کر دے

---

[۳] بہار شریعت جلد ۷ ص ۶۔ [۴] بہار شریعت جلد ۷ ص ۹۔ [۵] بہار شریعت جلد ۷ ص ۱۰۔

عورت کہے ہاں۔ ۶؎

(۴) ایجاب وقبول دونوں کا ایک مجلس میں ہونا۔ تو اگر دونوں ایک مجلس میں موجود تھے' ایک نے ایجاب کیا دوسرا قبول کرنے سے پہلے اُٹھ کھڑا ہوا یا کوئی ایسا کام شروع کر دیا جس سے مجلس بدل جاتی ہے تو ایجاب باطل ہو گیا۔ اَب قبول کرنا بے کار ہے۔ پھر سے ہونا چاہئے۔ (عالمگیری) مرد نے کہا میں نے فلانی سے نکاح کیا اور وہ وہاں موجود نہ تھی۔ اُسے خبر پہنچی تو کہا میں نے قبول کیا یا عورت نے کہا میں نے اپنے آپ کو فلاں کی زوجیت میں دیا اور وہ غائب تھا۔ جب خبر پہنچی تو کہا میں نے قبول کیا دونوں صورتوں میں نکاح نہ ہوا اگر چہ جن گواہوں کے سامنے ایجاب ہوا' اُنہی کے سامنے قبول بھی ہوا۔ (عالمگیری) ۷؎

(۵) ایجاب وقبول میں مخالفت نہ ہو۔ قبول ایجاب کے مخالف نہ ہو' مثلاً اس نے کہا ہزار روپے مَہر پر تیرے نکاح میں دی اُس نے کہا نکاح تو قبول کیا اور مَہر قبول نہیں کیا تو نکاح نہ ہوا اور اگر نکاح قبول کیا اور مَہر کی نسبت کچھ نہ کہا تو ہزار روپے پر نکاح ہو گیا۔ (عالمگیری۔ ردالمحتار) ۸؎

نکاح کا رکن ایجاب وقبول:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم جَاءَ تْهُ اِمْرَاَةٌ فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِیْ لَکَ فَقَامَتْ قِيَامًا طَوِيْلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَامَ زَوِّجْنِيْهَا اِنْ لَّمْ تَكُنْ لَّکَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم هَلْ عِنْدَکَ شَیْءٌ؟ قَالَ: مَا اَجِدُ شَيْئًا قَالَ: اِلْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ' فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا' فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم هَلْ مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَیْءٌ؟ قَالَ: نَعَمْ! سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا' قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

۶؎ بہار شریعت جلد ۷ ص ۱۱۔ ۷؎ بہار شریعت جلد ۷ ص ۱۳۔ ۸؎ بہار شریعت جلد ۷ ص ۱۴۔

قَدْ زَوَّجْتُکَهَا عَلٰی مَا مَعَکَ مِنَ الْقُرْآنِ ۹

''ایک عورت رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا میں اپنی جان آپ کو ہبہ کرتی ہوں (آپ ﷺ نے اُس کی پیشکش قبول نہ فرمائی اور خاموش رہے) وہ عورت دیر تک (جواب کے اِنتظار میں) کھڑی رہی (اتنے میں) ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا اگر آپ ﷺ کو اِس کی حاجت نہیں ہے تو اِس کا نکاح میرے ساتھ کرا دیجئے آپ ﷺ نے اُس سے پوچھا تیرے پاس کچھ ہے؟ اُس نے عرض کیا میرے پاس کچھ نہیں آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی چیز تلاش کر کے لاؤ' خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی ہو۔ وہ آدمی گیا اور اُسے کوئی چیز نہ ملی۔ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اُس سے پوچھا' کیا تجھے قرآنِ (مجید) آتا ہے۔ اُس نے عرض کیا جی ہاں! یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) فلاں فلاں! سورت آتی ہے۔ اُس آدمی نے اُن سورتوں کے نام لئے' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ''میں نے قرآنِ (مجید) کی اِن سورتوں کے بدلے میں اِس عورت کا نکاح تیرے ساتھ کردیا''۔

نکاح کے مستحبات:

مندرجہ ذیل اُمور مستحب ہیں:-

(۱) اِعلانیہ ہونا۔

(۲) نکاح سے پہلے خطبہ پڑھنا کوئی سا خطبہ ہو اور بہتر وہ ہے جو حدیث شریف میں وارد ہوا۔

(۳) مسجد میں ہونا۔

---

۹ بخاری حدیث نمبر ۵۱۳۵' مسلم حدیث نمبر ۱۴۲۵' ابوداؤد حدیث نمبر ۲۱۱۱' ترمذی حدیث نمبر ۱۱۱۴' نسائی حدیث نمبر ۳۳۳۹' ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۸۸۹' مسند احمد جلد ۵ ص ۳۳۶' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۲۴۲' ۲۳۶' ۱۴۴' مشکوۃ حدیث نمبر ۳۲۰۲' المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۶ ص ۲۱۳۔ شرح السنۃ جلد ۵ ص ۹۰' مرقاۃ جلد ص ۳۲۶۔

(۴) جمعۃ المبارک کے دن ہونا۔

(۵) گواہانِ عادل کے سامنے ہونا۔

(۶) عورت عمر' حسب' مال اور عزت میں مرد سے کم ہو اور چال چلن اور اَخلاق وتقویٰ و جمال میں بیش ہو۔ (دُرمختار) حدیث شریف میں ہے جو کسی عورت سے بوجہ اُس کی عزت کے نکاح کرے' اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کی ذلت میں زیادتی کرے گا اور جو کسی عورت سے اُس کے مال کے سبب نکاح کرے گا' اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کی محتاجی ہی بڑھائے گا' اور جو اُس کے حسب کے سبب نکاح کرے گا تو اُس کے کمینہ پن میں زیادتی فرمائے گا' اور جو اِس لیے نکاح کرے کہ اِدھر اُدھر نگاہ نہ اُٹھے اور پاک دامنی حاصل ہو یا صلہ رحم کرے تو اللہ عزّ وجلّ اُس مرد کے لئے عورت میں برکت دے گا اور عورت کے لئے مرد میں۔ رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ کَذَا فِی الْفَتْحِ ۔ [1] (حضرت امام) طبرانی (علیہ الرحمہ) نے (حضرت) انس (رضی اللہ عنہ) سے اِسی طرح الفتح میں روایت کیا ہے۔

بہترین عبادت:

نکاح بہترین عبادت ہے۔ اِس سے نسلِ اِنسانی کی بقاء ہے۔ اِس کے تقدّس اور عظمت کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے قائم فرمایا ہے۔ یہ ہی صالحین' محسنین' عابدین اور نسلِ انسانی کی پیدائش اور افزائش کا ذریعہ ہے۔

ہم جنس سے نکاح:

اِنسان مرد کا نکاح صرف اِنسان عورت سے ہی ہوسکتا ہے۔ نہ کسی جن سے ہوسکتا ہے' نہ کسی دریائی مخلوق سے اور نہ ہی کسی جانور چوپائے سے۔ جنت میں اِنسان مردوں کا نکاح حوروں سے ہوگا۔ یہ وہاں کی خصوصیات میں سے ہے۔ ورنہ حوریں اَولادِ آدم سے نہیں ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کو جب جنت میں رکھا گیا وہاں اُنہیں

---

[1] بہارِ شریعت جلد ۷ ص ۶ چھاپ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور۔

ہر طرح کی سہولتیں میسر تھیں۔ مگر اُن کے لئے اُن کی ہم جنس خاتون حضرت بی بی حوا علیہا السلام کی تخلیق فرمائی گئی۔ شہداء کی روحیں جنت میں ہیں اور حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی جنت میں۔ مگر اُنہیں وہاں حوروں کی اِجازت نہیں' یہ اجازت بعد قیامت ہوگی۔ کیونکہ قیامت سے پہلے نکاح کے لئے جنسیت شرط ہے۔

نکاح کی نوعیتیں:

(۱) نکاح بحالتِ سکون سُنّت ہے۔

(۲) بدکاری کے اندیشہ کی صورت میں نکاح فرض ہے۔

(۳) نامرد کیلئے نکاح جُرم ہے۔

(۴) جو شخص عورت کے خرچہ پر قادر نہ ہو' اُس کے لئے مکروہ ہے۔ [۱]

نکاح چار وجوہ سے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **تُنْکَحُ الْمَرْاَۃُ لِاَرْبَعٍ' لِمَالِھَا' وَلِحَسَبِھَا وَلِجَمَالِھَا وَلِدِیْنِھَا فَاظْفُرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاکَ** [۲]

''عورت سے چار وجوہ سے نکاح کیا جاتا ہے۔

(۱) اُس کے مال کے سبب۔ (۲) اُس کے خاندان کی وجہ سے۔ (۳) اُس کے حسن و جمال کی بناء پر اور (۴) اُس کے دین پر۔ (رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) تم دیندار عورت کو اِختیار کرو۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنبیہ فرماتے ہوئے اِرشاد فرمایا) گردآلود ہوں تمہارے ہاتھ''۔

عام طور پر لوگ عورت کے مال' خاندان اور ظاہری حسن و جمال پر نظر

---

[۱] مرآۃ جلد ۵ ص ۲۔ [۲] مشکوٰۃ ص ۲۶۷' بخاری جلد ۲ ص ۷۶۲' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۷۹' الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۴۵' شرح السنۃ جلد ۵ ص ۷' مسلم جلد ۱ ص ۴۷۲' دار قطنی جلد ۳ ص ۳۰۳' قرطبی جلد ۲ جز ۴ ص ۴۷' درمنثور جلد ۱ ص ۶۱۶' مرقاۃ جلد ۶ ص ۲۴۰۔

رکھتے ہیں‘ ان ہی چیزوں کو دیکھ کر نکاح کرتے ہیں۔ جب لوگ لڑکی یا لڑکے کا رشتہ دیکھنے جاتے ہیں تو بہت کم لوگ ہیں‘ جو یہ پوچھتے ہیں کہ لڑکا یا لڑکی نماز بھی پڑھتے ہیں یا نہیں۔ دیندار ہیں یا نہیں۔ شعائرِ اسلامی کا اِحترام بھی کرتے ہیں یا نہیں۔ اگر دیکھا جاتا ہے تو یہی کہ لڑکا کیا کاروبار کرتا ہے‘ آمدن کیا ہے‘ مکان اور دیگر آسائشیں ہیں کہ نہیں؟ لڑکی کی دینداری کی بجائے اُس کی خوبصورتی اور مال و اَسباب پر نگاہ رکھی جاتی ہے۔ کئی اَیسے بے خوف اور بے رحم لوگ بھی ہیں جو بڑے بڑے مطالبے کر کے لڑکی والوں سے سازوسامانِ جہیز اکٹھا کرتے ہیں۔ یہ تمام چیزیں فانی ہیں۔ دین اور شرافت‘ لازوال دولت ہے۔ دیندار مائیں دیندار بچے جنم دیتی ہیں۔ ڈاکٹر علامہ اقبال مرحوم نے کیا خوب کہا ہے۔

بے ادب ماں با ادب اولاد جن سکتی نہیں
معدنِ زر معدنِ فولاد بن سکتی نہیں

اگر ہم لوگ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے فرمانِ مقدس کی عظمت اور نتائج سمجھیں تو پریشانیوں سے نجات پا سکتے ہیں۔ مال ایک جھٹکے میں ختم ہو جاتا ہے جبکہ بیماری حسن و جمال کا صفایا کر دیتی ہے اور بعض اُوقات معمولی سی غلطی سے خاندانی وقار خاک میں مل جاتا ہے۔ اِس لئے جس نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے مقدس فرمان کو ترجیح دے کر دین کو اہمیت دی اور دیندار بچے‘ بچی کو پسند کیا تو وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے برکت دیا جائے گا۔

نکاح آدمی کے لئے حفاظتی قلعہ ہے۔ شادی شدہ آدمی اکثر پاک دامن اور نیک ہوتے ہیں۔ اُن کا دِل برائی کی طرف مائل نہیں ہوتا۔

اگر لڑکی کنواری ہے تو اُس کی صفتیں رشتہ داروں سے پوچھی جا سکتی ہے کیونکہ عام طور پر قریبی رشتہ داروں کی طبیعتیں ایک دوسرے پر اَثر انداز ہوتی ہیں۔ محبت کرنے والی ہونا بھی ایک اَیسا وصف ہے جس کا بچے جننے میں دخل ہوتا ہے کیونکہ محبت‘ پیار اور رغبت‘ شہوت کا موجب نیز استقرارِ حمل اور پیدائش کا سبب ہے۔

حضرت عبدالرحمان بن سالم بن عتبہ بن عویم بن ساعدۃ الانصاری اپنے والد سے وہ اُن کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **عَلَیْکُمْ بِالْاَبْکَارِ فَاِنَّھُنَّ اَعْذَبُ اَفْوَاھًا وَّاَنْتَقُ اَرْحَامًا وَّاَرْضٰی بِالْیَسِیْرِ** ؎۱۳ ''تم کنواری (عورتوں) سے نکاح کرو کیونکہ وہ منہ کی میٹھی ہوتی ہیں۔ اُن کا رحم، حمل کو جلد قبول کرتا ہے اور تم پر زیادہ راضی ہونے والی ہوتی ہیں''۔

اُن کی حکایات میں مٹھاس ہوتی ہے کہ اُن میں فحش گوئی نہیں پائی جاتی اُن کا کلام میٹھا اور دِل پسند ہوتا ہے چونکہ اُنہیں پچھلا تجربہ نہیں ہوتا' اِس لئے تھوڑے مال' کم سہولتوں اور کم جماع پر راضی ہوجاتی ہیں۔

نکاح دوستی اور محبت کے رشتوں کو مضبوط کردیتا ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **لَمْ تَرَ لِلْمُتَحَابِّیْنَ مِثْلَ النِّکَاحِ** ؎۱۴ ''(اے مخاطب) تو نے دوستی کی زیادتی اور اِس کی بقاء کے طلبگار' دوستوں کے لئے کوئی چیز رشتۂ نکاح ایسی نہیں دیکھی ہوگی''۔

اگر دو قوموں کے درمیان دشمنی ہو اور پھر اُن کے درمیان رشتۂ نکاح قائم ہوجائے تو اُن کی دشمنی دوستی میں تبدیل ہوجائے گی اور اگر پہلے ہی محبت ہو تو اُس میں لازمی طور پر اضافہ ہوجائے گا۔

بارگاہِ الٰہی میں ستھرائی کا ذریعہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **مَنْ اَرَادَ یَلْقَی اللّٰہَ طَاھِرًا مُّطَھَّرًا فَلْیَتَزَوَّجْ**

؎۱۳ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۰۹۲' ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۸۶۱' مرقاۃ جلد ۶ ص ۲۲۷' تلخیص الحبیر جلد ۳ ص ۱۴۵' شرح السنۃ جلد ۵ ص ۱۳' المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱۷ ص ۱۴۱' کنزالعمال حدیث نمبر ۴۴۵۴۷ ـ ۴۴۵۴۸' قرطبی جلد ۵ جز حدیث نمبر ۳۴۸ ـ ؎۱۴ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۰۹۳' مرقاۃ جلد ۶ ص ۲۴۸' مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۴ ص ۱۲۸۔

اَلْحَرَائِرَ ۱۵؎ ''جو شخص چاہتا ہے کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی بارگاہِ اقدس میں صاف ستھرا ہو کر حاضر ہو تو وہ آزاد عورتوں سے نکاح کرے''۔ کیونکہ آزاد عورتیں لونڈیوں کی نسبت زیادہ طاہر مطہر ہوتی ہیں۔ اِس لئے اُن کی صحبت اور ہم نشینی سے مرد کو بھی طہارت کا حصہ ملے گا۔

خطرے سے آگاہی:

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **مَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ** ۱۶؎ ''میں نے اپنے بعد مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ مضر فتنہ کوئی نہیں دیکھا''۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اَلدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَّاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَآءَ فَاِنَّ اَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ كَانَتْ فِي النِّسَآءِ** ۱۷؎ ''دُنیا میٹھی اور ہری بھری ہے اور یقیناً اللہ تبارک وتعالیٰ تمہیں دوسروں کے بعد مالک کرے گا اور (لوگوں میں ظاہر کرنے کے لئے) دیکھے گا تم کیا عمل کرتے ہو؟ لہٰذا تم دنیوی (آلائشوں سے) بچو اور عورتوں کے معاملہ میں محتاط رہو (غفلت اور اختلاط سے بچو) کیونکہ بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتوں کے متعلق ہوا''۔

۱۵؎ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۰۹۴، مرقاۃ جلد ۶ ص ۲۲۸، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۸۶۲، درمنثور جلد ۵ ص ۲۰، الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۴۰۔ ۱۶؎ مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۲۴۶، مشکوٰۃ ص ۲۶۷، بخاری حدیث نمبر ۵۰۹۶، مسلم حدیث نمبر ۲۷۴۰، ترمذی حدیث نمبر ۲۷۸۰، مسند احمد جلد ۵ ص ۲۰۰، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۹۱، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۸۰۵، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ص، مصنف عبدالرزاق ۲۰۶۰۸، قرطبی جلد ۲ جز ۴، حدیث نمبر ۱۹۔ ۱۷؎ مشکوٰۃ ص ۲۶۸، الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۴۲، درمنثور جلد ۳ ص ۱۴۹ (طبع جدید)، مسلم حدیث نمبر ۲۷۴۲، ترمذی حدیث نمبر ۲۱۹۱، ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۰۰۰، مسند احمد جلد ۳ ص ۲۲، مرقاۃ جلد ۶ ص ۲۴۲۔

نکاح نصف دین ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ فرماتے ہیں‘ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **اِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ نِصْفَ الدِّیْنِ فَلْیَتَّقِ اللّٰہَ فِی النِّصْفِ الْبَاقِیْ** ۱۸؎ ”جب بندہ (مومن) نکاح کرلیتا ہے تو وہ اپنا نصف دین مکمل کرلیتا ہے۔ اس لئے باقی نصف کے معاملہ میں اللہ (تبارک و تعالیٰ) سے ڈرے“۔

جس نے میری سُنّت سے اعراض کیا وہ میرا نہیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ فرماتے ہیں کہ تین آدمی ”(حضرت علی‘ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص اور حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہم) حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے مقدس آستانوں کی طرف آئے‘ **سَاَلُوْا اَزْوَاجَ النَّبِیِّ ﷺ عَنْ عَمَلِهٖ فِی السِّرِّ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا اَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا اٰکُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا اَنَامُ عَلَی الْفِرَاشِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ فَقَالَ: مَا بَالُ اَقْوَامٍ قَالَ کَذَا وَکَذَا لٰکِنِّیْ اُصَلِّیْ وَاَنَامُ وَاَصُوْمُ وَاُفْطِرُ اَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ** ۱۹؎ ”وہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی عبادت کے متعلق پوچھتے تھے‘ جب اُن کو بتلایا گیا تو اُنہوں نے اپنی عبادت کو کم خیال کیا۔ کہنے لگے کہ ہم کہاں اور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کہاں؟ ہم کو آپ ﷺ سے کیا نسبت؟ اُن میں سے ایک صاحب کہنے لگے میں ساری عمر رات بھر نماز پڑھتا رہوں گا۔ دوسرے کہنے لگے میں ہمیشہ

۱۸؎ مشکوٰۃ ص ۳۰۹۶‘ ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۸۵۷‘ مرقاۃ جلد ۶ ص ۲۲۹‘ الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۴۲‘ کنز العمال حدیث نمبر ۴۴۴۰۳۔ ۱۹؎ بخاری جلد ۲ ص ۷۵۷‘ عمدۃ القاری جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۶۵‘ فتح الباری جلد ۹ ص ۱۲۹‘ مشکوٰۃ ص ۲۷ حدیث نمبر ۱۴۵‘ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۷۷‘ شرح السنۃ جلد ۱ ص ۱۷۴‘ قرطبی جلد ۲ جز ۳ ص ۲۶۱‘ جلد ۵ جز ۹ ص ۳۲۸‘ مسلم جلد ۱ ص ۴۴۹۔

روزہ دار رہوں گا اور اِفطار نہیں کروں گا اور تیسرے صاحب نے کہا میں عورتوں سے علیحدہ رہوں گا۔ کبھی نکاح نہ کروں گا۔ اِتنے میں رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: ''تم وہ لوگ ہو جنہوں نے ایسی ایسی باتیں کیں؟ خبردار سنو! میں تم سب سے زیادہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) سے ڈرتا ہوں اور تم سے بڑھ کر پرہیزگار ہوں مگر میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور اِفطار بھی کرتا ہوں۔ رات کو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں (جو کوئی میرے طریقہ کو پسند نہ کرے) جس نے میری سُنّت سے اِعراض کیا وہ میرا نہیں۔ (میری اِتباع کرنے والوں میں سے نہیں)''۔

کیسی عورت سے نکاح کرنا چاہیے؟

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: **جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: اِنِّیْ اَصَبْتُ اِمْرَاَۃً ذَاتَ حَسَبٍ وَّجَمَالٍ وَاِنَّھَا لَا تَلِدُ اَفَاَتَزَوَّجُھَا؟ قَالَ: لَا! ثُمَّ اَتَاہُ الثَّانِیَۃَ فَنَھَاہُ ثُمَّ اَتَاہُ الثَّالِثَۃَ فَقَالَ: تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّیْ مُکَاثِرٌ بِکُمُ الْاُمَمَ** [۲۰]

''ایک آدمی نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ایک خوبصورت اور اچھے حسب ونسب والی عورت ہے لیکن اُس کے ہاں اولاد نہیں ہوتی۔ کیا اُس سے نکاح کرلوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہ کرو۔ پھر وہ دوسری مرتبہ حاضر ہوا آپ ﷺ نے پھر اُسے منع فرما دیا پھر وہ تیسری مرتبہ (اجازت لینے) حاضر ہوا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورت سے نکاح کرو۔ کیونکہ میں تمہاری (کثرت کی) وجہ سے قیامت کے دن دوسری اُمتوں پر خوشی محسوس کروں گا''۔

---

۲۰ مشکوٰۃ ص ۲۶۷، ابن ماجہ ص ۱۳۴، مستدرک حاکم جلد۲ ص ۱۷۶، مجمع الزوائد جلد۴ ص ۲۵۲، شرح السنۃ جلد۵ ص ۱۵، ابوداؤد حدیث نمبر ۲۰۵۰، الترغیب والترہیب جلد۳ ص ۴۶، نسائی حدیث نمبر ۳۲۲۷، مرقاۃ جلد۶ ص ۲۴۷۔

دینداری اور اخلاق' بہترین معیارِ نکاح:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **اِذَا خَطَبَ اِلَیْکُمْ مَّنْ تَرْضَوْنَ دِیْنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَزَوِّجُوْهُ اِنْ لَّا تَفْعَلُوْهُ تَکُنْ فِتْنَةٌ فِی الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِیْضٌ** [۲۱]

''جب تمہیں وہ شخص نکاح کا پیغام دے (یا اُس شخص کے لئے نکاح کا پیغام دیا جائے) جس کی دینداری اور اخلاق' تمہیں پسند ہو' تو نکاح کردو۔ (لڑکے کے خلق سے مراد تندرستی' عادت کی خوبی اور نان ونفقہ پر قدرت' سب ہی اس میں داخل ہیں) اگر یہ نہ کرو گے تو زمین میں فتنے اور لمبے چوڑے فسادات پیدا ہو جائیں گے''۔ یعنی محض مال کی ہوس اور لکھ پتی کے اِنتظار میں' جوان لڑکی کے نکاح میں دیر نہ کرو۔ اگر مالدار لڑکوں کے اِنتظار میں لڑکیوں کے نکاح نہ کیے گئے تو بہت سے لڑکے اور لڑکیاں بغیر شادی کے رہ جائیں گے اور بُرائی پھیلے گی۔ خاندان آپس میں لڑیں گے اور کئی جگہ شرافت کے جنازے بھی نکل جائیں گے۔

شرم وحیا کا پیکر:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: **اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَتٰی فَاطِمَةَ بِعَبْدٍ قَدْ وَهَبَهٗ لَهَا وَعَلٰی فَاطِمَةَ ثَوْبٌ اِذَا قَنَّعَتْ بِهٖ رَاْسَهَا لَمْ یَبْلُغْ رِجْلَیْهَا وَاِذَا غَطَّتْ بِهٖ رِجْلَیْهَا لَمْ یَبْلُغْ رَاْسَهٗ فَلَمَّا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا تَلْقٰی قَالَ اِنَّهٗ لَیْسَ عَلَیْکِ بَاْسٌ اِنَّمَا هُوَ اَبُوْکِ وَغُلَامُکِ** [۲۲] ''نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ ایک ایسے غلام کے ساتھ (حضرت) فاطمۃ (الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے پاس تشریف لائے جو

---

[۲۱] مشکوٰۃ ص ۲۶۷' شرح السنۃ جلد ۵ ص ۹' ترمذی جلد ۱ ص ۲۰۷' ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۹۶۷' مرقاۃ جلد ۶ ص ۲۴۴' کنز العمال حدیث نمبر ۴۴۷۰۷۔ [۲۲] ابوداؤد حدیث ۴۱۰۶' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۱۲۰' مرقاۃ جلد ۶ ص ۲۶۱' کنز العمال حدیث نمبر ۲۵۲۳۱' شرح السنۃ جلد ۵ ص ۲۵' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۹۵۔

آپ ﷺ اُنہیں ہبہ فرما چکے تھے (خاتونِ جنت حضرت بی بی) فاطمۃ (الزہرہ رضی اللہ عنہا) پر ایسا کپڑا تھا کہ جب اُس سے سر ڈھانپتیں تو پاؤں تک نہ پہنچتا اور جب اُس سے پاؤں ڈھانپتیں تو سر تک نہ پہنچتا۔ جب رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اُنہیں اِس مشکل میں مبتلا دیکھا تو فرمایا: بے شک تم پر کوئی حرج نہیں جن سے تم شرما رہی ہو وہ تمہارے والد ہیں اور تمہارا غلام ہے"۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی خصوصی مدد:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللهِ عَوْنُهُمُ الْمُكَاتَبُ الَّذِي يُرِيدُ الْأَدَاءَ النَّاكِحُ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ وَالْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ (ھذا حدیث حسن) ۲۳

"تین ایسے اشخاص ہیں' جن کی مدد فرمانا' اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذمۂ کرم پر ہے:

(۱) وہ مکاتب غلام جو (رقم کے) ادا کا ارادہ رکھتا ہو۔

(۲) وہ جو نکاح کرنے سے پاک دامنی کا ارادہ کرے اور

(۳) اللہ (عزوجل) کی راہ میں جہاد کرنے والا غازی"۔

نکاح' نگاہ نیچی کرنے والا ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ ۲۴

---

۲۳ مشکوٰۃ ص ۲۶۷' مستدرک حاکم جلد ۲ ص ۱۷۴ (باختلاف الفاظ) الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۲۸۹' ترمذی جلد ۱ ص ۲۹۵' ابن ماجہ ص ۱۸۴' نسائی حدیث نمبر ۳۲۱۸' مرقاۃ جلد ۶ ص ۲۴۶۔ ۲۴ بخاری جلد ۱ ص ۷۵۸' مشکوٰۃ ص ۲۶۷' مسند احمد جلد ۱ ص ۳۸۷' ابن ماجہ ص ۱۳۲' حدیث نمبر ۱۸۴۵' مسلم جلد ۱ ص ۴۴۸' ابوداؤد حدیث نمبر ۲۰۴۶' ترمذی حدیث نمبر ۱۸۴۵' نسائی حدیث نمبر ۲۰۲۲' دارمی حدیث نمبر ۲۱۶۵' مرقاۃ جلد ۶ ص ۲۳۷۔

''اے جوانوں کی جماعت! تم میں سے جو کوئی نکاح کی طاقت رکھے وہ ضرور نکاح کرے' پس بے شک یہ نگاہوں میں حیاء پیدا کرتا ہے اور یہ عصمتوں کا محافظ ہے اور جو (نکاح کی) طاقت نہ رکھے وہ اپنے آپ پر روزے لازم کرے۔ یہ روزے اُس کی حفاظت کریں گے''۔

برکت والا نکاح:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اِنَّ اَعْظَمَ النِّکَاحِ بَرَکَۃً اَیْسَرُہٗ مَؤُنَۃً [۲۵] ''وہ نکاح جس میں بوجھ کم ہو وہ بڑی برکت والا نکاح ہے''۔ یعنی جو اِسلامی طریقے پر ہو' جس میں معاشرے کی من گھڑت رُسومات سے اِجتناب کیا گیا ہو' جس سے لڑکی یا لڑکے والوں پر مالی بوجھ نہ پڑتا ہو۔

گناہ باپ پر:

حضرت ابوسعید اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ وُلِدَ لَہٗ وَلَدٌ فَلْیُحْسِنِ اسْمَہٗ وَاَدَبَہٗ فَاِذَا بَلَغَ فَلْیُزَوِّجْہُ فَاِنْ بَلَغَ وَلَمْ یُزَوِّجْہُ فَاَصَابَ اِثْمًا فَاِنَّمَا اِثْمُہٗ عَلٰی اَبِیْہِ [۲۶] ''جس کے ہاں بچہ پیدا ہو تو چاہیے کہ اُس کا اچھا سا نام رکھے اور اُچھی تعلیم دے' جب بالغ ہو جائے تو اُس کا نکاح کرے۔ اگر بچے کے بالغ ہونے پر اُس کا نکاح نہ کیا اور اُس نے کوئی گناہ کر لیا تو اُس کا گناہ اُس کے باپ پر ہے''۔

اَیسے ہی امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: فِی التَّوْرَاۃِ مَکْتُوْبٌ مَنْ بَلَغَتْ اِبْنَتُہٗ اِثْنَتَیْ عَشَرَۃَ سَنَۃً وَ لَمْ یُزَوِّجْھَا فَاَصَابَتْ اِثْمًا فَاِثْمُ ذٰلِکَ عَلَیْہِ [۲۷] ''تورات میں لکھا ہوا

---

[۲۵] مرقاۃ جلد ۶ ص ۲۶۸' مسند احمد جلد ۶ ص ۸۲' جلد ۲ ص ۲۹۹' مشکوٰۃ ص ۲۶۸۔ [۲۶] مشکوٰۃ ص ۲۷۱' مرقاۃ جلد ۶ ص ۲۷۲۔ [۲۷] مرقاۃ جلد ۶ ص ۲۷۴' مشکوٰۃ ص ۲۷۱ حدیث نمبر ۳۱۳۹۔

ہے کہ جس کی لڑکی بارہ سال کی ہو جائے اور وہ اُس کا نکاح نہ کرے پھر وہ کوئی گناہ کر بیٹھے تو اُس کا گناہ اُس کے باپ پر ہے"۔

نکاح کے لئے دُنیا داروں کا حسب:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اِنَّ اَحْسَابَ اَهْلِ الدُّنْيَا يَذْهَبُوْنَ اِلَيْهِ الْمَالَ ۲۸ "دُنیا داروں کا حسب جس کی طرف وہ دوڑتے ہیں، وہ مال ہے"۔ یعنی مالداری اور تونگری کو حسب سمجھتے ہیں حالانکہ حسب اُن عمدہ عادات اور اَخلاق کو کہتے ہیں جو پشت در پشت چلے آتے ہیں اگرچہ روپیہ میسر نہ ہو۔

نکاح کیلئے ہم عمر چاہیے:

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: خَطَبَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاطِمَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّهَا صَغِيْرَةٌ خَطَبَهَا عَلِيٌّ فَزَوَّجَهَا مِنْهُ ۲۹ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت سیّدہ بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح کے لئے پیغام دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابھی وہ چھوٹی ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیغام دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت بی بی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح کر دیا"۔

شوال المکرّم کے مہینے میں نکاح:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ شَوَّالٍ وَبَنٰى بِيْ فِيْ شَوَّالٍ فَاَيُّ نِسَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اَحْظٰى عِنْدَهُ مِنِّيْ قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَسْتَحِبُّ اَنْ تُدْخِلَ نِسَآءَ هَا فِيْ

---

۲۸ نسائی جلد ۲ ص ۷۰، مسند احمد جلد ۵ ص ۳۶۱، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۱۳۵ (باختلاف الفاظ)۔ ۲۹ نسائی جلد ۲ ص ۶۹، مستدرک حاکم جلد ۲ ص ۱۶۸، ابن حبان حدیث نمبر ۲۲۲۴، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۶۰۹۵۔

شَوَّالٍ ۳۰؎ رسول اللہ ﷺ نے شوال المکرم (کے مہینے) میں میرے ساتھ نکاح فرمایا اور زفاف بھی شوال المکرم میں ہوا اور رسول اللہ ﷺ کو کون سی بیوی مجھ سے زیادہ محبوبہ تھی۔ (یعنی رخصتی بھی شوال میں اور قربت بھی شوال المکرم میں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں کہ لوگ اپنی عورتوں سے شوال المکرم میں خلوت کیا کریں کیونکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑھ کر کون سی زوجہ مبارکہ آپ ﷺ کے نزدیک مشرف اور درجہ والی تھی)۔

نوٹ: اہلِ عرب شوال المکرم کے مہینے میں نکاح یا رخصتی کو منحوس جانتے تھے اور کہتے تھے اِس مہینے کا نکاح کامیاب نہیں ہوتا' میاں بیوی کے دِل نہیں ملتے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان خیالات کی تردید فرماتی ہیں۔ مقصد یہ کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا' میرا نکاح بھی شوال المکرم میں' رخصتی بھی شوال المکرم میں اور رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی نگاہِ کرم بھی سب سے زیادہ مجھ پر۔ ۳۱؎

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں: **اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهِیَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَزُفَّتْ اِلَیْهِ وَهِیَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِیْنَ وَلُعَبُهَا مَعَهَا وَمَاتَ عَنْهَا وَهِیَ بِنْتُ ثَمَانِیَ عَشْرَةَ ۳۲؎** ''نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اُن سے نکاح کیا جب وہ سات برس کی تھیں اور صحبت کی جب وہ نو برس کی تھیں اور (رخصتی کے وقت) اُن کی گڑیاں اُن کے ساتھ تھیں۔ جب رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی وفات ہوئی اُس وقت وہ اٹھارہ برس کی تھیں''۔

وضاحت: یاد رہے اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کے وقت رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی عمر مبارک ۵۴ برس تھی۔

مسئلہ: بلوغت سے قبل بیٹی کا نکاح کرنا جائز ہے۔

۳۰؎ نسائی جلد ۲ ص ۷۰' مشکوٰۃ ص ۲۷۱' مسلم حدیث نمبر ۳۴۲۳' ترمذی حدیث نمبر ۱۰۹۳' ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۹۹۰' دارمی حدیث نمبر ۲۲۱۱' مسند احمد جلد ۶ ص ۵۴۔ ۳۱؎ مرآۃ جلد ۵ ص ۳۳۔۳۴۔
۳۲؎ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۱۲۹' مسلم حدیث نمبر ۳۴۲۲' مرقاۃ جلد ۶ ص ۲۶۸۔

مسئلہ: بڑی عمر کے آدمی کا چھوٹی عمر کی عورت یا چھوٹی عمر کے مرد کا بڑی عمر کی عورت سے نکاح کرنا جائز ہے۔

نکاح کے بعد نام بدلا جا سکتا ہے:

اُمّ المؤمنین حضرت بی بی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام مبارک پہلے مبرو تھا۔ حضور ﷺ نے بدل کر زینب رکھا۔[۳۳] (بی بی زینب کا نکاح' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے پہلے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے کیا۔ اُنہوں نے کچھ عرصہ کے بعد طلاق دے دی۔ عدت گزرنے کے بعد حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے (باذنِ الٰہی) خود ہی حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو اپنے نکاح کا پیغام دے کر حضرت بی بی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھیجا۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ حضرت بی بی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر پہنچے اور اُن کی طرف پشت کر کے کھڑے ہوئے اور حضور ﷺ کا پیغام مقدس دیا۔ اِدھر رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے پیغام بھیجا' اُدھر حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پر یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی: **فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا** (الحجرات: ۳۷) "جب زید کی غرض اُس سے نکل گئی تو ہم نے اُسے آپ (ﷺ) کے نکاح میں دے دیا"۔ اِس آیتِ مبارکہ کے نازل ہونے پر حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ' حضرت بی بی زینب (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے ہاں تشریف لے گئے۔ حضرت بی بی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا تمام ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن پر ناز کیا کرتی تھیں کہ تمام بیبیوں کا نکاح اُن کے عزیزوں نے فرش پر کیا ہے جبکہ میرا نکاح میرے ربّ کریم نے عرشِ عظیم پر کیا ہے۔[۳۴] "یہ نکاح معروف طریقے کے برعکس صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم سے قرار پایا۔ نکاح خوانی' ولایت' حق مہر اور گواہوں کے بغیر ہی"۔ [۳۵]

---

[۳۳] مرآۃ جلد ۵ ص ۲۰۷۔ [۳۴] مرآۃ جلد ۵ ص ۲۰۷۔ [۳۵] قرآن مجید مترجم معہ حواشی ص ۱۱۸۹ (چھاپہ سعودی عرب)۔

نکاح قرآنِ مجید کی روشنی میں

کس کا نکاح کس سے؟

قرآنِ مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا حکم ہے:

اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ...... (النور:۲۶)

''ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لئے ہیں اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لئے ہیں۔ پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لئے ہیں اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لئے ہیں''۔

مسئلہ: عورت کی ناپسندیدہ شکل وصورت یا گفتگو یا عادات وغیرہ کو دیکھ کر فوراً علیحدگی کا فیصلہ کرنے کی بجائے حتی الامکان صبر وتحمل اور درگزر سے کام لے کر ازدواجی تعلق نبھانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ۝ (النسآء:۱۹)

''اے ایمان والو! تمہارے لئے جائز نہیں کہ زبردستی (بیوہ) عورتوں کے وارث بن بیٹھو (اور اُنہیں دوسرا نکاح نہ کرنے دو) نہ ہی یہ جائز ہے کہ اُنہیں تنگ کر کے اُس مہر کا کچھ حصہ اڑا لینے کی کوشش کرو جو تم اُنہیں دے چکے ہو۔ ہاں اگر وہ کسی صریح بدچلنی کی مرتکب ہوں (تو بدچلنی کی سزا دے سکتے ہو) اُن کے ساتھ بھلے طریقہ سے زندگی بسر کرو، اگر وہ تمہیں ناپسند ہوں تو ہو سکتا ہے کہ ایک چیز

تمہیں پسند نہ ہو مگر اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُس میں بہت بھلائی رکھ دے"۔

اِطاعت گزار بیوی پر سختی منع ہے:

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ۝ (النسآء:۳۴) "مرد عورتوں پر افسر ہیں اس لئے کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے اُن میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس لئے کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ پس جو نیک بخت عورتیں ہیں' وہ اطاعت شعار ہوتی ہیں اور مردوں کی عدم موجودگی میں بہ حفاظتِ الٰہی مردوں کے حقوق کی حفاظت کرتی ہیں اور جن عورتوں سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو اُنہیں سمجھاؤ' خواب گاہوں میں اُن کے بستر الگ کرو اور مارو (ضربِ غیر شدید سے) اگر وہ مطیع ہو جائیں تو خواہ مخواہ اُن پر زیادتی کے لئے بہانے تلاش نہ کرو۔ یقین رکھو کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) بڑا اور بالاتر ہے"۔

بیویوں میں عدل وانصاف:

وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ (النسآء:۱۲۹) "بیویوں کے درمیان پورا پورا عدل کرنا (محبت کے اعتبار سے) تمہارے بس میں نہیں ہے تم چاہو بھی تو اس پر قادر نہیں ہو سکتے (لہٰذا قانونِ الٰہی کا تقاضا پورا کرنے کے لئے یہ کافی ہے کہ) ایک بیوی کی طرف اِس طرح نہ جھک جاؤ کہ دوسری کو درمیان میں لٹکتا چھوڑ دو (کہ وہ نہ شوہر والی ہو نہ مطلقہ) اگر تم اپنا طرزِ عمل درست رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو تو اللہ

درگزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے"۔

وضاحت: اللہ تبارک وتعالیٰ سے ڈرتے ہوئے جو اپنی بیویوں کے درمیان عدل قائم کرنے کی پوری کوشش کرے گا پھر اگر غیر ارادی طور پر یا بشری تقاضوں کے باعث کمی بیشی ہوئی تو اللہ تبارک وتعالیٰ معاف فرمادے گا۔ انشاء اللہ العزیز

کن عورتوں سے نکاح کیا جائے؟

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ○ (البقرہ:۲۲۱) "تم مشرک عورتوں سے ہرگز نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں۔ ایک مؤمنہ لونڈی مشرکہ عورت سے بہتر ہے اگرچہ وہ تمہیں بہت پسند ہو اور اپنی عورتوں کے نکاح مشرک مردوں سے کبھی نہ کرنا جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں۔ ایک مومن غلام مشرک مرد سے بہتر ہے اگرچہ وہ تمہیں پسند ہو۔ یہ لوگ تمہیں آگ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ (عزوجل) اپنے اذن سے تم کو جنت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے۔ اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) اپنے احکام واضح طور پر لوگوں کے سامنے بیان فرماتا ہے کہ وہ سبق حاصل کریں گے اور نصیحت قبول کریں گے"۔

مسئلہ: دوسرے کی منکوحہ سے نکاح کرنا حرام ہے۔

مسئلہ: جنگ میں حاصل ہونے والی کافروں کی منکوحہ یا غیر منکوحہ عورتیں اُن کے مالک مسلمانوں کے لئے نکاح کے بغیر حلال اور جائز ہیں۔

نکاح کا مقصد ستھری زندگی بسر کرنا ہے:

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ

اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ ۚ وَاُحِلَّ لَکُمۡ مَّاوَرَآءَ ذٰلِکُمۡ اَنۡ تَبۡتَغُوۡا بِاَمۡوَالِکُمۡ مُّحۡصِنِیۡنَ غَیۡرَ مُسٰفِحِیۡنَ ؕ ...... (النسآء:۲۴) ’’اورشوہر دار عورتیں تم پر حرام ہیں مگر کافروں کی عورتیں (یعنی لونڈیاں) جو تمہاری مِلک میں آ جائیں۔ یہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) کا لکھا ہوا ہے تم پر۔ (مذکورہ عورتوں کے علاوہ) جتنی بھی عورتیں ہیں اُنہیں اپنے اَموال (یعنی مہر) کے ذریعہ حاصل کرنا تمہارے لئے حلال کر دیا گیا ہے بشرطیکہ حصارِ نکاح میں اُن کو محفوظ کرو نہ یہ کہ آزاد شہوت رانی کرنے لگو‘‘۔

وضاحت: مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے لونڈیوں کو بغیر نکاح کے منکوحہ بیویوں کی طرح گھر میں رکھنے کی اجازت دی ہے۔ لونڈیوں کے بارے میں شریعت کے دیگر احکام یہ ہیں۔

(۱) جنگ کے اِختتام پر قیدی عورتوں کو صرف حکومت ہی سپاہیوں میں تقسیم کرنے کی مجاز ہے اس سے پہلے اگر کوئی سپاہی از خود کسی قیدی عورت سے صحبت کرے گا تو وہ زنا شمار ہوگا۔ (۲) قیدی حاملہ عورت سے وضع حمل سے پہلے صحبت کرنا اُس کے مالک کے لئے بھی منع ہے۔ (۳) قیدی عورت خواہ کسی بھی مذہب سے ہو (علاوہ اِسلام کے) اُس سے صحبت کرنا اُس کے مالک کے لئے جائز ہوگا۔ (۴) لونڈی کے مالک کے علاوہ دوسرا کوئی آدمی اُسے ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ (۵) لونڈی کے مالک سے پیدا ہونے والی اولاد کے حقوق وہی ہوں گے جو صلبی اَولاد کے ہوتے ہیں۔ اولاد پیدا ہونے کے بعد لونڈی کو فروخت نہیں کیا جا سکتا اور مالک کے مرتے ہی لونڈی از خود آزاد تصور کی جائے گی۔ (۶) لونڈی کا مالک اپنی لونڈی کو کسی دوسرے کے نکاح میں دے دے تو مالک کا شہوانی تعلق اُس سے ختم ہو جائے گا۔ (۷) کسی عورت کو حکومت کسی مرد کی ملکیت میں دے دے تو پھر حکومت اُس عورت کو واپس لینے کی مجاز نہیں رہتی بالکل اُسی طرح جس طرح ولی عورت کا نکاح کرنے کے بعد واپس لینے کا حقدار نہیں رہتا۔ (۸) حکومت کی طرف سے کسی

آدمی کو حقوق عطا کرنا ویسا ہی جائز قانونی عمل ہے جیسا کہ نکاح میں ایجاب وقبول کے بعد مرد عورت کا ایک دوسرے کے لئے حلال ہو جانا جائز اور قانونی عمل ہے۔ دونوں قانون ایک ہی شریعت اور ایک ہی شارع کے عطا کردہ ہیں۔(۹) جنگی حالات کے عدم تعین کی بناء پر لونڈیوں کی بیک وقت ملکیت کی تعداد کا تعین بھی نہیں کیا گیا۔(۱۰) لونڈیوں کا قانون اور حکم منسوخ نہیں ہوا بلکہ حسبِ ضرورت قیامت تک کے لئے باقی اور نافذ العمل ہے۔

اہلِ کتاب کی پاک دامن عورتوں سے نکاح جائز:

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ اِذَآ اٰتَیْتُمُوْھُنَّ اُجُوْرَھُنَّ مُحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ وَلَا مُتَّخِذِیْٓ اَخْدَانٍ ط وَمَنْ یَّکْفُرْ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُہٗ ز وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ٥ (المائدۃ:۵)

''اور وہ پاک دامن مومنہ عورتیں اور پارسا عورتیں اُن میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب ملی بھی تمہارے لئے حلال ہیں جو اہل ایمان کے گروہ سے ہیں یا اُن قوموں میں سے ہیں جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی بشرطیکہ تم اُن کے مہر ادا کر کے اُن کے محافظ بنو نہ یہ کہ آزاد شہوت رانی کرنے لگو یا چوری چھپے آشنائیاں کرو اور جس کسی نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کیا اُس کے سارے (نیک) اعمال ضائع ہو جائیں گے اور وہ آخرت میں زیاں کار ہوگا''۔

وضاحت:

(۱) اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کرنے کی اجازت ہے لیکن انہیں اپنی عورتیں نکاح میں دینے کی اجازت نہیں۔(۲) اہل کتاب کی عورتیں مشرک ہوں تو اُن سے نکاح کرنا منع ہے۔

نکاح کے بعد فریقین میں محبت اور رحمت ضروری ہے:

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ (الروم:۲۱) ''اور اُس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اُس نے تمہارے لئے تمہاری جنس سے بیویاں بنائیں تا کہ تم اُن کے پاس سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت اور رغبت پیدا کر دی۔ یقیناً اِس میں بہت سی نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں''۔

کس سے نکاح منع ہے؟

اَلزَّانِىْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۡ وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (النور:۳) ''زانی نکاح نہیں کرتا مگر زانیہ کے ساتھ یا مشرکہ کے ساتھ اور زانیہ کے ساتھ نکاح نہیں کرتا مگر زانی یا مشرک' اور یہ حرام کر دیا گیا ہے۔ اہل ایمان پر''۔

کم سنی میں نکاح کرنا جائز:

وَالّٰٓـئِىْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـئِىْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝ (الطلاق:۴) ''اور تمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی اُمید نہ رہی ہو اُن کے معاملہ میں اگر تمہیں شک ہو تو اُن کی عدت تین مہینے ہے اور اُن کی جنہیں حیض نہ آیا ہو اور حاملہ عورتوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں جو شخص اللہ (تبارک وتعالیٰ) سے ڈرے اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُس کے کام میں آسانی پیدا فرما دے گا''۔

کسی کے پیغام پر پیغام بھیجنے کی ممانعت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا ہے: کہ ''**لَا یَبِیْعُ الرَّجُلُ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْهِ وَلَا یَخْطُبُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ حَتّٰی یَتْرُکَ الْخَاطِبُ قَبْلَهُ اَوْ یَأْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ اِلَّا اَنْ یَأْذَنَ لَهُ** ٣٣'' کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور اِس بات سے بھی منع فرمایا ہے کہ اگر کسی مسلمان بھائی نے (کسی عورت کے لئے) نکاح کا پیغام بھیجا ہو تو دوسرا مسلمان بھائی پیغام نہ دے یہاں تک کہ پہلے کے پیغام کو رد کر دیا جائے''۔ ہاں! البتہ اگر وہ پہلا (خود ہی) پیغام منسوخ کردے یا دوسرے پیغام دینے والے (خواہش مند) کو اجازت دے تو جائز ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ، وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَکُوْنُوْا اِخْوَانًا وَلَا یَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ حَتّٰی یَنْکِحَ اَوْ یَتْرُکَ** ٣٤ ''دیکھو مسلمان بھائی کے ساتھ بدگمانی سے بچو۔ بدگمانی بہت بڑا جھوٹ ہے اور خواہ مخواہ چھپی ہوئی باتوں کی ٹوہ نہ لگاؤ۔ کوئی آہستہ بات کرے تو اُس کو سننے کیلئے کان نہ لگاؤ اور ایک دوسرے سے دشمنی نہ رکھو بلکہ بھائی بھائی بنے رہو۔ (ایک دوسرے

---

٣٣ مسند احمد جلد ٢ ص ١٢٦، بخاری جلد ٢ ص ٧٧٢، تیسیر الباری جلد ۵ ص ٦٨۔ ٣٤ بخاری جلد ٢ ص ٧٧٢، تیسیر الباری جلد ۵ ص ٦٩، مسلم حدیث نمبر ٢٥٦٣، ترمذی حدیث نمبر ١٩٨٨، مسند احمد جلد ٢ ص ٢٧٠، ٤٦٥، ٣٤٢، ٣١٢، الترغیب والترہیب جلد ٣ ص ۵٤۵، قرطبی جلد ٨ جز ١٦ حدیث نمبر ٣٣١، مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ٢٠٢٢٨، کنز العمال حدیث نمبر ٤٤٠٢٦، شرح السنۃ جلد ٦ ص ٤٩٦، ابوداؤد حدیث نمبر ٤٩١٠۔

کی بھلائی چاہو) اور کوئی مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کے پیغامِ نکاح پر پیغامِ نکاح نہ بھیجے جب تک اُس کا فیصلہ نہ ہو جائے یا تو نکاح کرلے یا پیغام توڑ دے"۔ (اِس کے بعد پیغام دو تو مضائقہ نہیں)۔

نکاح سے پہلے دیکھنا:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **اِذَا خَطَبَ اَحَدُکُمُ الْمَرْأَۃَ فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی مَا یَدْعُوْہُ اِلٰی نِکَاحِھَا فَلْیَفْعَلْ** ۳۵؎ "جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کو نکاح کا پیغام دینے کا اِرادہ کرے تو اُسے چاہئے کہ اگر ممکن ہو تو عورت کو ایک نظر دیکھ لے"۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا تو رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے مجھے فرمایا: **ھَلْ نَظَرْتَ اِلَیْھَا** "کیا تم نے اُسے دیکھا ہے؟" (فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا: نہیں یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: **فَانْظُرْ اِلَیْھَا فَاِنَّہٗ اَحْرٰی اَنْ یُّؤْدَمَ بَیْنَکُمَا** ۳۶؎ "اُسے دیکھ لو کہ یہ دیکھنا تمہارے درمیان محبت والفت کے لئے زیادہ مناسب ہے"۔

مسئلہ: نکاح میں عورت کے حسب ونسب اور دینداری وغیرہ کے ساتھ صورت کا بھی لحاظ رہے۔ نیز دوسری چیزوں کی تحقیقات تو اور طرح سے بھی ہو سکتی ہے مگر صورت کی تحقیق دیکھ کر ہی ہو سکتی ہے جن اَحادیثِ مبارکہ میں صورت وحسن کی بنیاد پر نکاح کرنے سے منع فرمایا گیا ہے وہاں صرف صورت کا لحاظ کر دینا اور دینداری کی

۳۵؎ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۱۰۶، مرقاۃ جلد ۶ ص ۲۵۵، ابوداؤد حدیث نمبر ۲۰۸۲، نصب الرایۃ جلد ۴ ص ۲۴۱، مسند احمد جلد ۳ ص ۳۳۴، تلخیص الحبیر جلد ۳ ص ۱۴۷، مستدرک حاکم جلد ۲ ص ۱۶۵، کنزالعمال حدیث نمبر ۴۴۵۲۷، شرح السنۃ جلد ۵ ص ۱۴۔ ۳۶؎ مسند احمد جلد ۴ ص ۲۴۴، نسائی حدیث نمبر ۳۲۳۵، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۸۶۵، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۱۰۷، مرقاۃ جلد ۶ ص ۲۵۶۔

پرواہ نہ کرنا مراد ہے۔ لہٰذا احادیثِ مبارکہ میں تعارض نہیں۔ (مرآۃ جلد۵ ص۱۵)

مسئلہ: گھر کی روزمرہ زندگی میں اپنے آپ سے ظاہر ہونے والے اعضاء یعنی ہاتھ اور چہرہ کے علاوہ منگیتر کے باقی کسی حصہ کو دیکھنا یا دکھانا منع ہے۔

مسئلہ: بہتر یہ ہے کہ پیغام سے پہلے دیکھا جائے اور وہ بھی کسی بہانہ سے کہ عورت کو پتا نہ چلے تاکہ ناپسندیدگی کی صورت میں عورت کو رنج نہ ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: **کُنْتُ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ اِنِّیْ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ تَزَوَّجْتُ اِمْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَظَرْتَ اِلَیْهَا؟ فَقَالَ: لَا قَالَ: فَاذْهَبْ فَانْظُرْ فَاِنَّ فِیْ اَعْیُنِ الْاَنْصَارِ شَیْئًا** ۳۷

''میں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمت (اقدس) میں حاضر تھا کہ ایک آدمی میری موجودگی میں آیا اور اُس نے آپ ﷺ کو بتایا کہ اُس نے انصار کی ایک عورت سے نکاح کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تونے اُسے دیکھا ہے؟ اُس نے عرض کیا: نہیں! تو آپ ﷺ نے فرمایا: جا اور اُسے دیکھ کہ انصار کی عورتوں کی آنکھوں میں کچھ (نقص) ہوتا ہے''۔

دیکھنے سے مراد چہرہ دیکھنا ہے کہ حسن وقبح چہرے میں ہوتا ہے۔ دیکھنے سے مراد کسی بہانے سے دیکھنا ہے یا کسی معتبر عورت کو دیکھنے کے لئے کہنا ہے۔ جیسے والدہ' بہنیں وغیرہ کا دیکھ لینا نہ کہ باقاعدہ اکٹھے بیٹھ کر انٹرویو کرنا جیسا کہ آج کل کے روشن خیال بے دینوں نے سمجھا ہے۔ آج کے اس پُرفتن دور میں بعض لڑکی والے اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اُن کی لڑکی کوئی لڑکا دیکھ کر پسند کرے۔ تو ایسی صورت میں بزرگ عورتیں' مائیں' بہنیں لڑکی کو دیکھ کر لڑکے کو اُس کے حسن وجمال اور حسنِ اخلاق کو بیان کرتی ہیں۔ (جو کہ درست ہے)

---

۳۷ مسند احمد جلد۲ ص۲۸۶' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۷ ص۸۴' مشکوٰۃ ص۳۰۹۸' مرقاۃ جلد۶ ص۲۵۰' (باختلاف الفاظ) مسلم حدیث نمبر۱۴۲۴۔

خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا نکاح:

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وِلادت بقولِ صحیح، اِعلانِ نبوت سے پانچ سال پہلے ہے جس وقت قریش مکہ مکرمہ خانہ کعبہ کو دراڑ آنے کی وجہ سے تعمیر کر رہے تھے۔

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اُن کا نکاح ۲ھ کو ماہِ رمضان المبارک میں ہوا۔ بعض کہتے ہیں کہ ماہِ رجب المرجب میں نکاح ہوا۔ بعض کہتے ہیں کہ ماہِ صفر المظفر میں اور بعض کہتے ہیں کہ غزوۂ اُحد کے بعد ہوا جیسا کہ جامع الاصول میں ہے۔ بوقتِ نکاح حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر شریف سولہ سال اور بعض کے نزدیک اٹھارہ سال تھی اور امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک اُس وقت اِکیس سال پانچ ماہ تھی۔

روایات میں آیا ہے کہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے خلیفۃ الرسول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پیام دیا تھا اور حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے عِلّت بیان کرتے ہوئے فرمایا: میں اُن کے نکاح میں وحی کا اِنتظار کر رہا ہوں۔ اِس کے بعد امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پیام دیا۔ اُن کو بھی اِس طرح جواب مرحمت فرمایا: وہ کم سِن ہیں۔ پھر حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو ترغیب دی۔ روضۃ الاحباب میں کہا گیا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اُن سے کہا، آپ حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل اور خواص میں سے ہیں۔ آپ جا کر اُن کے لئے حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیام دیں۔ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے اِس بارے میں شرم رکھتا ہوں اور فرمایا: جب حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابو بکر اور امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پیام رد فرما دیا تو میرا پیام کیوں قبول فرمائیں گے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا، آپ حضور نبی

کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہ میں بہت زیادہ مقرب اور حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے چچا کے صاحبزادے اور حضرت ابوطالب کے فرزند ہیں۔ جائیں اور شرم نہ کریں۔ اِس کے بعد امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو سلام عرض کیا اور حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے سلام کا جواب دیتے ہوئے۔ فرمایا: اے ابوطالب کے فرزند کیا بات ہے' کیسے ہمارے پاس آئے ہو؟ عرض کیا' میں اِس لئے حاضر ہوا ہوں کہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پیام اپنے لئے پیش کروں اِس پر رسول اللہ ﷺ نے مرحبا واہلاً فرمایا اور اِس سے زیادہ کچھ نہ فرمایا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں اُس وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا۔ اُس وقت حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پر کیفیت طاری ہوئی جو نزولِ وحی کے وقت کیفیت طاری ہوتی تھی اور حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ اُس میں مستغرق ہوگئے۔ اِس کے بعد جب وہ کیفیت دُور ہوئی اور حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ اپنے حال میں آئے تو فرمایا: اے انس رضی اللہ عنہ! ربُّ العرش کے پاس سے میرے حضور حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور عرض کیا کہ حق تعالیٰ اِرشاد فرماتا ہے کہ فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا نکاح علی مرتضٰی (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ کردو۔ تو اے انس رضی اللہ عنہ جاؤ اور حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت طلحہ' حضرت زبیر اور جماعت انصار رضی اللہ عنہم کو بلا لاؤ۔ جب یہ سب حاضر ہوگئے تو رسول اللہ ﷺ نے بلیغ خطبہ پڑھا پھر حمد الٰہی کی اور نکاح کی ترغیب دی۔ اِس کے بعد خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ کے ساتھ چارسو مثقال چاندی پر مہر عقد باندھا اور فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ! تم قبول کرتے ہو اور راضی ہو؟ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے قبول کیا اور میں راضی ہوا۔ پھر حضور ﷺ نے ایک طباق کھجوروں کا لیا اور جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم پر بکھیر کر لٹایا۔ اِسی بناء پر فقہا کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی ایک جماعت

کہتی ہے کہ شکر و بادام وغیرہ کا بکھیر کر لٹانا نکاح کی ضیافت میں مستحب ہے۔

جزری نے حصن حصین میں حضرت ابنِ حبان علیہ الرحمہ سے اپنی صحیح میں بیان کیا ہے کہ جب حضور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کا نکاح حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کردیا تو حضور ﷺ اپنے کاشانۂ اقدس میں تشریف لے گئے اور حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: تھوڑا سا پانی لاؤ پھر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے لکڑی کا پیالہ لیا اور اُس میں پانی بھرا اور حضور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے اُن سے پانی لے کر اپنا نورانی لعاب دہن اُس میں ڈالا اور حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: قریب آؤ۔ وہ قریب آئیں۔ حضور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے اُس پانی کو اُن کے سینہ کے درمیان چھڑکا اور فرمایا: اے اللہ عزوجل میں اِن کو اور اِن کی اَولاد کو تیری پناہ میں دیتا ہوں، شیطان الرجیم سے۔ اِس کے بعد فرمایا: اے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا! میری طرف پشت کرو۔ پھر حضور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے اُن کے شانوں کے درمیان پانی کے چھینٹے دیئے اور فرمایا: اے اللہ عزوجل میں اِن کو اور اِن کی اَولاد کو تیری پناہ میں دیتا ہوں' شیطان رجیم سے۔ پھر فرمایا: اور پانی لاؤ۔ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سمجھ گیا تھا کہ اَب رسول اللہ ﷺ کیا کریں گے۔ تو میں کھڑا ہوا اور پانی بھر کر لایا۔ رسول اللہ ﷺ نے اُس پانی کو لیا اور اُس میں لعابِ دہن مبارک ڈالا اور مجھ سے فرمایا: سامنے آؤ' میں رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑا ہوگیا۔ حضور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے پانی کے چھینٹے میرے سر اور میرے چہرے پر دیئے اور فرمایا:۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُعِیْذُ بِکَ وَذُرِّیَّتَہٗ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝" اے اللہ (جل جلالک) میں اِن کو اور اِن کی اَولاد کو تیری پناہ میں دیتا ہوں' شیطان رجیم سے۔ اِس کے بعد فرمایا: بِسْمِ اللّٰہِ وَالْبَرَکَتِہٖ کہہ کر اپنی زوجہ کے پاس جاؤ۔

بعض روایاتِ مبارکہ میں آیا ہے کہ رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ روزِ

نکاح، حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بعد نمازِ عشاء امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے گھر لائے۔ پھر پانی کا پیالہ اُٹھا کر اُس میں نورانی لعابِ دہن شریف ڈال کر معوذ تین (آخری دونوں قل شریف) اور دُعا پڑھی، اور امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اِس پانی کو پی جاؤ۔ اِس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: اِس پانی کو پی جاؤ۔ اِس کے بعد حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وضو فرمایا اور فرمایا: "اے اللہ جل جلالک یہ دونوں جانیں مجھ سے ہیں اور میں اِن کا ہوں۔ اے میرے ربّ (کریم) جس طرح تو نے مجھ سے پلیدی کو دُور کر کے پاک بنایا ہے، اِسی طرح اِن دونوں کو بھی پاک بنا"۔ اِس کے بعد اُن دونوں سے فرمایا: اپنی خواب گاہ میں جاؤ اور فرمایا "اے اللہ (جل جلالہ) اِن کے درمیان محبت والفت شامل فرما اور اِن میں اور اِن کی اَولاد میں برکت دے اور اِن سے پریشانی کو دُور فرما، اِن کے نصیبہ کو نیک گردان۔ اِن پر برکت نازل فرما اور اِن سے بکثرت پاک اَولاد پیدا فرما"۔

حضرت خطیب بغدادی علیہ الرحمہ نے حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے کر دیا تو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رونے لگیں، اِس پر حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے دریافت فرمایا: "میری لختِ جگر کس بات سے آپ رونے لگیں؟" اُنہوں نے عرض کیا: "یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَیسے شخص کے ساتھ میرا نکاح کر دیا ہے جس کے پاس نہ مال ہے اور نہ کوئی چیز"۔ اِس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اِس سے راضی نہیں کہ اللہ عزوجل نے زمین سے دو شخصوں کو برگزیدہ فرمایا جن میں سے ایک تمہارا والد ہے اور دوسرا تمہارا شوہر۔ اور حضرت اِمام حاکم علیہ الرحمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ فرمایا: کہ تم راضی نہیں کہ میں نے اُس سے تیرا نکاح کیا ہے جو اَز روئے

اِسلام سب سے پہلے مسلمانوں میں سے ہے، اور علم کے اعتبار سے اُن سب میں دانا ترین ہے۔تم میری اُمت کی عورتوں میں سب سے بہترین ہو جس طرح کہ مریم علیہا السلام اپنی قوم میں تھیں۔طبرانی کی روایت میں ہے کہ فرمایا: میں نے اُس کے ساتھ تمہارا نکاح کیا ہے' جو دُنیا میں نیک بخت اور آخرت میں صالحین میں سے ہے۔

مروی ہے کہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا: کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' ایک گھوڑ اور ایک زرہ رکھتا ہوں۔ فرمایا: گھوڑا تو تمہارے لئے ضروری ہے لیکن زرہ کو فروخت کردو۔ اِس کی قیمت میرے پاس لے آؤ۔اُنہوں نے اُسے چار سو اَسّی درہم میں فروخت کر دیا اور قیمت حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمت میں لے آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اُسے لے کر حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کو دے دیا اور فرمایا کہ اِس سے عطر وخوشبو خرید لائیں۔اور باقی رقم حضرت اُم سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دے دی کہ وہ اِس سے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیلئے جہیز کا سامان فراہم کریں اور امورِ خانہ داری کا ساز و سامان مہیا کریں۔اُنہوں نے دو چادریں' باریک کپڑے کا لحاف' رضائی' چار بالشت کپڑا' دو چاندی کے بازو بند' گدا' تکیہ' ایک پیالہ' ایک چکی' ایک مشکیزہ اور کچھ مشروبات وغیرہ خریدے' اور اُن کو ترتیب کے ساتھ رکھ دیا۔

مروی ہے کہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اُمورِ خانہ داری کو اِس طرح مقرر فرمایا کہ گھر کے کام مثلاً روٹی پکانا' جھاڑو دینا' چکی پیسنا وغیرہ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اَنجام دیں اور باہر کے کام مثلاً اُونٹ کو پانی چارہ دینا اور بازار سے سودا وغیرہ خرید کر لانا یہ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ یا اُن کی والدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کریں۔

مروی ہے کہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خود آگ کے سامنے

بیٹھ کر روٹی پکاتیں' گھر میں جھاڑو دیتیں اور چکی پیستی تھیں جس سے اُن کا رنگ مبارک متغیر ہوگیا تھا اور ہاتھوں پر نشانات پڑ گئے تھے۔ اور اُن کے کپڑے گرد آلود ہوگئے تھے۔ ایک دفعہ کسی خادمہ کی طلب میں حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں' تو حضور ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں ایسی چیز بتاتا ہوں جو خادم سے بہتر ہے۔ جب تم سونے کا اِرادہ کرو تو: ۳۳ مرتبہ سُبحَانَ اللّٰہِ' ۳۳ مرتبہ اَلحَمدُلِلّٰہِ ۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ اَکبَرُ پڑھ لیا کرو۔ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے صفین کی رات کے سوا کبھی بھی اِس وِرد کو نہ چھوڑا۔

مواہب لدینہ میں اہل سیر بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر ولیمہ کیا۔ اُس وقت اُن کے پاس ولیمہ کیلئے کچھ موجود نہ تھا مگر اُنہوں نے ولیمہ کیا اور اپنی زرہ کو ایک یہودی کے پاس جو پر گروی رکھا۔ اُن کے ولیمہ میں چند صاع جو' کھجوریں اور حیس کا کھانا تھا۔ اِسے حضرت اِمام احمد علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے۔

(ماخوذ از: مدراج النبوت جلد دوم)

برکت والا نکاح:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ''بڑا ہی بابرکت وہ نکاح ہے جس میں بوجھ کم ہو''۔ ۳۸ یعنی اُس کے اَسباب مہیا کرنے میں زیادہ دقت اور پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ آج کے رسم ورواج' خانہ آبادی کی بجائے خانہ بربادی کا باعث ہیں۔ بھاری حق مہر' لمبا چوڑا جہیز' باراتیوں کا ہجوم' اَنواع واَقسام کے کھانے' وڈیو فلمیں بنانا' ناچ گانا' بے ہودہ رسومات اور بے حیائی اور بے پردگی کا مظاہرہ یہ سب شیطانی ہندووانہ اور غیر اِسلامی کام ہیں۔ بابرکت نکاح وہی ہے جو اِن بے بیہودہ رسومات سے خالی ہو۔

---

۳۸ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۰۹۷' مسند احمد جلد ۶ ص ۸۲۔ مرقاۃ جلد ۶ ص ۲۵۰۔

نکاحِ شغار (وٹہ سٹہ)

اپنی بیٹی یا بہن اِس شرط پر کسی کے نکاح میں دینا کہ اُس کے بدلہ میں وہ بھی اپنی بیٹی یا بہن اُس کے نکاح میں دے گا یا کسی کی بیٹی کو اِس شرط پر اپنی بہو بنانا کہ وہ بھی اُس کی بیٹی کو اپنی بہو بنائے گا' نکاحِ شغار (وٹہ سٹہ) کہلاتا ہے' ایسا نکاح کرنا منع ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ ''رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے (نکاحِ) شغار سے منع فرمایا''۔

'شغار'' کے بارے میں اَحادیثِ مبارکہ ملاحظہ ہوں:

(١)۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ اَنْ تَزَوَّجَ الرَّجُلُ اِبْنَتَهُ عَلٰى اَنْ يُزَوِّجَهُ الْاٰخَرُ اِبْنَتَهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ [1]

''رسول اللہ ﷺ نے ''نکاحِ شغار'' سے منع فرمایا ہے اور ''شغار'' یہ ہے کہ ایک شخص اپنی بیٹی کو دوسرے شخص سے اِس اقرار سے بیاہ دے کہ وہ اپنی بیٹی کو اُس سے بیاہ دے گا اور دونوں کے درمیان کوئی مہر نہ ہو''۔

حدیث شریف میں بیٹی کا ذکر مثالاً ہے جبکہ دوسری حدیث شریف میں

---

[1] ترمذی جلد۱ص۲۱۳' نسائی جلد۲ص۸۵' ابوداؤد جلد۱ص۲۹۰' ابن ماجہ ص۱۳۷' مسند احمد جلد۲ ص۲۹۶۔۴۳۹۔۶۲' ۲۸۶' ۱۹۔۱۷' جلد۳ص۳۳۹۔۳۲۱' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۷ص ۲۰۰' المعجم الکبیر للطبرانی جلد۱۶ص۳۳۶' مصنف ابن ابی شیبہ جلد۴ص۳۸۱۔۳۸۰' مسلم جلد ۱ص۴۵۴' بخاری جلد۲ص۷۶۶' فتح الباری جلد۹ص۲۰۲' عمدۃ القاری جلد۱۰جز۲۰ص۱۰۸' موطا امام مالک ص۵۰۳۔

بہن کا بھی ذکر ہے۔ حضرت علامہ نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اِس بات پر اِجماع ہے کہ بیٹیوں کی طرح اِس میں بہن، بھتیجی اور بھانجی وغیرہ سب داخل ہیں۔[۲]

(۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہی سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **لَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ** [۳] ''اِسلام میں شغار نہیں ہے''۔

(۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: **نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشِّغَارِ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَالشِّغَارُ اَنْ يَّقُوْلَ الرَّجُلُ زَوِّجْنِيْ اِبْنَتَكَ وَاُزَوِّجُكَ اِبْنَتِيْ اَوْ زَوِّجْنِيْ اُخْتَكَ وَاُزَوِّجُكَ اُخْتِيْ** [۴] ''رسول اللہ ﷺ نے ''شغار'' سے منع فرمایا ہے اور حضرت ابن نمیر علیہ الرحمہ کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ شغار یہ ہے کہ ایک شخص یہ کہے تم اپنی بیٹی مجھ سے بیاہ دو، میں اپنی بیٹی کی شادی تمہارے ساتھ کردوں گا یا تم میرے ساتھ اپنی بہن کی شادی کردو، میں اپنی بہن کی شادی تمہارے ساتھ کردوں گا''۔

(۴) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا** [۵] ''اِسلام میں نہ جلب ہے نہ جنب اور نہ ہی شغار

---

[۲] فتح الباری جلد۹ ص۲۰۲۔ [۳] مسلم جلد۱ ص۴۵۴، ابن ماجہ ص۱۳۷، ترمذی جلد۱ ص۲۱۳، مسند احمد جلد۳ ص۲۱۶۔۱۲۵۔۱۶۲، جلد۴ ص۴۴۳۔۱۴۲۔۴۳۹، مصنف ابن ابی شیبہ جلد۱ ص۳۸۱، الطبرانی فی الاوسط جلد۱ ص۱۵۸، شرح السنۃ جلد۵ ص۷۶، مجمع الزوائد جلد۴ ص۲۶۶۔۲۶۵، مصنف عبدالرزاق جلد۶ ص۱۸۴، حدیث نمبر۱۰۴۳۳، المعجم الکبیر للطبرانی جلد۱۱ ص۳۵۸، جلد۱۸ ص۲۱۹۔۱۷۲۔۱۷۱۔۱۶۵، ابن حبان ص۳۰۹، حدیث نمبر۱۲۶۹۔ [۴] مسلم جلد۱ ص۴۵۴، مصنف ابن ابی شیبہ جلد۲/۴ ص۳۸۰۔ [۵] ترمذی جلد۱ ص۲۱۳، نسائی جلد۲ ص۸۵۔۸۴، دارقطنی جلد۴ ص۳۰۳، المعجم الکبیر للطبرانی جلد۱۸ ص۲۱۹۔۱۷۲۔۱۴۷، مصنف عبدالرزاق جلد۶ ص۱۸۳، مصنف ابن ابی شیبہ جلد۲/۴ ص۳۸۱، ابن حبان حدیث نمبر۱۲۷۰، کنزالعمال حدیث نمبر۱۰۸۲۲۔۱۵۹۰۶۔۱۵۹۰۸، مشکوٰۃ ص۲۵۵ باب الغصب والعاریہ۔

اور جو ظلماً کسی کا مال اُچک لے وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔

"شغار" کے لغوی معنیٰ:

"شغار" بنا ہے شغر سے۔ لغت میں شغر اور شغار کا معنیٰ ہے **الرفع** یعنی اُٹھانا، **شغر الکلب** ٦ کتے کا پیشاب کرتے وقت ٹانگ اُٹھانا، شہر کا لوگوں سے خالی رہ جانا، کسی کو کسی جگہ سے نکال دینا ٧ پینے کے پانی کا دُور ہونا اور جنگل میں دُور چلے جانا۔ ٨

دَورِ جاہلیت میں شغار ہوتا تھا۔ شغار یہ ہے کہ ایک شخص کسی کی لڑکی سے نکاح کرے اور اُس کے بدلے میں اپنی لڑکی کا نکاح اُس سے کر دے اور مہر نہ رکھا جائے۔ ٩ (بلکہ نکاح کے بدلے نکاح اور ہر نکاح دوسرے نکاح کا مُہر ہو)۔

خیال رہے کہ اگر یہ نکاح جس میں آپس میں ایک دوسرے کا مُہر نہ ہو صرف نکاح، شرطِ نکاح ہو (یعنی ایک شخص دوسرے شخص سے یہ کہتا ہے کہ میں اپنی بیٹی کا نکاح تیرے بیٹے سے اِس شرط پر کرتا ہوں کہ تو اپنی بیٹی کا نکاح میرے بیٹے سے کر دے تو یہ بالاتفاق جائز ہے۔ جیسا کہ پنجاب میں عام طور پر ہوتا ہے کہ آمنے سامنے (وٹے سٹے) کا رشتہ کیا جاتا ہے۔ اگر کسی نکاح کا حق مُہر مقرر نہ ہو بلکہ ہر نکاح دوسرے نکاح کا مُہر ہو تو اَحناف کے نزدیک دونوں درست ہیں۔ یہ شرط فاسد ہے۔ ہر لڑکی کو مہر مثل ملے گا تو شغار نہ رہا جیسا دیگر فاسد شروط سے نکاح فاسد نہیں ہوتا بلکہ شرط فاسد ہو جاتی ہے۔ جیسے کوئی شخص سُور یا شراب کے عوض نکاح کر لے تو نکاح درست ہے یہ شرط فاسد ہے، مُہر مثل دیا جائے گا۔ ١٠ ایسے ہی

٦ شرح السنۃ جلد۵ ص٦٧۔ ٧ مرآۃ جلد۵ ص٣٣، مجمع الزوائد جلد۴ ص٢٦٦ (حاشیہ)۔
٨ اشعۃ اللمعات باب اعلان النکاح والخطبۃ والشرط۔ ٩ مصنف ابن ابی شیبہ جلد١٢/٣ ص٣٨٠۔
١٠ مہر مثل مراد ہے جو اُس عورت کا مقرر ہوا ہو۔ مُہر مثل کے تعین کے لئے عورت کے باپ کی رشتہ دار عورتوں کے مُہروں کو دیکھا جائے گا۔ مثلاً پھوپھیاں، سگی بہنوں اور چچازاد بہنوں کا مُہر۔ مُہر مثل کے تعین کے لئے مثل عورتوں کی عمر، حسن وجمال، دینداری اور کردار کا لحاظ بھی دیکھا جائے گا لیکن اگر عورت میں کچھ ذاتی اَوصاف اور بھی ہوں تو اُن کا لحاظ بھی کیا جانا چاہیے۔

شغار والا نکاح بھی بالشرط ہے جس میں نکاح درست ہے اور شرط فاسد ہے۔[۱]

یہ بات پیشِ نظر رہے کہ کسی شخص نے اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح ایک شخص کے بیٹے سے کیا اور حق مہر مقرر کیا۔ دو تین سال گزرنے کے بعد مذکورہ بالا شخص نے (جس نے اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح دوسرے مذکورہ شخص کے بیٹے سے کیا تھا) وہ اُس لڑکے کے باپ کی بیٹی یا اُس لڑکے کی بہن کا نکاح اپنے بھائی سے کرتا ہے اور حق مہر بھی رکھا جاتا ہے تو یہ نکاح نہ شغار کی فہرست میں آتا ہے اور نہ ہی اِس کو وہ وٹہ سٹہ کہا جا سکتا ہے جو عام طور پر مشہور زمانہ ہے۔ وٹے سٹے کی نوعیت اور کیفیت کو سمجھنے والا شخص کسی غلط فہمی کا شکار نہیں ہوتا۔ علم بہت بڑی دولت ہے، علم ایک نور ہے جو سینوں میں محبت، ہمدردی اور اُخوت کے جذبات کو جنم دیتا ہے۔

اَحناف کے نزدیک دوسری قسم (جس میں حق مہر مقرر نہ ہو) کے وٹہ سٹہ کا طریقہ بُرا ہے اور گناہ ہے۔ لیکن اگر نکاح کیا تو یہ نکاح بھی منعقد ہو جائے گا اور ہر خاوند پر اپنی اپنی بیوی کو مہرِ مثل دینا لازم آئے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

نکاحِ حلالہ

ندیم اپنی بیوی رشیدہ کو تین طلاقیں دینے کے بعد دوبارہ اُس (یعنی رشیدہ) سے نکاح کرنے کے لئے فہیم سے اِس شرط پر نکاح کروا دے کہ فہیم ایک یا دو دن بعد اُسے (یعنی رشیدہ کو) طلاق دے دے گا اور ندیم دوبارہ اپنی اور فہیم کی مطلقہ (رشیدہ) سے شادی کرے گا۔ اِس طرح نکاح کرنا لعنتیوں والا فعل ہے۔ حلالہ نکلوانے والا (ندیم) اور حلالہ نکالنے والا (فہیم) دونوں ملعون ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَہٗ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ

---

[۱] عمدۃ القاری جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۱۰۸، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۲۲۰ (حاشیہ)، مرآۃ جلد ۵ ص ۷۷۔

نکالنے والے اور نکلوانے والے دونوں پر لعنت فرمائی ہے''۔

مسئلہ: تین طلاق والی مطلّقہ خاتون عدّت کے بعد دوسرا نکاح کرلے اور دوسرا شوہر صحبت کے بعد اپنی آزاد مرضی سے اُسے طلاق دے دے تو مطلّقہ خاتون عدّت گزارنے کے بعد پہلے شوہر سے دوبارہ نکاح کرنا چاہے تو کرسکتی ہے۔

جن نسبی رشتوں میں نکاح حرام ہے:

دَورِ جاہلیت میں رواج تھا کہ اپنی سگی ماں کے سوا' باپ کے فوت ہونے کے بعد' سوتیلی ماں سے (مرنے والے کا) بیٹا نکاح کرلیتا تھا۔ اِسلام نے ایسا کرنے پر پابندی لگادی۔ چونکہ باپ کی بیوی بمنزلہ ماں کے ہے۔ جس عورت سے باپ نے صحبت کی ہو' خواہ نکاح کرکے یا بطریق زنا۔ ہر صورت میں بیٹے کا نکاح حرام ہے۔

قرآنِ مجید میں سورۃ النسآء کی آیت نمبر ۲۲ اور آیت نمبر ۲۳ میں اِس کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ اِرشاد باری تعالیٰ ہے:-

(۱) وَلَا تَنۡكِحُوۡا مَا نَكَحَ اٰبَآءُكُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدۡ سَلَفَ ؕ

''اور باپ، دادا کی منکوحہ سے نکاح نہ کرو مگر جو ہو گزرا''۔

اِس کے بعد جس قدر عورتیں حرام ہیں اُن کا بیان کیا جاتا ہے۔ اُن میں سات تو نسب سے حرام ہیں اور چھ سبب سے حرام ہیں۔

جو عورتیں نسب سے حرام ہیں' اُن کا بیان:-

(۲) حُرِّمَتۡ عَلَيۡكُمۡ اُمَّهٰتُكُمۡ = ''حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں'' (اور ہر عورت جس کی طرف باپ یا ماں کے ذریعہ سے نسب رجوع کرتا ہو یعنی دادیاں اور نانیاں خواہ قریب کی ہوں یا دُور کی سب مائیں ہیں اور اپنی والدہ کے حکم میں ہیں)۔

(۳) وَبَنٰتُکُمْ = ''اور تمہاری بیٹیاں''۔(پوتیاں' نواسیاں کسی درجہ کی ہوں بیٹیوں میں داخل ہیں)۔

(۴) وَاَخَوٰتُکُمْ = ''اور تمہاری بہنیں''

(۵) وَعَمّٰتُکُمْ = ''اور تمہاری پھوپھیاں''

(۶) وَخٰلٰتُکُمْ = ''اور تمہاری خالائیں''

(۷) وَبَنٰتُ الْاَخِ = ''اور بھتیجیاں''

(۸) وَبَنٰتُ الْاُخْتِ = ''اور بھانجیاں''

اَب وہ عورتیں جو سبب سے حرام ہیں' اُن کا بیان :-

(۹) وَاُمَّھٰتُکُمُ الّٰتِیْٓ اَرْضَعْنَکُمْ = ''اور تمہاری وہ مائیں جن کا تم نے دُودھ پیا ہے''۔

دُودھ کے رشتے، شیر خواری کی مدت (صاحبین کے نزدیک دو سال ہے) میں قلیل دُودھ پیا جائے یا کثیر' اُس کے ساتھ حرمت متعلق ہوگی۔ اگر شیر خواری کی مدت کے بعد' دُودھ پیا جائے تو اُس سے حرمت متعلق نہیں ہوتی' اللہ تبارک وتعالیٰ نے رضاعت کو نسب کے قائم مقام کیا ہے اور دُودھ پلانے والی کو شیر خوار کی ماں اور اُس کی لڑکی کو شیر خوار کی بہن فرمایا گیا ہے۔

دُودھ پلانے والی کا شوہر - رضاعی باپ

دُودھ پلانے والی کے شوہر کا باپ - رضاعی دادا

رضاعی باپ کا بھائی - رضاعی چچا

رضاعی باپ کی بہن - رضاعی پھوپھی

رضاعی ماں کی بہن - رضاعی خالہ

رضاعی ماں کی ماں - رضاعی نانی

رضاعی ماں کا بھائی - رضاعی ماموں

اَصل یہ حدیث شریف ہے کہ رضاعت سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔ اِس لئے شیر خوار پر اُس کے رضاعی ماں باپ اور اُس کے نسبی و رضاعی اُصول و فروع سب حرام ہیں۔

(۱۰) وَاَخَوٰتُکُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ = ''اور تمہاری دُودھ شریک بہنیں (رضاعی بہنیں)''

(۱۱) اُمَّهٰتُ نِسَآءِ کُمْ = ''اور تمہاری بیویوں کی مائیں''

(۱۲) وَرَبَآئِبُکُمُ الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِکُمْ مِّنْ نِّسَآءِ کُمُ الّٰتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ز = ''اور اُن (بیویوں) کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں جن بیویوں سے تم صحبت کر چکے ہو''۔ (اور اگر تم نے اُن سے صحبت نہ کی ہو تو اُن کی بیٹیوں میں حرج نہیں یعنی طلاق اور موت وغیرہ کے ذریعہ سے صحبت سے قبل جُدائی ہونے کی صورت میں اُن کے ساتھ نکاح جائز ہے)۔

(۱۳) وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِکُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِکُمْ لا = ''اور تمہاری نسلی بیٹوں کی بیویاں' اس سے متبنٰی نکل گئے''۔ متبنٰی کی عورت سے نکاح جائز ہے۔ البتہ رضاعی بیٹے کی بیوی حرام ہے۔

(۱۴) وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ط = ''اور دو بہنیں اکٹھی کرنا مگر جو ہو گزرا''۔

0300-4274936

اِعلانِ نکاح

نکاح کے وقت دَف بجانا:

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: جَآءَ النَّبِیُّ ﷺ یَدْخُلُ حِیْنَ بُنِیَ عَلَیَّ فَجَلَسَ عَلٰی فِرَاشِیْ کَمَجْلِسِکَ مِنِّیْ فَجَعَلَتْ جُوَیْرِیَاتٌ لَّنَا یَضْرِبْنَ بِالدَّفِّ وَیَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِیْ یَوْمَ بَدْرٍ اِذَا قَالَتْ اِحْدَاهُنَّ وَفِیْنَا نَبِیٌّ یَّعْلَمُ مَافِیْ غَدٍ فَقَالَ: دَعِیْ هٰذِهٖ وَقُوْلِیْ بِالَّذِیْ کُنْتِ تَقُوْلِیْنَ [۱]

"جب میری رخصتی کی گئی تو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ تشریف لائے اور (حضرت خالد بن ذکوان رضی اللہ عنہ سے کہا) جیسے تم میرے پاس بیٹھے ہو' (شفقت اور کرم فرماتے ہوئے) رسول اللہ ﷺ میرے بستر پر (برکت بخشنے کے لئے) بیٹھ گئے تو ہماری بچیاں دَف بجانے لگیں۔ [i] اور میرے باپ دادا جو بدر میں شہید ہو گئے تھے اُن کی تعریفیں کرنے لگیں۔ اُن بچیوں میں سے ایک بچی نے شعر کہا' "ہم میں وہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ ہیں جو کل کی بات جانتے ہیں"۔ [ii] تو حضور کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: "یہ چھوڑو اور وہی کہو جو پہلے کہتی تھیں"۔

[i] دَف بجانا شادی اور عید میں درست ہے اور اس کے جائز ہونے میں اَحادیثِ صحیحہ وارد ہیں۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ دَف بجانے میں بے ڈھنگی آواز ہو' اَیسا اَنداز نہ ہو کہ لوگ ناچنا شروع کر دیں اور نہ ہی اِس دَف کی آواز پر غیر محرم عورتیں گاتی ہوں جیسا کہ آج کل ڈھولکی کی آواز پر گھر کی نوجوان لڑکیاں اور بازاری فاحشہ عورتیں بیہودہ گانے گاتی ہیں اور ساز بجاتی ہیں۔ جس کے حرام ہونے

---

[۱] مشکوٰۃ ص ۲۷۱' شرح السنۃ جلد ۵ ص ۳۸' بخاری جلد ۲ ص ۷۷۳' ترمذی جلد ۱ ص ۲۰۷' ابن ماجہ ص ۱۳۸' ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۲۶۔

میں کسی کو کلام نہیں ہے۔ حضرت قسطلانی علیہ الرحمہ نے کہا ہے ستار، طنبورا اور باجے بجانا حرام ہے جو شراب پینے والے بجاتے ہیں اور قصداً اُن کا سننا بھی حرام ہے۔ ؎۲

ii لڑکیوں کو رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے یہ کہنے سے روک دیا کہ ہم میں ایسے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ ہیں جو آنے والے دن کی باتیں جانتے ہیں۔ چونکہ بچیاں دَف بجا رہی تھیں، اس لئے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے صفتِ کمال کا ذکر موزوں نہ جانا اور فرمایا: یہ نہ کہو وہی کہو جو اپنے آباء و اَجداد کے محاسن بیان کر رہی تھیں۔ یہ شعر نہ تو کسی کافر کا ہے کہ کافر کو رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی نعت سے کیا تعلق؟ اور نہ ہی اُن بچیوں کا، کہ بچیاں اَشعار بنانا نہیں جانتیں، یقیناً یہ شعر کسی صحابی رضی اللہ عنہ کا ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور صحابیات و اُمہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن رسول اللہ ﷺ کے علمِ غیب کے معتقد تھے۔ ؎۳

رسول اللہ ﷺ کی اَزواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے آپ ﷺ سے پوچھا تھا کہ آپ ﷺ کے دُنیا سے تشریف لے جانے کے بعد سب سے پہلے کون سی بیوی رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ ﷺ کے پاس پہنچے گی۔ تو آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ مجھے علم نہیں بلکہ فرمایا: ''جس کے ہاتھ لمبے ہیں یعنی جو بہت سخاوت کرنے والی ہے''۔ تو جس صحابی رضی اللہ عنہ نے **فِیْنَا نَبِیٌّ یَّعْلَمُ مَا فِیْ غَدٍ** یعنی ''ہمارے اندر وہ نبی ﷺ ہیں جو کل کی باتیں جانتے ہیں''۔ کے مصرعہ والا شعر کہا آپ ﷺ نے نہ تو اُس شاعر کو مشرک اور کافر کہا اور نہ ہی شعر کو بُرا کہا۔

حضرت محمد بن حاطب جمحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **فَصْلُ مَا بَیْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الدَّفُّ، وَالصَّوْتُ فِی النِّکَاحِ** ؎۴ ''حلال اور حرام کا فرق دَف اور آواز سے

؎۲ تیسیر الباری جلد ۷ ص ۱۷۔ ؎۳ مرآۃ جلد ۵ ص ۳۲۔ ؎۴ ترمذی جلد ۱ ص ۲۰۷، مشکوٰۃ ص ۲۷۲، مسند احمد جلد ۳ ص ۴۱۸، جلد ۴ ص ۲۵۹، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۲۸۹، مستدرک حاکم جلد ۲ ص ۱۸۴، شرح السنۃ جلد ۵ ص ۳۹، ابن ماجہ ص ۱۳۸، نسائی جلد ۲ ص ۹۰۔

ہوتا ہے"۔ (یعنی حلال کام اِعلان سے ہوتا ہے اور حرام کام چوری سے ہوتا ہے۔ حلال نکاح اِعلانیہ ہوتے ہیں، مشکوک و حرام چھپ کر کیے جاتے ہیں کہ نہ کسی کو خبر ہو اور نہ ہی کوئی اعتراض کرے۔ آواز سے مراد اِعلان کرنے والے کے ذریعے یا گولہ چلا کرتا کہ گولے وغیرہ کی آواز سے سب لوگوں کو خبر ہو جائے کہ یہاں نکاح ہوا ہے)۔

مسجد میں اِعلانیہ نکاح کرنا:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اَعْلِنُوْا هٰذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوْهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوْا عَلَيْهِ بِالدُّفُوْفِ ؎۵ "نکاحوں کا اِعلان کرو اور مسجدوں میں عقدِ نکاح باندھو اور دَف بجاؤ"۔

فقہا فرماتے ہیں، یہ مستحب ہے کہ نکاح جمعۃ المبارک کے دن ہو، بعد از نمازِ جمعۃ المبارک، تمام نمازیوں کی موجودگی میں ہو، تا کہ نکاح کا اِعلان بھی ہو جائے اور ساتھ ہی جگہ اور وقت کی برکت بھی حاصل ہو جائے چونکہ نکاح ایک عبادت ہے اور عبادت کے لئے عبادت خانہ یعنی مسجد زیادہ موزوں ہے۔ ؎۶

نکاح کے وقت اور نکاح کی جگہ دَف بجانا بہتر ہے لیکن اگر مسجد میں نکاح ہو تو مسجد کے دروازے پر دَف بجائی جائے، مسجدوں کے اندر دَف بجانا درست نہیں۔ ؎۷

پاکیزہ غزل یا حمد و نعت کا پڑھنا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اَنْكَحَتْ عَائِشَةُ ذَاتَ قَرَابَةٍ لَهَا مِنَ الْاَنْصَارِ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ اَهْدَيْتُمُ الْفَتَاتَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَرْسَلْتُمْ مَعَهَا مَنْ تُغَنِّيْ قَالَتْ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ الْاَنْصَارَ قَوْمٌ فِيْهِ غَزَلٌ فَلَوْ بَعَثْتُمْ مَعَهَا مَنْ

؎۵ ترمذی جلد ۱ ص ۲۰۷، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۲۹۰، شرح السنۃ جلد ۵ ص ۳۹، مشکوٰۃ ص ۲۷۲۔ ؎۶ مرآۃ جلد ۵ ص ۳۹۔ ؎۷ مرآۃ جلد ۵ ص ۳۹۔

یَقُوْلُ اَتَیْنَاکُمْ اَتَیْنَاکُمْ فَحَیَّانَا وَحَیَّاکُمْ ۸؎ (اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ (صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے اپنی قرابت دار انصاریہ کا نکاح کیا تو رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم نے لڑکی کو بھیج دیا؟ عرض کیا جی ہاں! فرمایا: کیا تو نے اُس کے ساتھ کسی کو بھیجا جو پڑھے؟ عرض کیا، جی نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار ایسی قوم ہے جس میں (پاکیزہ) غزل خوانی کا رواج ہے تم اس کے ساتھ کسی کو بھیجتی جو کہتا: اَتَیْنَاکُمْ اَتَیْنَاکُمْ فَحَیَّانَا وَحَیَّاکُمْ ''ہم آگئے، ہم آگئے اور ہم کو بھی اور تم کو بھی اللہ (تبارک وتعالیٰ) زندگی دے''۔

نکاح کے موقعہ پر کھیل کود:

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں حضرت قرظہ بن کعب اور حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ایک شادی میں گیا تو وہاں بچیاں (اشعار) پڑھ رہی تھیں میں نے کہا: اَیْ صَاحِبَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَاَھْلَ بَدْرٍ یُفْعَلُ ھٰذَا عِنْدَکُمْ فَقَالَا اِجْلِسْ اِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا وَاِنْ شِئْتَ فَاذْھَبْ فَاِنَّہٗ قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِی اللَّھْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ ۹؎ ''رسول اللہ ﷺ کے صحابیو! رضی اللہ عنہم اے بدر والو! تمہارے پاس یہ کام ہو رہا ہے تو اِن دونوں نے کہا اگر آپ چاہیں تو بیٹھ جائیں اور ہمارے ساتھ بیٹھ کر سنیں اور اگر آپ چاہیں تو چلے جائیں ہمیں شادی کے موقع پر کھیل کود کی رخصت دی گئی ہے''۔ (یہ چھوٹی چھوٹی بچیاں تھیں جو اشعار پڑھتی تھیں)

نکاح کی مبارک باد دینے کا طریقہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، جب نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ دُولہا کو مبارک باد دیتے تو یوں فرماتے:-

---

۸؎ مشکوٰۃ ص ۲۷۲، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۲۸۹، ابن ماجہ ص ۱۳۸، مشکل الآثار جلد ۴ ص ۲۹۷۔ ۹؎ نسائی جلد ۲ ص ۹۲، مشکوٰۃ ص ۲۷۳، مرقاۃ جلد ۶ ص ۲۹۱۔

بَارَکَ اللّٰہُ لَکُمْ وَ بَارَکَ عَلَیْکُمْ وَ جَمَعَ بَیْنَکُمْ فِیْ خَیْرٍ۔ ؎۱۰
''اللہ (تبارک وتعالیٰ) تمہیں برکت عطا فرمائے اور تم پر برکت ڈالے اور تمہارے درمیان خیریت و اتفاق رکھے''۔

ترمذی شریف میں الفاظ یہ ہیں:- بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ وَ بَارَکَ عَلَیْکُمْ وَ جَمَعَ بَیْنَکُمْ فِیْ خَیْرٍ۔ ؎۱۱ ''اللہ (ﷻ) تمہیں برکت عطا فرمائے اور تم پر برکت ڈالے اور تم دونوں کو خیر وخوبی کے ساتھ اِتفاق عطا فرمائے''۔

۲۔ حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے نکاح کیا' جو بنی جشم قبیلے سے تعلق رکھتی تھی۔ لوگوں نے پرانے دستور کے مطابق کہا ''بیوی میں اتفاق ہو اور بیٹے پیدا ہوں'' تو حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا نہ کہو بلکہ اس طرح کہو جس طرح رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ فرمایا کرتے تھے:-
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ وَ بَارِکْ عَلَیْھِمْ ؎۱۲ ''اے اللہ (ﷻ) برکت عطا فرما اِن کو اور اُن پر برکت ڈال''۔

نکاح کیلئے نماز پڑھنا اور اِستخارہ کرنا:

(۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّۃُ زَیْنَبَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لِزَیْدٍ اُذْکُرْھَا عَلَیَّ قَالَ زَیْدٌ فَانْطَلَقْتُ فَقُلْتُ: یَا زَیْنَبُ اَبْشِرِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَذْکُرُکِ فَقَالَتْ مَا اَنَا بِصَانِعَۃٍ شَیْئًا حَتّٰی اُوَامِرَ رَبِّیْ فَقَامَتْ اِلٰی مَسْجِدِھَا وَنَزَّلَ الْقُرْآنَ وَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ حَتّٰی دَخَلَ عَلَیْھَا بِغَیْرِ اِذْنٍ ؎۱۳ ''جب حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عدت پوری ہوئی تو حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

؎۱۰ ابن ماجہ ص ۱۳۸' مسند احمد جلد ۱ ص ۲۰۱' جلد ۳ ص ۳۷۳' نسائی جلد ۲ ص ۹۰۔ ؎۱۱ ترمذی جلد ۱ ص ۲۰۷' ابوداؤد جلد ۱ ص ۲۹۷' داری جلد ص ۱۳۴' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۱۴۸' مستدرک حاکم جلد ۲ ص ۱۸۳' مسند احمد جلد ۳ ص ۴۸۱۔ ؎۱۲ ابن ماجہ ص ۱۳۸۔ ؎۱۳ نسائی جلد ۲ ص ۷۵' شرح السنۃ جلد ۵ ص ۱۶' مسلم جلد ۱ ص ۴۶۰۔

کو رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے نکاح کا پیغام دے کر بھیجا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے حضرت بی بی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا: اے زینب (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) تجھے مبارک ہو تیری طرف رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی جانب سے نکاح کا پیغام آیا ہے۔ تو حضرت بی بی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہنے لگی میں ابھی کچھ نہ بولوں گی۔ یہاں تک کہ ربّ (کریم) سے حکم لے لوں۔ پھر وہ نماز پڑھنے کے لئے جائے نماز پر کھڑی ہوئیں، اُدھر اللہ جل جلالہ نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ پر قرآنِ مجید نازل فرمادیا۔ (کہ "اے محبوب (صلی اللہ علیک وسلم) ہم نے آپ ﷺ کا نکاح حضرت بی بی زینب (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے کردیا ہے")۔ اور رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ تشریف لائے اور بغیر اذن کے آئے"۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، فرماتے ہیں: **كَانَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ تَفْخَرُ عَلٰى نِسَآءِ النَّبِيِّ ﷺ تَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَنْكَحَنِيْ مِنَ السَّمَآءِ وَفِيْهَا نَزَلَتْ اٰيَةُ الْحِجَابِ** [۱۴] "حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور اکرم ﷺ کی تمام بیویوں پر فخر کرتی تھیں کہ میرا نکاح رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے ساتھ اللہ عزوجل نے آسمانوں پر کیا"۔ اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مقدمہ میں پردہ کی آیتِ مبارکہ نازل ہوئی۔

اِستخارہ کیسے کیا جاتا ہے؟

(۲) حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ ہمیں ہر کام کے لئے اِستخارہ سکھایا کرتے تھے۔ جیسے قرآنِ مجید کی سورت سکھایا کرتے یعنی جس اِہتمام کے ساتھ قرآنِ مجید سکھایا کرتے تھے، ویسے ہی اِستخارہ سکھانے کا اِہتمام فرماتے تھے اور یوں فرمایا کرتے تھے: **اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ** "جب

---

[۱۴] نسائی جلد ۲ ص ۷۵۔

تمہیں کوئی کام آ پڑے تو اوّل دو رکعت نفل ادا کیے جائیں۔ پھر درج ذیل انداز میں دُعا کی جائے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَ اَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ط اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَآجِلِہٖ فَاقْدِرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ وَآجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ قَالَ وَیُسَمِّیْ حَاجَتَہٗ ۱۵

پھر جو حاجت ہو اُس کا ذکر کرے۔ مثلاً یوں کہے: اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ ھٰذَا النِّکَاحَ اَوْ ھٰذِہِ التِّجَارَۃَ اَوْ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ غرض جو کام پیش آئے اُس کا نام لیا جائے۔ (اگر عربی میں دُعا نہ آتی ہو تو اُردو میں اپنا مقصد و مدعا بیان کر سکتے ہیں)۔

''اے میرے اللہ (جل جلالہ) میں تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں۔ تجھ سے تیرے علم کے ساتھ اور تیری قدرت کے ساتھ مدد چاہتا ہوں اور تیرا بہت بڑا فضل و کرم چاہتا ہوں۔ تو زبردست ہے' میں عاجز اور بے سکت ہوں تو (بے حد و حساب لامحدود) جانتا ہے اور میں نہیں جانتا' اور تو چھپی باتوں کا جاننے والا ہے۔ اے میرے اللہ (عزوجل) تو جانتا ہے کہ اگر یہ کام میرے دین' میرے معیشت' میری عاقبت کے لئے بہتر ہوگا۔ اے میرے اللہ (سبحانہ و تعالیٰ) اس کام کو میرے قبضے میں کر اور اس کام کو میرے لئے آسان فرما' اس کام کو میرے لئے باعث برکت بنا اور تو جانتا ہے

---

۱۵ نسائی جلد ۲ ص ۷۵، مسند احمد جلد ۳ ص ۳۴۴، مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۲۸۰، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱ ص ۱۵۱، جلد ۳ ص ۵۲، جلد ۵ ص ۲۵۰۔

پیغام بھیجنے والے کا حال پوچھنا:

حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت ابو عمرو بن احوض رضی اللہ عنہ نے طلاق دے دی اور اُس کو بالکل بے تعلق کر دیا۔ حضرت فاطمہ بنتِ قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے اپنا حال بیان کیا تو حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **فَاِذَا حَلَلْتِ فَاٰذِنِیْنِیْ قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَکَرْتُ لَهٗ اَنَّ مُعَاوِیَةَ بْنَ اَبِیْ سُفْیَانَ وَاَبَا جَهْمٍ فَلَا یَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهٖ وَاَمَّا مُعَاوِیَةُ فَصُعْلُوْکٌ لَا مَالَهٗ وَلٰکِنِ انْکِحِیْ اُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ فَنَکَحْتُهٗ فَجَعَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِیْهِ خَیْرًا وَّ اُغْتُبِطْتُ بِهٖ** [۲۱] ''جب تیری عدت پوری ہو جائے، پھر مجھ سے (نکاح کی) اجازت لینا۔ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، جب عدت پوری ہوگئی اور کسی دوسرے شخص سے میرا نکاح کر لینا جائز ہوا، تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ (حضرت) معاویہ (رضی اللہ عنہ) اور (حضرت) ابوجہم (رضی اللہ عنہ) نے پیغام (نکاح) بھیجا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابوجہم (رضی اللہ عنہ) کے ہاتھ میں تو ہر وقت کوڑا رہتا ہے (یعنی بیوی کو مارتا ہے، سخت گیر ہے) اور معاویہ (رضی اللہ عنہ) مفلس ہے اس کے پاس ایک دمڑی نہیں، اس لئے تو اُسامہ (رضی اللہ عنہ) سے نکاح کر لے۔ [حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میں نے حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ سے گھن محسوس کی آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اُسامہ (رضی اللہ عنہ) سے نکاح کر لے فرماتی ہیں] پھر میرا نکاح (حضرت) اُسامہ (رضی اللہ عنہ) سے ہوگیا تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے اِس نکاح میں برکت اور بھلائی عطا فرمائی اور پھر لوگوں نے مجھ پر رشک کیا''۔

غیرت مند عورت سے نکاح:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: **قَالُوْا یَا رَسُوْلَ**

---

[۲۱] نسائی جلد ۲ ص ۷۳، دارمی جلد ۲ ص ۱۳۵، مسند احمد جلد ۶ ص ۴۱۲۔

اللّٰہِ الا نتزوّج من نسآءِ الانصار قال انَّ فیھم لغیرۃً شدیدۃً [۲۲]

لوگوں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ سے عرض کیا' کیا ہم انصار کی عورتوں سے نکاح کرلیا کریں؟ فرمایا ''انصار کی عورتوں میں غیرت بہت ہے''۔ (غیرت منداور باحیاء ہونا یہ عورت اور مرد دونوں کا حُسن اور زیور ہے۔ وہ لوگ خوش نصیب ہوتے ہیں جو خود بھی غیرت منداور باحیا ہوں اوراُن کی بیویاں بھی)۔

دُلہن کو آراستہ کرنا:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں:-

''رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے نکاح کیا' اُس وقت میری عمر چھ برس تھی۔ پھر ہم مدینہ منورہ آئے' تو بنی حارث بن خزرج کے محلّہ میں اُترے۔ مجھے بخار ہوگیا' اِس بخار سے میرے (کافی) بال جھڑ گئے۔ یہاں تک کہ ایک چھوٹا سا گچھا مونڈھوں تک ہوگیا۔ میری والدہ اُمّ رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا میرے پاس آئیں' مجھے معلوم نہیں تھا وہ کیا چاہتی ہیں؟ اُنہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مکان کے دروازے پر کھڑا کردیا۔ اُس وقت میرا سانس پھولا ہوا تھا۔ (کچھ دیر بعد) میرا سانس ٹھہرا۔ میری والدہ نے کچھ پانی لیا اور میرا منہ دھویا اور سر پونچھا پھر گھر کے اندر چلی گئیں۔ وہاں ایک کمرے میں اَنصار کی عورتیں تھیں۔ اُنہوں نے کہا' بہتری اور برکت سے آئی ہو اور اچھی قسمت کے ساتھ۔ میری والدہ نے مجھے اُن عورتوں کے حوالے کردیا۔ اُنہوں نے میرا سنگار کیا اور آراستہ کرکے دُلہن بنایا۔ پھر دن چڑھے' رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور میں سوائے اُن کے کسی سے نہ ڈری۔ اُن عورتوں نے مجھے آپ ﷺ کے سپرد کردیا۔ اُس وقت میری عمر ۹ سال تھی''۔ [۲۳]

---

[۲۲] نسائی جلد ۲ ص ۷۱۔ [۲۳] ابن ماجہ ص ۱۳۶۔

نکاح کے لئے گواہ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **لَا یَحِلُّ نِکَاحٌ اِلَّا بِوَلِیٍّ وَصَدَاقٍ وَشَاهِدَیْ عَدْلٍ** [۱] "ولی حق مہر اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا"۔

شبِ عُروسی بیوی کو ہدیہ دینا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: **لَمَّا تَزَوَّجَ عَلِیٌّ فَاطِمَةَ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ** صلی اللہ علیہ وسلم **اِعْطِهَا شَیْئًا قَالَ: مَا عِنْدِیْ شَیْءٌ، قَالَ: اَیْنَ دِرْعُکَ الْحَطْمِیَّةُ؟** [۲] "جب (امیر المؤمنین حضرت سیّدنا) علی (رضی اللہ عنہ) نے خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا تو رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا "علی! فاطمہ کو کوئی چیز (ہدیہ) دو"۔ (امیر المؤمنین حضرت سیّدنا) علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: "میرے پاس تو کوئی چیز نہیں"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادِ پاک فرمایا: "وہ تمہاری حطمی زرہ کہاں ہے؟ (یعنی وہی دے دو)۔

نکاح کی شرائط پر عمل کرنا:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اَحَقُّ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْا بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ** [۳] "جن شرائط پر تم نے شرم گاہوں کو حلال بنایا ہے انہیں پورا کرنا

---

[۱] السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۷ ص۱۲۵ کنز العمال حدیث نمبر۴۴۶۷۲۔ [۲] السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۷ ص۲۵۲ ابوداؤد حدیث نمبر۲۱۲۶ المعجم الکبیر للطبرانی جلد۱۱ ص۳۵۵ مصنف ابن ابی شیبہ جلد۴ ص۱۹۹۔ [۳] الکامل فی الضعفاء لابن عدی جلد۱ ص۲۳۱ (دار الفکر بیروت)

دیگر شرائط کی نسبت زیادہ ضروری ہے"۔

غیر شرعی اور ناجائز شرائط کی ممانعت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **لَا يَحِلُّ لِامْرَاةٍ تَسْأَلُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا فَاِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا** [۴] "کسی عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ (اپنے نکاح کے لئے) اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ کرے اور اُس کا برتن خالی کر دے اُس کی قسمت میں جو کچھ ہے وہ اُسے مل جائے گا"۔

مسئلہ: حدِ استطاعت سے باہر پوری نہ کرنے کی نیت سے شرائط تسلیم کرنا یا کروانا گناہ ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا** [۵] "جس نے دھوکہ دیا ہم سے نہیں"۔

مسئلہ: بیٹی کو گھر بنانے کے لئے سامان مہیا کرنا (جہیز دینا) سنّت سے ثابت نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

نکاح میں ولی کی موجودگی

ولی کے بغیر نکاح نہیں:

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ** [۶] "ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا"۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **لَا نِكَاحَ اِلَّا بِاِذْنِ وَلِيٍّ مُّرْشِدٍ اَوْ**

---

[۴] بخاری جلد ۲ ص ۷۷۴۔ [۵] ترمذی حدیث نمبر ۱۳۱۵۔ [۶] ابوداؤد حدیث نمبر ۲۰۸۵، ترمذی حدیث نمبر ۱۱۰۱، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۸۸۱، مسند احمد جلد ۴ ص ۳۹۴، دارمی جلد ۲ ص ۱۳۷، مستدرک حاکم جلد ۲ حدیث نمبر ۱۶۹، السنن الکبریٰ جلد ۷ ص ۱۰۷-۱۰۸، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۱۳۰، مجمع الزوائد جلد ۴ ص ۲۸۶، دارقطنی جلد ۳ ص ۲۱۹، شرح السنۃ جلد ۵ ص ۳۲، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۴ ص ۱۳۰۔

سُلطان ہے۔ ''خیر خواہ ولی یا سلطان کی اِجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا''۔

مسئلہ: اگر اَقرب ولی لڑکی کا واقعی خیر خواہ نہ ہو تو اُس کا حق ولایت از خود ختم ہو جاتا ہے اور اُس کے بعد اَقرب رشتہ دار ولی بننے کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

مسئلہ: اَقرب ولی نہ ہونے پر ابعد ولی یا سلطان (قاضی یا حاکم مجاز) ولی ہوگا۔

وضاحت: یاد رہے غیر مسلم جج یا کافر ملک کی عدالت مسلمان عورت کی ولی نہیں بن سکتی۔

ولی کے حقوق

مسئلہ: عورت اپنا نکاح خود نہیں کر سکتی۔

مسئلہ: نکاح کے لئے ولی کی اِجازت اور رضا ہونا ضروری ہے۔

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ۸ ''اور جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ اپنی عِدّت پوری کر لیں تو پھر اُنہیں اپنے (پچھلے) خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جب وہ معروف طریقے سے باہم مناکحت پر راضی ہوں تمہیں نصیحت کی جاتی ہے (کہ ایسی حرکت ہرگز نہ کرنا) اگر تم اللہ (تبارک وتعالیٰ) اور روزِ آخر پر ایمان رکھتے ہو تمہارے لئے شائستہ اور پاکیزہ طریقہ یہی ہے (کہ اس سے باز رہو) اللہ (تبارک وتعالیٰ) جانتا ہے اور تم نہیں جانتے''۔

وضاحت: آیتِ مذکورہ میں نکاح کے لئے خطاب عورت کو نہیں کیا گیا بلکہ ولی کو کیا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ عورت (کنواری ہو یا مطلّقہ یا بیوہ) از خود نکاح نہیں کر سکتی۔

ے السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۱۲۴، مجمع الزوائد جلد ۴ ص ۲۸۶، دار قطنی جلد ۳ ص ۲۲۹، کنز العمال حدیث نمبر ۴۴۶۲۸، ۴۴۶۷۴۔ ۸ البقرۃ: ۲۳۲۔

ولی کی اِجازت ورضا کے بغیر کیا گیا نکاح سراسر باطل ہے:

اُمّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **اَیُّمَا امْرَاَۃٍ نَکَحَتْ نَفْسَھَا بِغَیْرِ اِذْنِ وَلِیِّھَا فَنِکَاحُھَا بَاطِلٌ' فَنِکَاحُھَا بَاطِلٌ' فَنِکَاحُھَا بَاطِلٌ فَاِنْ دَخَلَ بِھَا فَلَھَا الْمَھْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِھَا فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِیُّ مَنْ لَّا وَلِیَّ لَہٗ** [9] ''جس عورت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا وہ نکاح باطل ہے' وہ نکاح باطل ہے وہ نکاح باطل ہے۔ (پھر نا جائز نکاح کے بعد) اگر مرد نے ہم بستری کی تو اُس پر مَہر ادا کرنا فرض ہے جس کے عوض اُس نے عورت کی شرمگاہ (اپنے لئے) حلال کرنا چاہی۔ اگر ولی آپس میں اختلاف کریں تو یاد رکھو جس کا کوئی ولی نہ ہو اُس کا ولی بادشاہ ہے''۔

۱۔ عورت کا باپ اُس کا ولی نہ ہو تو بھائی یا چچا یا دادا یا نانا ولی بن سکتے ہیں۔ یاد رہے' اَقرب کی موجودگی میں' اَبعد ولی نہیں بن سکتا۔

۲۔ اَولیاء میں اِختلاف کی صورت یہ ہے کہ ولایت کا پہلا حق رکھنے والا (خواہ باپ ہو یا بھائی یا چچا ہو) بے دین ہو یا ظالم ہو اور وہ زبردستی کسی بے دین فاسق وفاجر سے نکاح کرنا چاہتا ہو جبکہ ولایت کا دوسرا یا تیسرا حق رکھنے والے اُسے ایسا نہ کرنے دیں' ایسی صورت میں ظالم یا بے دین ولی کا حق ولایت از خود ختم ہو جاتا ہے اور گاؤں کی پنچایت یا شہر کا دیندار حاکم یا شہر کی عدالت اپنا حقِ ولایت اِستعمال کرسکتی ہے۔

کنواری اور بیوہ دونوں کے نکاح کے لئے ولی کی اِجازت ورضا ضروری ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **اَلْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِھَا مِنْ وَلِیِّھَا وَالْبِکْرُ**

---

[9] مستدرک حاکم جلد۲ص ۱۸۲ حدیث نمبر ۱۶۸' مجمع الزوائد جلد۴ص ۲۸۵۔

تُسْتَأْذَنُ فِیْ نَفْسِھَا وَاِذْنُھَا صُمَاتُھَا ۱۰؎ ''بیوہ عورت اپنے نکاح (کے تمام معاملات مثلاً مہر' ولیمہ وغیرہ) میں (فیصلہ کرنے کا) اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے۔ جبکہ کنواری عورت سے (اُس کے ولی کے ذریعہ) اجازت لی جائے اور کنواری کی اجازت اُس کا خاموش رہنا ہے''۔

وضاحت:- (i) بیوہ کا بیٹا اُس کا ولی بن سکتا ہے۔ (ii) عورت کسی دوسری عورت کی ولی نہیں بن سکتی۔ (iii) ولی کے بغیر عورت ازخود اپنا نکاح نہیں کرسکتی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: لَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَۃُ الْمَرْاَۃَ وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَۃُ نَفْسَھَا فَاِنَّ الزَّانِیَۃَ ھِیَ الَّتِیْ تُزَوِّجُ نَفْسَھَا ۱۱؎ ''کوئی عورت کسی دوسری عورت کا نکاح نہ کرائے نہ کوئی عورت اپنا نکاح (ولی کے بغیر) خود کرے جو عورت نکاح خود کرے گی وہ زانیہ ہے''۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ الْبَغَایَا الَّتِیْ یَنْکِحْنَ اَنْفُسَھُنَّ بِغَیْرِ بَیِّنَۃٍ وَالْاَصَحُّ اَنَّہٗ مَوْقُوْفٌ عَلَی ابْنِ عَبَّاسٍ ۱۲؎ ''نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: زانیہ عورتیں وہ ہیں جو گواہوں کے بغیر نکاح کرتی ہیں۔ زیادہ صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر موقوف ہے''۔ (اس سے معلوم ہوا کہ گواہوں کے بغیر نکاح باطل ہے۔ یہی آئمہ کا مذہب ہے)۔

ولی کے فرائض

(i) ولی کو عورت کی مرضی کے خلاف جبراً کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہیے۔

(ii) کنواری یا بیوہ کے ولی کو اُن کی اجازت اور رضا کے بغیر نکاح نہیں کرنا چاہیے۔

۱۰؎ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۱۲۷' مرقاۃ جلد ۶ ص ۲۶۶' مسلم حدیث نمبر ۱۴۲۱' ابو داؤد حدیث نمبر ۲۰۹۸' ترمذی حدیث نمبر ۱۱۰۸' نسائی حدیث نمبر ۳۲۵۶' ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۸۷۰' دارمی حدیث نمبر ۲۱۹۰' مسند احمد جلد ۱ ص ۲۱۹۔ ۱۱؎ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۱۳۷' ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۸۸۲' مرقاۃ جلد ۶ ص ۲۷۳' دارقطنی جلد ۳ ص ۲۲۸۔ ۲۲۷' درمنثور جلد ۱ ص ۲۵۷' کنز العمال حدیث نمبر ۴۴۶۲۸۔ ۱۳۰۱۵' نصب الرایہ جلد ۳ ص ۱۹۴۔ ۱۲؎ ترمذی حدیث نمبر ۱۱۰۳' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۱۳۲' مرقاۃ جلد ۶ ص ۲۷۱۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **لَا تُنْكَحُ الْاَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَامَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَاذَنَ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: وَكَيْفَ اِذْنُهَا؟ قَالَ: اَنْ تَسْكُتَ** [۱۳] "بیوہ کا پوچھے بغیر نکاح نہ کیا جائے اور کنواری عورت سے اجازت لئے بغیر اُس کا نکاح نہ کیا جائے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کنواری عورت کی اجازت کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اگر وہ خاموش رہے (اور انکار نہ کرے) تو یہی اُس کی اجازت ہے۔

ولی کو زبردستی نکاح نہیں کرنا چاہیے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اَلْيَتِيْمَةُ تُسْتَامَرُ فِيْ نَفْسِهَا فَاِنْ صَمَتَتْ فَهُوَ اِذْنُهَا وَاِنْ اَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا** [۱۴] "کنواری عورت اپنے نکاح کے لئے پوچھی جائے گی اگر (جواب میں) خاموش رہے تو یہی اُس کی اجازت ہے اگر انکار کردے تو اُس پر زبردستی نہ کی جائے"۔

وضاحت: لڑکا یا لڑکی اگر ناسمجھی کے باعث کوئی غلط فیصلہ کر رہے ہیں تو ولی اُن کو غلط فیصلہ کے بُرے نتائج سے آگاہ کر کے فیصلہ بدلنے پر آمادہ کرسکتا ہے لیکن زبردستی نکاح نہیں کرسکتا۔

نکاح مسنون کرنے کا حق:

حضرت خنساء بنت حزام اُنصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: **اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ**

---

[۱۳] بخاری حدیث نمبر ۶۹۶۸، مسلم حدیث نمبر ۱۴۱۹، ابو داؤد حدیث نمبر ۲۰۹۲، ترمذی حدیث نمبر ۱۱۰۷، مرقاۃ جلد ۶ ص ۲۶۵، نسائی حدیث نمبر ۳۲۶۷، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۸۷۱، دارمی حدیث نمبر ۲۱۸۶، مسند احمد جلد ۲ ص ۲۵۰، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۱۲۶۔ [۱۴] ابو داؤد حدیث نمبر ۲۰۹۳، ترمذی حدیث نمبر ۱۱۰۹، نسائی حدیث نمبر ۳۲۷۰، مسند احمد جلد ۲ ص ۲۵۹، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۱۳۳، مرقاۃ جلد ۶ ص ۲۷۱، کنز العمال حدیث نمبر ۴۴۶۵۹، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۴ ص ۱۳۸، شرح السنۃ جلد ۵ ص ۳۱۔

ﷺ فَرَدَّ نِكَاحَهَا ۱۵؎ ''وہ بیوہ تھی اور اُس کے باپ نے اُس کا نکاح کر دیا جب کہ وہ اُسے ناپسند کرتی تھی۔ چنانچہ وہ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی (اور اُس کا ذکر کیا) رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے باپ کا (پڑھایا ہوا) نکاح توڑ دیا''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں: إِنَّ جَارِيَةً بِكْرًا أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَتْ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ ﷺ ۱۶؎ ''ایک کنواری لڑکی نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اُس کے والد نے اُس کا نکاح کر دیا ہے حالانکہ وہ اُسے ناپسند کرتی ہے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اُسے اختیار دے دیا (یعنی چاہے تو نکاح باقی رکھو چاہے تو ختم کر دو)۔

نکاح ثانی کے مسائل

مسئلہ: بیک وقت زیادہ سے زیادہ چار بیویاں رکھنے کی اجازت ہے۔

مسئلہ: چار بیویوں کی اجازت عدل کے ساتھ مشروط ہے' عدل کرنا کسی وجہ سے ممکن نہ ہو تو پھر صرف ایک بیوی رکھنے کا حکم ہے۔

وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۚ ذٰلِكَ أَدْنٰى أَلَّا تَعُولُوا ؕ (النساء: ۳)

''اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں پسند آئیں دو دو' تین تین' یا چار چار۔ پھر اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ دو بیویوں کے ساتھ عدل نہ کر سکو گے تو پھر ایک ہی بیوی کرو یا اُن لونڈیوں پر قناعت کرو جن کے تم مالک ہو یہ زیادہ قریب ہے اس بات کے کہ تم ناانصافی کرو''۔

۱۵؎ بخاری حدیث نمبر ۵۱۳۸' ابو داؤد حدیث نمبر ۲۱۰۱' نسائی حدیث نمبر ۳۲۶۸' دارمی حدیث نمبر ۲۱۹۲' مسند احمد جلد ۶ ص ۳۲۸' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۱۲۸' مرقاۃ جلد نمبر ۶ ص ۲۶۷۔ ۱۶؎ ابو داؤد حدیث نمبر ۲۰۹۶' ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۸۷۵' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۱۳۶' مرقاۃ حدیث نمبر ۲۷۳۔

حضرت انس ﷺ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: مِنَ السُّنَّةِ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ ؎ "سنت یہ ہے کہ جب آدمی بیوہ سے نکاح کرنے کے بعد (اس کی موجودگی میں) کنواری سے نکاح کرے تو کنواری کے پاس مسلسل سات دن رات رہے اور پھر باری مقرر کرے اور جب کنواری کے ہوتے ہوئے دوسرا نکاح بیوہ سے کرے تو اُس کے پاس مسلسل تین دن رات قیام کرے اور پھر باری مقرر کرے"۔

غیر مسلم میاں بیوی میں سے کسی ایک کا مسلمان ہونا:

مسئلہ: کافر میاں بیوی میں سے جب کوئی ایک فریق مسلمان ہو جائے تو اُن کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ مسلمان عورت کافر شوہر کے لئے حلال نہیں رہتی اور مسلمان مرد کے لئے کافر عورت حلال نہیں رہتی۔

مسئلہ: جو منکوحہ عورت مسلمان ہو کر دارالکفر سے دارالسلام میں ہجرت کر آئے اُس کا نکاح اپنے آپ ٹوٹ جاتا ہے اور وہ اِستبراءِ رحم کے بعد جب چاہے عدت گزارے بغیر دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

نوٹ: عیسائی' یہودی (کتابی یا کتابیہ) میں سے کوئی ایک مسلمان ہو جائے تو اُن کا نکاح برقرار رہتا ہے۔ البتہ فریقین میں جو مسلمان نہیں ہوا' اُسے اِسلام میں داخل ہونے کی دعوت دی جائے اگر انکار کرے تو وہ کافر ہو جائے گا اِس صورت میں اُن کا آپس میں نکاح برقرار نہیں رہے گا۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

مسئلہ: دارالکفر سے آنے والی منکوحہ عورتیں جو مسلمان ہو کر آئیں' اسلامی حکومت کو اُن عورتوں کے مہر کافر شوہروں کو واپس کرنے چاہئیں اور مسلمانوں کی منکوحہ کافرہ عورتیں جو دارالکفر میں رہ گئی ہوں اُن کے مہر کفار سے واپس لینے چاہئیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ

؎ بخاری حدیث نمبر۵۲۱۴' مسلم حدیث نمبر۱۴۶۱' ابوداؤد حدیث نمبر۲۱۲۴' ترمذی حدیث نمبر۱۱۳۹' دارمی حدیث نمبر۲۲۰۹' مسند احمد جلد۳ص ۱۷۸۔

فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ (الممتحنة: ١٠) ''اے ایمان والو! جب مومنہ عورتیں ہجرت کر کے تمہارے پاس آئیں تو (اُن کے مومنہ ہونے کی) جانچ پڑتال کرو اور اُن کے ایمان کی حقیقت اللہ (تبارک وتعالیٰ) جانتا ہے پھر جب تمہیں معلوم ہو جائے کہ وہ ایمان والیاں ہیں تو اُنہیں کفار کی طرف واپس نہ کرو نہ وہ کفار کے لئے حلال ہیں نہ کفار اُن کے لئے حلال ہیں۔ اُن کے کافر شوہروں نے جو مہر اُن کو دیئے تھے وہ اُنہیں واپس کر دو اور اُن سے نکاح کر لینے میں تم پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ تم اُن کو اُن کے مہر ادا کر دو تم خود بھی کافرہ عورتوں کو اپنے نکاح میں نہ روکے رکھو اور جو مہر تم نے اپنی کافرہ بیویوں کو دیئے تھے وہ تم واپس مانگ لو اور جو مہر کافروں نے اپنی بیویوں (جو مسلمان ہو چکی ہیں) کو دیئے اُنہیں واپس مانگ لیں۔ یہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) کا حکم ہے وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہے اور وہ علیم وحکیم ہے''۔

مشرک یا کافر میاں بیوی بیک وقت دونوں مسلمان ہو جائیں یا آگے پیچھے کچھ وقفے سے مسلمان ہوں تو اُن کا ازدواجی تعلق ایامِ جاہلیت کے نکاح پر ہی قائم رہتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَدَّ ابْنَتَهُ عَلٰى اَبِى الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ بَعْدَ سَنَتَيْنِ بِنِكَاحِهَا الْاَوَّلِ ''رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اپنی بیٹی (حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو (اُن کے شوہر) حضرت ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کے پاس دو سال بعد (جب وہ مسلمان ہوئے) پہلے نکاح کی بنیاد پر ہی واپس لوٹایا''۔

صَداق

(یعنی حق مہر)

صَداق ''ص'' پر زبر ہے اور زیر سے بھی اور یہ صدق سے بنا ہے۔ بمعنی سچائی، معلوم کرنے کا ذریعہ۔ حق مَہر کو صداق اس لئے کہتے ہیں کہ اس سے مرد کی سچائی معلوم ہوتی ہے۔ نیز صَدَقَاتْ جمع ہے صَدَقَةْ کی، جس کے معنی ہیں مَہر اور صَدُقَاتْ جمع ہے صَدُقَةْ کی جس کے معنی ہیں خیرات۔

حق مہر کی اَقسام:

(۱) معجّل۔

(۲) مُؤجّل (غیر معجّل)۔

(۳) مطلق

معجّل:

یہ ہے کہ بیوی کے ساتھ خلوت سے پہلے حق مہر دینا قرار پاتا ہے۔ مَہر معجّل وصول کرنے کے لئے عورت اپنے شوہر کو خلوت سے روک سکتی ہے۔ یعنی عورت کو یہ اختیار ہے کہ وہ وطی یا مقدمات وطی سے باز رکھے۔ خواہ کل معجّل ہو یا بعض اور شوہر کو حلال نہیں کہ عورت کو مجبور کرے۔ [۱] اگرچہ اُس سے پیشتر عورت کی رضا مندی سے وطی یا خلوت ہو چکی ہو۔ یعنی یہ حق عورت کو ہمیشہ حاصل ہے تاوقتیکہ مہر وصول نہ کر لے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو سفر پر لے جانا چاہتا ہے تو عورت مَہر معجّل وصول کرنے کے لئے سفر پر جانے سے انکار کر سکتی ہے۔ [۲]

---

[۱] بہارِ شریعت جلد ۷ ص ۵۳ چھاپہ قدیم شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور۔ [۲] ایضاً۔

مُؤجّل:

جس کے لئے کوئی معیاد مقرر ہو۔ عام طور پر ہمارے معاشرے میں موت اور طلاق' معیاد رکھی اور سمجھی جاتی ہے کہ جب تک شوہر فوت نہ ہو یا عورت کو طلاق نہ ہو' وصول نہیں کرسکتی۔ پاکستان میں مُؤجّل مہر اِسے ہی سمجھا جاتا ہے۔

مطلق:

وہ ہے جو نہ معجّل ہو اور نہ مُؤجّل۔ اِس میں سے خلوت سے پہلے کچھ لیا بھی جاسکتا ہے اور نہیں بھی لیا جاسکتا۔

اس طرح بھی ہوسکتا ہے۔

(۱) کچھ معجّل' کچھ مُؤجّل (غیر معجّل) کچھ مطلق۔

(۲) کچھ معجّل' کچھ مطلق۔

(۳) کچھ مُؤجّل' کچھ مطلق۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص اپنے اہل وعیال کے ساتھ غیر ملک میں جانا چاہتا ہے اور اپنے ساتھ اُس بیٹی کو بھی لے جانا چاہتا ہے جو شادی شدہ ہے اور شوہر نے مہر معجّل اَدا نہیں کیا' تو لے جاسکتا ہے اور اگر مہر معجّل اَدا کردیا ہے' تو شوہر کی اجازت کے بغیر نہیں لے جاسکتا۔ [۳]

مسئلہ: شوہر اَدا شدہ مہر معجّل واپس نہیں لے سکتا۔ [۴]

مسئلہ: اگر مہر غیر معجّل تھا (جس کی معیاد موت یا طلاق تھی) یا مطلق تھا اور طلاق یا موت واقع ہوگئی تو اَب یہ بھی معجّل ہوجائے گا یعنی عورت فوری مطالبہ کرسکتی ہے [۵]

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حق مہر:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم تَزَوَّجَ عَائِشَةَ عَلٰی مَتَاعِ بَیْتٍ قِیْمَتُهٗ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا [۶] نبی

[۳] بہار شریعت جلد ۷ ص ۵۴۔ [۴] ایضاً۔ [۵] بہار شریعت جلد ۷ ص ۵۵۔ [۶] ابن ماجہ ص ۱۳۷۔

کریم رؤف ورحیم ﷺ نے (اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ) عائشہ (صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے گھر کے سامان پر نکاح فرمایا جس کی قیمت پچاس درہم تھی۔

مقام غور ہے جب تمام عورتوں کی سردار اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا' جو تمام اَنبیاءِ کرام علیہم السّلام کے اِمام' دین و دُنیا کے شہنشاہ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی زوجہ مطہرہ ہیں' اُن کا اِتنا حق مہر رہا ہو کہ آج اگر لوگ جتنا بھی رکھیں اُن کے برابر نہیں ہو سکتا۔

رسولِ کریم ﷺ کی اَزواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا مہر:

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بن عبدالرحمان سے روایت ہے' فرماتے ہیں:

سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِیِّ ﷺ كَمْ كَانَ صَدَاقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَتْ: كَانَ صَدَاقُهٗ لِاَزْوَاجِهٖ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ اُوْقِیَّةً وَنَشٌّ قَالَتْ: اَتَدْرِیْ مَا النَّشُّ؟ قَالَ: قُلْتُ لَا! قَالَتْ: نِصْفُ اُوْقِیَّةٍ فَتِلْكَ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَهٰذَا صَدَاقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ لِاَزْوَاجِهٖ [۱] "میں نے (حضرت سیّدہ) عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے پوچھا' نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی طرف سے حق مہر کتنا ہوتا تھا؟ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: آپ (ﷺ) کی بیویوں کے متعلق آپ (ﷺ) کا حق مہر بارہ اوقیہ اور نش تھا۔ آپ نے فرمایا' تم جانتے ہو نش کیا ہے؟ (حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا' نہیں۔ فرمایا: نصف اُوقیہ پانچ سو (درہم) ہوتے ہیں۔ یہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا حق مہر تھا۔"

دس اُوقیہ حق مہر:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: **كَانَ الصَّدَاقُ**

---

[۱] ابن ماجہ ص ۱۳۷' نسائی جلد ۲ ص ۸۶' ابوداؤد جلد ۱ ص ۲۹۴' مشکوٰۃ ص ۲۷۷' مسلم جلد ۱ ص ۴۵۸۔

اِذْ کَانَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَشَرَۃَ اَوَاقٍ ۸ ''جب رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کا (ظاہری) زمانہ (حیات) مبارک تھا تو حق مہر دس اوقیہ یعنی سوا چارسودرہم ہوتا تھا''۔

رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کا اِعجاز:

حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے بھی حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی طرح منقول روایت ہے' فرماتے ہیں: کَانَ مَکْحُوْلُ یَقُوْلُ لَیْسَ ذٰلِکَ لِاَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ ۹ حضرت مکحول رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ نکاح بلا مہر سوائے رسول اللہ ﷺ کے' کسی کے لئے جائز نہیں۔

حضرت اماں حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حق مہر:

ابن الجوزی نے اپنی کتاب صلوۃ الاحزان میں ذکر کیا ہے کہ حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام نے جب حضرت سیّدہ حوا علیہا السلام سے قربت کرنا چاہی تو اُنہوں نے مہر طلب کیا' حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام نے دُعا کی' اے رب (کریم) میں اِن کو (مہر میں) کیا چیز دوں؟ اِرشاد ہوا۔''اے آدم (علیہ السلام) میرے حبیب حضرت محمد بن عبداللہ (ﷺ) پر بیس دفعہ دُرود (شریف) بھیجو۔ چنانچہ اُنہوں نے ایسا ہی کیا''۔

(نشر الطیب صفحہ ۱۴ چھاپہ تاج کمپنی لاہور)

یہ واقعہ اشرف علی تھانوی دیوبندی صاحب نے زادالسعید میں بھی نقل کیا ہے۔ محمد زکریا دیوبندی صاحب نے اپنی کتاب فضائل دُرودشریف میں اِس واقعہ کو زادالسعید کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔ شیخ محقق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مدارج النبوت میں بھی نقل کیا ہے۔ ۱۰

---

۸ نسائی جلد ۲ ص ۸۲۔ ۹ ابوداؤد جلد اص ۲۹۵۔ ۱۰ نشر الطیب' مدارج النبوت' زادالسعید' فضائل دُرودشریف۔

قرآنِ مجید کی سورتیں بطورِ حق مہر:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ایک عورت رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں نے اپنی جان آپ (ﷺ) کو ہبہ کی' پھر کافی دیر تک کھڑی رہی۔ (بخاری شریف میں ہے اُس عورت نے تین مرتبہ اپنی بات کو بیان کیا مگر رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اُسے کوئی جواب نہ دیا بالآخر) ایک آدمی اُٹھا اور عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) اگر آپ ﷺ کو اِس کی ضرورت نہیں تو اِس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔ (رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے) فرمایا: **هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا قَالَ مَاعِنْدِيْ اِلَّا اِزَارِيْ هٰذَا قَالَ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُوْرَةُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ قَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ** ''کیا تیرے پاس کوئی چیز ہے' جو حق مہر کے طور پر اِس کو دے سکے؟ عرض کیا' میرے پاس سوائے اِس تہبند کے اور کچھ نہیں۔ (آپ ﷺ نے) فرمایا: تلاش کرلو ہو سکتا ہے' تیرے پاس کوئی لوہے کی انگوٹھی ہو۔ اُس نے (گھر جاکر) ڈھونڈا۔ مگر کچھ نہ ملا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تیرے پاس قرآنِ (مجید) میں سے کچھ ہے؟ (یعنی قرآنِ مجید کی کچھ سورتیں یاد ہیں) عرض کیا' جی ہاں! فلاں فلاں سورت مجھے یاد ہے۔ فرمایا: میں نے تمہارا اِس کے ساتھ نکاح کر دیا' اِس قرآنِ مجید کی وجہ سے جو تجھے یاد ہے۔ ایک روایت میں ہے' جاؤ میں نے تمہارا نکاح اِس سے کر دیا۔ لہٰذا اِسے قرآنِ (مجید) سکھاؤ۔ [۱] (جس وقت ایسا فرمایا گیا اُس وقت لوہے کی انگوٹھی پہننا جائز تھا پھر ممنوع قرار دیا گیا اور اُس کا حکم منسوخ ہو گیا اور اُسے دوزخیوں کا زیور کہا گیا یا یہاں لوہے

---

[۱] مشکوٰۃ ص ۲۷۷' بخاری جلد ۲ ص ۷۷۴' ابن ماجہ ص ۱۳۷' نسائی جلد ۲ ص ۸۵' ابوداؤد جلد ۱ ص ۲۹۴' ترمذی جلد ۱ ص ۲۱۱' دارقطنی جلد ۳ ص ۲۴۷' مسلم جلد ۱ ص ۴۵۷' موطا امام مالک ص ۲۲۸۔

WWW.SEEDHARASTAH.COM

کی انگوٹھی سے مراد کوئی معمولی اور کم قیمت چیز ہے نہ کہ خاص لوہے کی انگوٹھی)۔

نوٹ: اِس سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ قرآنِ مجید سے نکاح جائز ہے جیسے سندھ میں ایسی رسم پائی جاتی ہے۔ لڑکی سے کہا جاتا ہے تمہارا نکاح قرآنِ مجید سے کردیا اور وہ تمام عمر کسی مرد سے نکاح کے بغیر گزار دیتی ہے۔ ممکن ہے کسی اور علاقہ میں بھی یہ رسم ہو۔ یہ سراسر ناجائز ہے۔

گٹھلی کے وزن کے برابر سونا بطورحق مہر:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے گٹھلی کے وزن کے برابر سونے کے' مہر کے عوض نکاح کیا۔ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰی عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَعَلَيْهِ رِدْعُ زَعْفَرَانٍ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَیْهِمْ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَزَوَّجْتُ اِمْرَاَةً قَالَ مَا اَصْدَقْتَهَا قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ [۱] نبی کریم ﷺ نے اُن پر شادی کی خوشی کے آثار دیکھے تو اُن سے پوچھا' (حضرت) عبدالرحمٰن بن عوف (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا' میں نے ایک عورت سے شادی کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے حق مہر کیا دیا ہے؟ اُنہوں نے کہا' سونے کی گٹھلی کے وزن کے برابر سونا۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے' فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف (رضی اللہ عنہ) نے گٹھلی کے وزن کے برابر سونے کے مہر کے عوض نکاح کیا۔

اِس حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ حق مہر کی مقدار مقرر نہیں ہے۔ زوجین جس پر راضی ہو جائیں وہ مہر متصور ہوسکتا ہے' گٹھلی کا وزن پانچ درہم تھا۔

کسی اور کا' دُولہا کی طرف سے حق مہر ادا کرنا:

حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں: کَانَتْ

---

[۱] نسائی جلد ۲ ص ۸۷' ابوداؤد جلد ۱ ص ۲۹۴' مسلم جلد ۱ ص ۴۵۸۔

تَحْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بِاَرْضِ الْحَبْشَةِ فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِیُّ النَّبِیَّ ﷺ وَاَمْهَرَهَا عَنْهُ اَرْبَعَةَ آلَافٍ وَبَعَثَ بِهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ مَعَ شُرَحْبِیْلَ ابْنِ حَسَنَةَ [۱۳] ''وہ (حضرت) عبداللہ بن جحش (رضی اللہ عنہ) کے نکاح میں تھیں۔ وہ ملکِ حبشہ میں فوت ہوگیا۔ تو اُن کا نکاح (حضرت) شاہ نجاشی (رضی اللہ عنہ) نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے کردیا اور رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی طرف سے چار ہزار حق مہر دیا۔ اور ایک روایت میں چار ہزار درہم حق مہر دیا اور اُنہیں (حضرت) شرحبیل بن حسنہ (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں بھیج دیا''۔

نوٹ: رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ حجازِ مقدس میں تھے اور حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حبشہ میں تھیں۔ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پہلے حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ یہ عبداللہ پہلے تو مسلمان ہوا اور حبشہ کو ہجرت کرگیا مگر وہاں جاکر عیسائی ہوگیا اور عیسائیت پر مرا۔ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسلام پر قائم رہیں۔ حضرت شاہ نجاشی (رضی اللہ عنہ) نے حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مجمع کے سامنے اُن سے اِجازت لے کر اُن کا نکاح، حضورِ انور ﷺ سے کردیا اور نکاح کی اِطلاع رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کو بھیج دی۔ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے یہ نکاح مجمع میں قبول فرمالیا۔ اِسے غائبانہ نکاح کہتے ہیں اور یہ اَب بھی جائز ہے۔ حضور ﷺ نے حضرت عمرو بن اُمیہ ضمری رضی اللہ عنہ کو اپنا وکیل نکاح بناکر حبشہ بھیج دیا تھا۔ اِس صورت میں حضرت شاہ نجاشی اُمِّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وکیل ہوئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اِستحبابی حکم:

حضرت ابو عجفاء سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ

[۱۳] نسائی جلد ۲ ص ۸۷، ابوداؤد جلد ۱ ص ۲۹۴، مشکوٰۃ ص ۲۷۷، دار قطنی جلد ۳ ص ۲۴۶۔

نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا لوگو! سنو: لَا تَغَالُوْا بِصَدَاقِ النِّسَآءِ فَاِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا اَوْ تَقْوٰى عِنْدَاللّٰهِ لَكَانَ اَوْلَاكُمْ وَاَحَقَّكُمْ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ مَا اَصْدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِمْرَاَةً مِّنْ نِسَآئِهٖ وَلَا اُصْدِقَتْ اِمْرَاَةٌ مِّنْ بَنَاتِهٖ اَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ اُوْقِيَةً ۱۴

"خبردار! عورتوں کے حق مہر میں زیادتی نہ کرو۔ اگر یہ دُنیا میں عزت اور اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کے نزدیک پرہیزگاری ہوتا' تو تم میں سب سے زیادہ اس کے مستحق نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ ہوتے۔ مجھے معلوم نہیں کہ آپ ﷺ نے کسی خاتون سے نکاح کیا ہو یا اپنی بیٹی کا نکاح کیا ہو اور اس میں بارہ اوقیہ سے زیادہ حق مہر رکھا ہو"۔

نسائی اور ابن ماجہ میں اتنا زیادہ ہے کہ مرد اپنی بیوی کا مہر بھاری کرتا ہے یہاں تک کہ اپنے دِل میں اس کی دشمنی پیدا کر لیتا ہے۔ وہ کہتا ہے' میں نے تیرے لئے تکلیف اٹھائی۔ یہاں تک کہ مشک کی رسی بھی اٹھائی یا مجھے پسینہ آیا مشک کے پانی کی طرح۔ ۱۵

اس میں روئے سخن ان لوگوں سے ہے جو مہر کا زیادہ ہونا اپنے لئے فخر سمجھتے ہیں۔ بعض لاکھ' دو لاکھ حق مہر لکھ دیتے ہیں۔ حالانکہ دُولہا کی حیثیت دو' چار' پانچ' دس ہزار کی بھی نہیں ہوتی۔

رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ دُنیا میں بڑی عزتوں کے مالک ہیں' اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک دُنیا میں کوئی اُن کی شان جیسا نہیں ہے۔ ربّ کائنات نے ہر عزت' وقار' عظمت' بلندی نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کو عطا فرمائی ہے۔ اگر حق مہر کا زیادہ ہونا بھی عزت ہوتا تو رب تعالیٰ یہ بھی اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرماتا۔

---

۱۴ مشکوٰۃ ص ۲۷۷' نسائی جلد ۲ ص ۸۶' ابوداؤد جلد ۱ ص ۲۹۴' ترمذی جلد ۱ ص ۲۱۱۔ ۱۵ ابن ماجہ ص ۱۳۷' نسائی جلد ۲ ص ۸۶۔

لپ بھر ستو یا چھوہارے:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا: مَنْ اَعْطٰی فِیْ صَدَاقِ اِمْرَاتِہٖ مِلْاَ کَفَّیْہِ سَوِیْقًا اَوْ تَمْرًا فَقَدِ اسْتَحَلَّ [۱] ''جو اپنی بیوی کے حق مہر میں لپ بھر ستو یا چھوہارے دے دے تو اُس نے اُسے حلال کر لیا''۔

جوتوں کا جوڑا حق مہر:

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' بنی فزارہ کی ایک عورت نے دو جوتوں پر (یعنی جوتوں کی جوڑی کو حق مہر ٹھہرا کر) نکاح کیا۔ تو اُس سے رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا: اَرَضِیْتِ مِنْ نَفْسِکِ وَمَالِکِ بِنَعْلَیْنِ قَالَتْ نَعَمْ فَاَجَازَہٗ [۲] ''کیا تم جوتوں کے جوڑے کے عوض اپنے نفس اور مال سے راضی ہو گئی۔ اُس نے عرض کیا' جی ہاں! تو (رسولِ کریم ﷺ نے یہ نکاح) جائز قرار دے دیا''۔

حق مہر کی کثرت و قلت:

حضرت علامہ بدر الدین عینی علیہ الرحمہ نے ذکر کیا ہے کہ حق مہر کثیر اور قلیل ہونے میں اِختلاف رائے پایا جاتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کثیر کی کوئی حد نہیں کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ اِرشاد پاک فرماتا ہے اور ''اُن میں سے کسی کو تم نے کثیر مال دیا'' اور حضرت عبد الرزاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے استاذ حضرت ابو عبد الرحمٰن سلمی علیہ الرحمہ سے ذکر کیا کہ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''عورتوں کو مہر زیادہ نہ دو تو ایک عورت نے کہا' اے عمر! یہ تمہارے بس کی بات نہیں جبکہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: وَاٰتَیْتُمْ اِحْدٰھُنَّ قِنْطَارًا ''اور تم نے

---

[۱] مشکوٰۃ ص ۲۷۷' ابو داؤد جلد ۱ ص ۲۹۴۔ [۲] ابن ماجہ ص ۱۳۷' ترمذی جلد ۱ ص ۲۱۱' مشکوٰۃ ص ۲۷۷' شرح السنۃ جلد ۵ ص ۹۲۔

عورتوں میں سے کسی کو کثیر مال دیا''۔

اَحناف کے نزدیک کم از کم مہر دس درہم ہے۔ اِس سے کم جائز نہیں اِس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ اَنصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: **لَا مَهْرَ دُوْنَ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ** ''کہ دس درہموں سے کم مہر یا صداق نہیں''۔ ۱۸؎

حق مہرِ مثل:

حضرت علقمہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے' وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ اُن سے ایک شخص کے بارے پوچھا گیا جس نے کسی عورت سے نکاح کیا اور اُس کیلئے کچھ مقرر نہ کیا اور نہ ہی اُس سے صحبت کی' یہاں تک وہ فوت ہوگیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس عورت کے لئے اپنے جیسی عورتوں کا حق مہر ہے جس میں نہ کمی ہو نہ زیادتی اور اِس عورت پر عدت بھی ہے اور اس کیلئے میراث بھی ہے تو حضرت معقل بن سنان اشجعی (رضی اللہ عنہ) اُٹھے اور کہا: **قَضٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَاَةٍ مِّنَّا بِمِثْلِ مَا قَضَيْتَ فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ** ۱۹؎ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے قبیلے کی ایک عورت بروع بنت واشق کے متعلق اَیسا ہی فیصلہ کیا تھا تو (حضرت) عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) اِس سے بہت خوش ہوئے۔

نوٹ: محولہ بالا واقعہ کی صورت میں اگر اَیسی عورت کو خلوت سے پہلے طلاق ہوجائے تو اُس پر عدت ہے نہ مہر' بلکہ کپڑوں کا ایک جوڑا ملے گا۔ طلاق کی عدت خلوت سے واجب ہوتی ہے۔ اِس لئے شوہر کی وفات کی صورت میں عدت بھی ہے اور میراث بھی۔ (مرآۃ جلد۵ ص ۷۰)

حق مہر میں اِنصاف اور عدل:

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے (اُمّ المؤمنین

۱۸؎ دار قطنی جلد۳ ص ۲۴۵' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۷ ص ۱۳۳۔۲۴۰' نصب الرایہ جلد۳ ص ۱۹۹۔۱۹۶۔ ۱۹؎ ابن ماجہ ص ۱۳۷' نسائی جلد۲ ص ۸۸' ابوداؤد جلد ا ص ۲۹۵' مشکوٰۃ ص ۲۷۷۔

حضرت) سیّدہ عائشہ (صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے اِس آیتِ مبارکہ کی تفسیر پوچھی۔ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ.... (النسآء:۳)'یعنی اگر تم ڈرو کہ یتیم بچیوں کے حق میں اِنصاف نہ کر پاؤ گے تو اُن عورتوں سے نکاح کرو جو تمہیں خوش آئیں''۔(خوش لگیں) تو اُمّ المؤمنین حضرت بی بی سیّدہ عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے فرمایا' اے میری بہن کے بیٹے' اِس آیتِ مبارکہ میں اُن یتیم لڑکیوں کا بیان ہے جو اپنے والیوں کے پاس پرورش پاتی ہیں اور اُن کے پاس مال دیکھ کر یوں چاہا کہ چلو اُنہیں اپنے نکاح میں لے لیں۔ اِتنے مہر سے جتنا اُن کو غیر آدمی بھی مقرر کر سکتا ہے۔یعنی اگر آپ اُس سے نکاح نہ کریں اور دوسروں سے اُن کا نکاح کریں تو دوسرا (شخص) مہر زیادہ دے گا لیکن والی یہ چاہتے ہیں کہ نا اِنصافی کر کے تھوڑے حق مہر پر اُن سے نکاح کر لیں۔اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ کی طرف سے ان کے ساتھ کم مہر پر نکاح کرنے کی مخالفت آئی ہے اور حکم ہوا اگر تم اُن سے نکاح کرنا چاہتے ہو تو اُن کے معاملے میں اِنصاف کرو اور اعلیٰ درجے کا مہر مقرر کرو۔اگر نہیں تو پھر اُن سے شادی کرو جن سے تمہارا جی چاہے۔اِس واقعہ کے بعد لوگوں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ سے پوچھا' تو پھر اللہ عزوجل نے یہ آیتِ مبارکہ اُتاری وَ یَسْتَفْتُوْنَکَ فِی النِّسَآءِ ط قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ فِیْھِنَّ لا وَمَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ فِی الْکِتٰبِ فِیْ یَتٰمَی النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا تُؤْتُوْنَھُنَّ مَا کُتِبَ لَھُنَّ وَ تَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْکِحُوْھُنَّ.... (النسآء:۱۲۷)'یعنی'' اور آپ (ﷺ) سے عورتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں تو آپ (ﷺ) فرما دیجئے اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) تمہیں فتویٰ دیتا ہے اور وہ جو تم پر قرآنِ مجید پڑھا جاتا ہے اُن یتیم لڑکیوں کے بارے میں کہ تم اُنہیں نہیں دیتے جو اُن کا حق مقرر ہے اور اُنہیں نکاح میں بھی لانے سے منہ پھیرتے ہو''۔

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اِس پچھلی

آیتِ کریمہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ جوفرمایا ہے اِس سے پہلی آیتِ مبارکہ مراد ہے یعنی وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ ... (النسآء:۳) اور دوسری آیتِ مبارکہ میں فرمایا: وَ تَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِس آیتِ مبارکہ سے غرض یہ ہے کہ جو یتیم بچیاں تمہاری پرورش میں ہیں اگر وہ مال اور حسن و جمال میں اچھی نہیں اور تم اُن کی طرف رغبت نہیں کرتے' اِسی لئے تمہیں اُن سے نکاح کرنے کی ممانعت ہوگئی اور جن سے تم رغبت کرتے ہو باوجود خواہش کے اُن کے مہر خاطر خواہ مقرر نہ کرنا ناانصافی کی بات ہے۔ ۲۰

نکاح سے پہلے جو کچھ دیا:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَيُّمَا امْرَاَةٍ نُكِحَتْ عَلٰى صَدَاقٍ اَوْ حِبَاءٍ اَوْ عِدَةٍ قَبْلَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لَهَا وَمَا كَانَ بَعْدَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لِمَنْ اَعْطَاهُ وَاَحَقُّ مَا اُكْرِمَ عَلَيْهِ الرَّجُلُ ابْنَتُهٗ اَوْ اُخْتُهٗ (اللفظ لِعَبْدِ اللّٰهِ) ۲۱ ''جس عورت سے نکاح سے پہلے مہر یا بخشش کا وعدہ کیا' پھر نکاح کیا' تو یہ سب چیزیں عورت کی ہیں اور نکاح کے بعد جو کچھ ہو وہ دینے والے کا حق ہے اور آدمی کی عزت اور بزرگی بیٹی اور بہن کے سبب ہے یعنی اگر بیٹی اور بہن کو دینے دِلانے سے خوش رکھے گا تو تحسین اور آفرین کا سزاوار ہوگا۔ (یعنی نکاح سے پہلے جو کچھ عورت کو دے دیا جائے یا دینے کا اِقرار کیا جائے وہ عورت کا مال ہوگیا۔ اِس میں خاوند وغیرہ کا کچھ حصہ نہیں اور جو کچھ نکاح ہونے کے بعد عورت کو دیا جاتا ہے وہ دینے والے کا حق ہے یعنی دینے والے کا اِس پر دعویٰ چل سکتا ہے)۔

---

۲۰ نسائی جلد۲ ص ۸۶۔ ۲۱ نسائی جلد۲ ص ۸۷۔

کیا عورت کے حق مہر میں سے کچھ لیا جا سکتا ہے؟:

اللہ تبارک وتعالیٰ کا اِرشادِ مبارک ہے: فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓـًٔا مَّرِیْٓـًٔا٥ (النسآء:۴) ''اور اگر وہ اپنے دِل کی خوشی سے (حق) مہر میں سے کچھ دے دیں تو اِس سے رچتا پچتا کھاؤ''۔

بعض علماء کرام اِس سے فرماتے ہیں کہ عورت کا مہر بڑی برکت والی چیز ہے۔ اگر کسی کے بچہ کو شفاء نہ ہوتی ہو تو وہ اپنے مہر میں سے اُس کا علاج کرے اور دُرود شریف ہماری پہلی ماں حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر ہے۔ لہٰذا ہمارے لئے شفاء ہے مگر یہ جب ہے کہ عورت بخوشی دے، جبراً لینا یا دیا ہوا مہر واپس لینا حرام ہے۔ (نور العرفان)

اِسلام بطورِ حق مہر:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: تَزَوَّجَ اَبُوْ طَلْحَةَ اُمَّ سُلَيْمٍ فَكَانَ صَدَاقُ مَا بَيْنَهُمَا الْاِسْلَامَ، اَسْلَمَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ قَبْلَ اَبِیْ طَلْحَةَ فَخَطَبَهَا فَقَالَتْ: اِنِّیْ قَدْ اَسْلَمْتُ فَاِنْ اَسْلَمْتَ نَكَحْتُكَ فَاَسْلَمَ فَكَانَ صَدَاقَ مَا بَيْنَهُمَا [۲۲] (حضرت) ابوطلحہ نے (حضرت) اُمّ سلمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو نکاح کا پیغام بھیجا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اُن کے درمیان دین اِسلام مہر تھا۔ (حضرت) اُمّ سلمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے کہا اے ابوطلحہ (رضی اللہ عنہ) تو رد کے قابل نہیں (یعنی تیری بات مانی جائے گی) مگر تو کافر ہے، میں مسلمان خاتون ہوں، اِس لئے میرے لئے جائز نہیں کہ میں تیرے ساتھ نکاح کروں۔ اگر تو مسلمان ہو جائے (تو تیرا اِسلام لانا ہی میرا حق مہر ہوگا)۔ پھر (حضرت) ابوطلحہ (رضی اللہ عنہ) مسلمان ہو گئے اور اُن سے نکاح اِسی حق مہر پر ہوا۔

---

[۲۲] نسائی جلد۲ص۸۵، مشکوٰۃ ص۲۷۷، حدیث نمبر ۳۴۴۴۔

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بعد راوی ہیں فرماتے ہیں میں نے (حضرت) اُمّ سلمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے مقابلہ میں کوئی ایسی عورت دیکھی سنی نہیں جس کا حق مہر اُن سے بزرگ اور بہتر ہو۔ کیونکہ اسلام سے بڑھ کر اور کیا چیز ہو سکتی ہے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اُن سے قربت کی اور اُن سے بچے بھی پیدا ہوئے۔

آزادی بطور حق مہر:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْتَقَ صَفِیَّةَ وَجَعَلَهٗ صَدَاقَهَا ۲۳ ''رسول اللہ ﷺ نے (حضرت بی بی) صفیہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو آزاد کر کے اُن سے نکاح فرمایا اور ان کی آزادی اُن کا حق مہر ٹھہری''۔

آزاد کر کے نکاح کرنے پر دوہرا ثواب:

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ثَلَاثَةٌ یُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَرَّتَیْنِ رَجُلٌ كَانَتْ لَهٗ اَمَةٌ فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ اَدَبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِیْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا وَعَبْدٌ یُؤَدِّیْ حَقَّ مَوَالِیْهِ وَمُؤْمِنُ اَهْلِ الْكِتَابِ ۲۴

''تین اشخاص ہیں جن کیلئے دوہرا اجر وثواب ہے۔ پہلا وہ آدمی جس کے پاس لونڈی ہو اور وہ اُسے اَدب سکھائے جیسا اَدب سکھانے کا حق ہے اور علم پڑھائے جیسا علم پڑھانے کا حق ہے یعنی علم واَدب میں اُس کو لائق فائق کر دیا۔ اور آزاد کرنے کے بعد اُس سے نکاح کر لے اور دوسرا وہ غلام جو اپنے آقا میاں کی خدمت بھی کرے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی بندگی بھی کرے اور تیسرا وہ شخص جو اہل کتاب ہو اور (نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پر) ایمان لائے''۔

---

۲۳ نسائی جلد ۲ ص ۸۶ ترمذی جلد ۱ ص ۲۱۱ مسلم جلد ۱ ص ۵۴۹۔ ۲۴ نسائی جلد ۲ ص ۸۶ ترمذی جلد ۱ ص ۲۱۲ مسلم جلد ۱ ص ۴۵۹ (مختصراً)۔

حق مہر کے مسائل

مسئلہ: بیوی کو حق مہر ادا کرنا فرض ہے۔

فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؀ ”پھر جو ازدواجی زندگی کا لطف تم ان سے اٹھاؤ اس کے بدلے میں ان کے مہر بطورِ فرض ادا کرو“۔

عورت اپنی خوشی سے حق مہر معاف کرسکتی ہے:

اٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا ؀ ”اور عورتوں کے (حق) مہر خوش دِلی کے ساتھ (فرض جانتے ہوئے) ادا کرو البتہ اگر وہ خود اپنی خوشی سے مہر کا کوئی حصہ تمہیں معاف کردیں تو اسے مزے سے کھا سکتے ہو“۔

مسئلہ: فریقین کی باہمی رضامندی سے عورت کا حق مہر نکاح کے وقت ادا کرنا (مہر معجّل) یا مؤخر کرنا (مہر مؤجل) دونوں طرح جائز ہے۔

مسئلہ: نکاح سے پہلے فریقین مہر طے نہ کرسکیں تو نکاح کے بعد بھی طے کیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ: نکاح کے بعد اگر صحبت کرنے سے پہلے جب کہ مہر بھی ابھی ادا نہ ہوا ہو کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے تو اس پر مہر ادا کرنا واجب نہیں البتہ اپنی استطاعت کے مطابق عورت کو کچھ نہ کچھ ہدیہ دینا چاہیے۔

نصف حق مہر ادا کرنا کب واجب ہوتا ہے؟

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشادِ عظیم ہے:

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَالَمْ تَمَسُّوْهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚ وَّمَتِّعُوْهُنَّ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا ۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَإِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا أَنْ يَّعْفُوْنَ أَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۚ وَأَنْ تَعْفُوْٓا أَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۗ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۗ إِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ (البقرة:۲۳۶:۲۳۷)

’’تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم اپنی عورتوں کو ہاتھ لگانے سے پہلے یا مہر مقرر کرنے سے پہلے طلاق دے دو۔ اس صورت میں انہیں کچھ نہ کچھ برتنے کے لئے ضرور دو۔ خوش حال آدمی اپنی استطاعت کے مطابق اور غریب آدمی اپنی استطاعت کے مطابق معروف طریقہ سے دے۔ یہ حق ہے نیک آدمیوں پر۔ اور اگر تم نے ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دی ہو لیکن مہر مقرر کیا جا چکا تھا تو اس صورت میں نصف مہر دینا ہوگا اور یہ کہ عورتیں کچھ چھوڑ دیں یا وہ مرد جس کے اختیار میں عقدِ نکاح ہے، درگزر سے کام لے (اور پورا مہر دے دے) اور تم (یعنی مرد) درگزر سے کام لو تو یہ تقویٰ سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے۔ آپس کے معاملات میں فیاضی کو نہ بھولو۔ اللہ (تبارک وتعالیٰ) تمہارے اعمال دیکھ رہا ہے‘‘۔

حق مہر کی مقدار مقرر نہیں:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لِرَجُلٍ تَزَوَّجْ وَلَوْ بِخَاتَمٍ مِنْ حَدِيْدٍ ۲۵

’’نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا نکاح کر خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی دے کر‘‘۔

۲۵ کنز العمال حدیث نمبر ۴۴۷۱۴، بخاری جلد ۲ص ۷۷۴۔

خوشی کے موقعہ پر جائز اُمور

مسئلہ: مردوں کو ایسی خوشبو لگانا جائز ہے جس کی خوشبو نمایاں ہو لیکن رنگ نمایاں نہ ہو جبکہ عورتوں کو ایسی خوشبو لگانی جائز ہے جس کا رنگ نمایاں ہو لیکن خوشبو نمایاں نہ ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **طِيْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيْبُ النِّسَآءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيْحُهُ** [۱] ”مردوں کی خوشبو نمایاں ہو اور رنگ نمایاں نہ ہو عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ نمایاں ہو لیکن خوشبو نمایاں نہ ہو“۔

مسئلہ: فتنہ کا ڈر نہ ہو تو چھوٹی بچیاں خوشی کے موقع پر دف کے ساتھ ایسے اشعار پڑھ سکتی ہیں جو کفر و شرک، فسق و فجور، عورت کے حسن و جمال اور جنسی جذبات میں ہیجان پیدا کرنے والے نہ ہوں۔

مسئلہ: خواتین کے لئے سونے کا زیور اور ریشمی لباس پہننا جائز ہے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **اُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيْرُ لِاِنَاثِ مِنْ اُمَّتِیْ وَحُرِّمَ عَلٰی ذُكُوْرِهَا** [۲] ”سونا اور ریشم میری اُمت کی عورتوں کے لئے جائز کیا گیا ہے جب کہ مردوں کے لئے حرام ٹھہرایا گیا ہے“۔

مسئلہ: سفید بالوں میں مہندی اور وسمہ ملا کر لگانا جائز ہے۔

---

[۱] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۴۴۳، ترمذی جلد ص ۷۸۷، نسائی حدیث نمبر ۵۱۱۷، شرح السنۃ جلد ۶ ص ۲۰۰، مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۱۵۸، کنزالعمال حدیث نمبر ۱۷۳۳۷، مرقاۃ جلد ۸ ص ۲۸۶۔

[۲] شرح السنۃ جلد ۶ ص ۱۶۹، ابوداؤد حدیث نمبر ۴۰۵۷ (باختلاف الفاظ)۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اِنَّ اَحْسَنَ مَا غُيِّرَ بِهٖ هٰذَا الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ [۳] ''بڑھاپے (کے سفید بالوں) کے بدلنے کے لئے مہندی اور وسمہ لگانا بہترین چیز ہے''۔

خوشی کے موقع پر ناجائز اُمور

مسئلہ: بالوں میں جوڑا یا وِگ لگانے پر لعنت کی گئی ہے۔

مسئلہ: اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم اور رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی نافرمانی کے معاملے میں عورت پر شوہر کی اطاعت جائز نہیں۔

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں: اَنَّ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ زَوَّجَتْ بِنْتَهَا فَتَمَعَّطَ شَعْرُ رَاْسِهٖ فَجَاءَتْ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَتْ اِنَّ زَوْجَهَا اَمَرَنِيْ اَنْ اَصِلَ فِيْ شَعْرِهَا فَقَالَ: لَا اِنَّهٗ قَدْ لُعِنَ الْمُوْصَلَاتِ [۴] ''ایک اَنصاری عورت نے اپنی بیٹی کا نکاح کیا اُس کے سر کے بال (بیماری کی وجہ سے) گر چکے تھے۔ وہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا ''میرے شوہر نے حکم دیا ہے کہ میں اپنی بیٹی کے بالوں میں جوڑا لگاؤں (سو کیا حکم ہے؟)'' آپ ﷺ نے اِرشادِ پاک فرمایا: ''ایسا نہ کرنا بالوں میں جوڑا لگانے والیوں پر لعنت کی گئی ہے''۔

مسئلہ: ایسا تنگ لباس جس سے جسم کے حصے نمایاں ہوتے ہوں یا ایسا باریک

---

[۳] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۴۵۱' شرح السنۃ جلد ۶ ص ۲۰۸' ابو داؤد حدیث نمبر ۴۲۰۵' نسائی حدیث نمبر ۵۰۷۷' ترمذی حدیث نمبر ۱۷۵۳' ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۶۲۲' مسند احمد جلد ۵ ص ۱۴۷' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۳۱۰' مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۲۰۱۷۴' کنز العمال حدیث نمبر ۱۷۳۱۲۔ [۴] بخاری جلد ۲ ص ۸۷۴۔

لباس جس سے جسم نظر آئے' پہننے والی عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوں گی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَآءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا** ۵ ''جہنمیوں کی دو قسمیں ہیں' میں نے (ابھی تک) نہیں دیکھیں اُن میں سے ایک وہ لوگ ہیں جن کے پاس بیل کی دُموں جیسے کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے۔ دوسری قسم اُن عورتوں کی ہے جو کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہیں' سیدھی راہ سے گمراہ ہونے والی اور دوسروں کو گمراہ کرنے والی ہیں۔ اُن کے سر بختی اُونٹ کے کوہان کی طرح ٹیڑھے ہوئے ہیں۔ ایسی عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوں گی نہ ہی جنت کی خوشبو پائیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو لمبے فاصلے سے آتی ہے''۔

عورتوں اور مردوں پر لعنت:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں: **لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْمُتَشَبِّهِيْنَ بِالنِّسَآءِ مِنَ الرِّجَالِ** ۶ ''رسول اللہ ﷺ نے عورتوں میں سے مردوں کے ساتھ مشابہت کرنے والی عورتوں اور مردوں میں سے عورتوں کے ساتھ مشابہت کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی ہے''۔

---

۵ مشکوۃ حدیث نمبر ۳۵۲۴' مسلم حدیث نمبر ۲۱۲۸' مسند احمد جلد ۲ ص ۳۵۶۔۴۴۰' الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۹۵' شرح السنۃ جلد ۵ ص ۴۵۳' کنز العمال حدیث نمبر ۴۵۰۱۳' قرطبی جلد ۶ جز ۱۲ حدیث نمبر ۳۱۰' جز ۷ جز ۱۳ حدیث نمبر ۱۲۵۔ ۶ ابو داؤد حدیث نمبر ۴۰۹۷' ترمذی حدیث نمبر ۲۷۸۴' ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۹۰۴' المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱۱ ص ۲۵۲' الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۱۰۳' مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۱۰۳۔

خوشبو لگانے والی عورتیں:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَیُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلٰی قَوْمٍ لِیَجِدُوْا مِنْ رِیْحِهَا فَهِیَ زَانِیَةٌ [۷] ''جو عورت عطر لگائے اور لوگوں کے پاس سے اس لئے گزرے تاکہ وہ اس کی خوشبو سونگھیں وہ زانیہ ہے''۔

چالیس یوم سے زیادہ ناخن بڑھانا منع ہے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ وَقَّتَ لَهُمْ فِیْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً تَقْلِیْمَ الْاَظْفَارِ وَاَخْذَ الشَّارِبِ وَحَلْقَ الْعَانَةِ [۸] ''نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ان کے لئے ناخن کاٹنے، مونچھیں کتروانے اور زیر ناف بال مونڈنے کے لئے چالیس دنوں کی مدت مقرر فرمائی ہے''۔

انہی سے مروی ہے: وَقَّتَ لَنَا فِیْ قَصِّ الشَّارِبِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ وَنَتْفِ الْاِبِطِ وَتَقْلِیْمِ الْاَظْفَارِ اَنْ لَّا نَتْرُکَ اَکْثَرَ مِنْ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً [۹] ''ہمارے لئے وقت مقرر کر دیا گیا، لبیں (مونچھیں) تراشنے، زیر ناف بال مونڈھنے، بغل کے بال اکھاڑنے اور ناخن تراشنے میں کہ ہم ان میں چالیس دن سے زیادہ تاخیر نہ کریں''۔

عورتوں کو پاؤں میں گھنگھرو باندھنے کی ممانعت:

اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی زوجہ فرماتی ہیں، میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کو فرماتے ہوئے

---

[۷] مسند احمد جلد ۴ ص ۴۱۸، ۴۱۴، مستدرک حاکم جلد ۲ حدیث نمبر ۳۹۶، مجمع الزوائد جلد ۶ ص ۳۶۳۔ [۸] شرح السنۃ جلد ۶ ص ۲۲۳، مسلم حدیث نمبر ۲۵۸، ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۰۰، ترمذی حدیث نمبر ۲۷۸۸۔ [۹] ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۹۵۔

سنا ہے: لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جُلْجُلٌ وَلَا جَرَسٌ وَلَا تَصْحَبُ الْمَلٰٓئِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جَرَسٌ ۱۰ ''جس گھر میں گھنگھرو اور گھنٹے ہوں اُس میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے نہ ہی فرشتے اُن لوگوں کے ساتھ رہتے ہیں جو گھنٹے اِستعمال کرتے ہیں''۔

بُرے اَشعار پڑھنے کی ممانعت:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالْعَرْجِ إِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: خُذُوا الشَّيْطَانَ أَوْ أَمْسِكُوا الشَّيْطَانَ لَأَنْ يَّمْتَلِىَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ يَّمْتَلِىَ شِعْرًا ۱۱ ''ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عرج کے مقام (مدینہ منورہ سے تقریباً ایک سو کلومیٹر کے فاصلہ پر) سے گزر رہے تھے کہ ایک شاعر اَشعار پڑھتے ہوئے سامنے آیا تو آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: پکڑو اِس شیطان کو (یا فرمایا روکو اِس شیطان کو) پھر فرمایا (ایسے گندے) اَشعار منہ میں ڈالنے کی بجائے پیپ ڈالنا زیادہ بہتر ہے''۔

مردوں اور عورتوں کو کالے رنگ کا خضاب لگانا منع ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: يَكُونُ قَوْمٌ يَخْضِبُونَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ بِالسَّوَادِ' كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَرِيحُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ ۱۲

''آخری زمانے میں کچھ لوگ کبوتر کے سینے جیسا سیاہ رنگ کا خضاب

---

۱۰ نسائی جلد۲ ص ۲۹۰۔ ۱۱ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۸۰۹' مسلم حدیث نمبر ۲۲۵۹' مسند احمد جلد۳ ص ۸' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۱۰ ص ۲۴۴' قرطبی جلد۷ جز۱۳' حدیث نمبر ۱۵۰۔ ۱۲ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۴۵۲' مرقاۃ جلد۸ ص ۲۹۳' ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۱۲' نسائی حدیث نمبر ۵۰۷۵' مسند احمد جلد۱ ص ۲۷۳' شرح السنۃ جلد۶ ص ۲۰۹۔

لگائیں گے ایسے لوگ جنت کی خوشبو تک نہ پا سکیں گے"۔

مخلوط مجالس اور ناچ گانے کی ممانعت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظُّهُ مِنَ الزِّنَا مُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَالْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ، وَالْأُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ، وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ، وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطٰى، وَالْقَلْبُ يَهْوِىْ وَيَتَمَنّٰى وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ** [۱۳] "انسان کی تقدیر میں اس کا حصہ زنا کا لکھ دیا گیا ہے جس کو وہ خوانخواہ کرے گا تو آنکھوں کا زنا (نامحرموں) کو دیکھنا ہے۔ کانوں کا زنا سننا ہے' زبان کا زنا (گندی) بات کرنا ہے' ہاتھ کا زنا (غیر محرم کو چھونا اور) پکڑنا ہے پاؤں کا زنا (بری جگہ) جانا ہے' دل کا زنا (بری) خواہش اور تمنا ہے' شرمگاہ ان باتوں کو سچ کرتی ہے یا جھوٹ"۔

---

[۱۳] مسلم جلد ۲ ص ۳۳۶' مسند احمد جلد ۲ ص ۳۱۷' کنز العمال حدیث نمبر ۱۳۰۶۴' قرطبی جلد ۹ جز ۱۷ حدیث نمبر ۱۰۷۔

آدابِ دُعا اور اوقاتِ قبولیت

تالیف: منیر احمد یوسفی (ایم-اے) مدیر اعلیٰ ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور

ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے ہیں۔ کبھی مایوس ہوتے ہیں کبھی جلد بازی سے کام لیتے ہیں۔ اس تکلیف سے نکلنے کے لئے اور یقینِ کامل اور عزم بالجزم حاصل کرنے کے لئے ایک خوبصورت کتاب آدابِ دُعا اور اوقاتِ قبولیت کا مطالعہ کریں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے مایوسی اور نا اُمیدی سے نجات حاصل ہو گی۔

ملنے کا پتا: جامع مسجد نگینہ A-977' بلاک B-III' گجرپورہ (چائنہ) سکیم لاہور۔
0300-4274936 (ہدیہ بمعہ ڈاک خرچہ ۱۵۰ روپے)

پہلی ملاقات پر شوہر کی بیوی کے لئے دُعا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اِذَا تَزَوَّجَ اَحَدُکُمْ اِمْرَاَۃً اَوْ اِشْتَرٰی خَادِمًا فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ [1] ''جب تم سے کوئی آدمی کسی عورت سے نکاح کرے یا غلام خریدے تو یوں دُعا کرے۔ اے اللہ (تبارک وتعالیٰ) میں تجھ سے اِس (عورت) کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور جس طبیعت پر اس (عورت) کو پیدا کیا گیا ہے اُس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اِس (عورت) کے شر سے اور جس طبیعت پر اس کو پیدا کیا گیا ہے اُس کے شر سے''۔

مباشرت

مباشرت کا اَصل بشرہ ہے اور بشرہ کا معنٰی اِنسان کی ظاہری جلد ہے جو بالوں سے خالی ہوتی ہے۔ اِسی لئے اِنسان کو بشر کہتے ہیں یعنی ظاہری اور کھلی کھال والا کہ اس کی جلد بالوں سے خالی ہوتی ہے جبکہ دوسرے حیوانات میں اَیسا نہیں ہوتا۔

مباشرت کا معنٰی ہے جلدوں کا ایک دوسرے کے ساتھ ملنا۔ بطورِ کنایہ اِس سے مراد جماع لیتے ہیں۔ کہ اِس سے مرد وزن کا جسم اور جلد ایک دوسرے سے ملتی ہے۔

اپنی بیوی سے عمر میں ایک بار صحبت کرنا فرض ہے کہ اس کے بغیر وہ دعویٰ کر سکتی ہے اور چار ماہ میں ایک بار ضروری ہے۔ اِس کے سوا بقدرِ طاقت۔ روزے اور حیض ونفاس کی حالت میں صحبت حرام ہے۔ جمعۃ المبارک کے دن قبل نماز صحبت مستحب ہے۔

حضرت اَوس بن اَوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسولِ کریم

---

[1] شرح السنۃ جلد۳ ص۱۲۲، ابن ماجہ حدیث نمبر 1918، مستدرک حاکم جلد۲ حدیث نمبر ۱۸۵۔۱۸۶، اَلسنن الکبریٰ للبیہقی جلد۷ ص۱۴۸۔

رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: مَنْ غَسَّلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ مَشٰى وَلَمْ یَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْاِمَامِ وَاسْتَمَعَ وَلَمْ یَلْغُ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ اَجْرُ صِیَامِهَا وَقِیَامِهَا ۲

"جو جمعۃ المبارک کے دن نہلائے اور نہائے اور جلدی آئے اور جلدی کام کرے اور پیدل آئے سوار نہ ہو اور امام کے قریب بیٹھے اور کوئی بے ہودگی نہ کرے تو اُسے ہر قدم کے عوض ایک سال کے روزوں اور ایک سال کی شب بیداریوں کا ثواب ملے گا"۔

آدابِ صحبت:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّاْتِیَ اَهْلَهٗ "جب کسی شخص کا اپنی اہلیہ کے پاس جانے کا (یعنی جماع کا) ارادہ ہو تو وہ کہہ لے:۔ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا "اے اللہ (جل جلالہ) تو ہمیں شیطان سے بچالے اور ہماری اولاد کو بھی شیطان سے بچالے"۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ فرماتے ہیں: اِنْ یُّقَدَّرْ بَیْنَهُمَا وَلَدٌ فِیْ ذٰلِكَ لَمْ یَضُرَّهُ الشَّیْطَانُ اَبَدًا ۳ "اگر جماع سے نطفہ قرار پکڑ گیا تو اِس سے پیدا ہونے والے بچے کو شیطان ہرگز کوئی ضرر نہ پہنچا سکے گا"۔

بیوی سے صحبت کرنا باعث اَجر وثواب ہے:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے بعض نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے دریافت کیا "یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) جب ہم سے کوئی اپنی بیوی سے (ہم بستری کرکے) شہوت پوری کرتا ہے تو کیا

---

۲ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۳۸۸، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۴۸۸، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۰۸۷، ابن حبان حدیث نمبر ۵۸۰، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۲ ص ۹۳، مسند احمد جلد ۴ ص ۱۰۴، ابوداؤد حدیث نمبر ۳۴۵، ترمذی حدیث نمبر ۴۹۶، نسائی حدیث نمبر ۱۳۸۴۔ ۳ ابن کثیر جلد ۱ ص ۲۳۱، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۱۶، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۸۳۔ ۱۹۱۹۔ ابوداؤد حدیث نمبر ۲۱۶۱، ترمذی حدیث نمبر ۳۴۹۶، ۱۰۹۲، کنز العمال حدیث ۴۴۸۴۷۔ بخاری حدیث نمبر ۶۳۲۵، مسلم حدیث نمبر ۲۷۳۰۔

اُس کیلئے ثواب ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا: اَرَاَیْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِیْ حَرَامٍ اَکَانَ عَلَیْهِ فِیْهَا وِزْرٌ؟ فَکَذٰلِکَ اِذَا وَضَعَهَا فِی الْحَلَالِ کَانَ لَهٗ اَجْرٌ. ۴ "بتاؤ اگر وہ حرام طریقے سے شہوت پوری کرے تو اس پر گناہ ہوگا یا نہیں؟ (اُنہوں نے عرض کیا ہوگا۔) آپ ﷺ نے فرمایا: اِسی طرح جب وہ حلال طریقے سے شہوت پوری کرتا ہے تو اس کیلئے ثواب ہے"۔

دوبارہ صحبت کرنے سے قبل وضو کرنا مستحب ہے:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمْ اَهْلَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یَّعُوْدَ فَلْیَتَوَضَّأْ ۵ "جب تم سے کوئی اپنی بیوی کے پاس صحبت کرنے کیلئے آئے پھر دوبارہ صحبت کرنا چاہے، تو اُسے وضو کر لینا چاہیے"۔

غُسلِ جنابت سے پہلے سونا ہو تو وضو کر لینا مستحب ہے:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ ۶ "جب نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ حالتِ جنابت میں سونا چاہتے تو نماز کی طرح وضو فرماتے اور سو جاتے"۔

دورانِ حیض ونفاس صحبت کرنا منع ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا: مَنْ اَتٰی حَائِضًا اَوْ امْرَاَةً فِیْ دُبُرِهَا اَوْ کَاهِنًا فَقَدْ کَفَرَ

---

۴ مسند احمد جلد ۵ ص ۱۶۷۔ ۵ ابو داؤد حدیث نمبر ۲۲۰، ترمذی حدیث نمبر ۱۴۱، ابن ماجہ حدیث نمبر ۵۱۷، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱ ص ۲۰۳۔۲۰۴، جلد ۷ ص ۱۹۲، مستدرک حاکم جلد ۱ حدیث نمبر ۱۵۲، مجمع الزوائد جلد ۴ ص ۲۹۵، کنز العمال حدیث نمبر ۴۴۸۵۵۔ ۶ ابو داؤد حدیث نمبر ۲۲۲، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱ ص ۲۰۰، ۲۰۳، ابن ماجہ حدیث نمبر ۵۸۴، مسند احمد جلد ۶ ص ۳۶، مجمع الزوائد جلد ۱ ص ۲۷۴، شرح السنۃ جلد ۱ ص ۵۴، دار قطنی جلد ۱ ص ۱۲۶، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱ ص ۶۰، مصنف عبد الرزاق حدیث نمبر ۱۰۷۳۔

بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ [7] ''جو شخص حائضہ سے صحبت کرے یا عورت کی دبر میں جماع کرے یا نجومی کے پاس آئے' اُس نے (حضرت) محمد ﷺ پر نازل کردہ تعلیمات کا اِنکار کیا''۔

حیض ونفاس ختم ہونے کے بعد غُسل کرنے سے پہلے صحبت کرنا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **اِذَا کَانَ دَمًا اَحْمَرَ فَدِیْنَارٌ وَاِذَا کَانَ دَمًا اَصْفَرَ فَنِصْفُ دِیْنَارٍ** [8] ''(حیض یا نفاس والی عورت کے) خون کا رنگ جب سرخ ہو تو (جماع کرنے کا کفّارہ) ایک دینار سونا ہے اور اگر خون کا رنگ زرد ہو (یعنی خون آنا رک چکا ہو لیکن ابھی غُسل نہ کیا ہو) تو (جماع کرنے کا کفارہ) نصف دینار سونا ہے''۔

فرشتوں سے حیاء:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **اِیَّاکُمْ وَالتَّعَرِّیَ فَاِنَّ مَعَکُمْ مَّنْ لَّا یُفَارِقُکُمْ اِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِیْنَ یُفْضِی الرَّجُلُ اِلٰی اَھْلِہٖ فَاسْتَحْیُوْھُمْ وَاَکْرِمُوْھُمْ** [9] ''ننگے ہونے سے بچو کیونکہ تمہارے ساتھ وہ (فرشتے) ہوتے ہیں جو تم سے جدا نہیں ہوتے مگر قضائے حاجت اور اُس وقت جب (کوئی) شخص اپنی بیوی کے پاس (جماع) کے لئے جاتا ہے۔ پس تم حیاء کرو اور اُن (فرشتوں) کی عزّت کرو''۔

یہاں وہ فرشتے مراد ہیں جو اِنسان کے اَعمال لکھنے پر مامور ہیں یعنی کراماً

---

[7] ترمذی حدیث نمبر ۱۳۵' ابن ماجہ حدیث نمبر ۶۳۹' مسند احمد جلد۲ ص ۴۰۸' دارمی جلد۱ ص ۲۵۹' الترغیب والترہیب جلد۳ ص ۲۹۱' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۵۱' مرقاۃ جلد۲ ص ۲۳۲' تلخیص الحبیر جلد۳ ص ۱۸۰' ابوداؤد حدیث نمبر ۳۹۰۴' درمنثور جلد۱ ص ۲۶۰' قرطبی جلد۲ جز۳ حدیث نمبر ۹۵۔

[8] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۵۴' ترمذی حدیث نمبر ۱۳۷' کنز العمال حدیث نمبر ۴۴۸۹۹' درمنثور جلد۱ ص ۲۶۰' مرقاۃ جلد۲ ص ۲۳۴' دارمی حدیث نمبر ۱۱۱۱۔ [9] ترمذی حدیث نمبر ۲۸۰۰' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۱۱۵' مرقاۃ جلد۶ ص ۲۵۹' شرح السنۃ جلد۵ ص ۲۱۔

کاتبین اور وہ فرشتے جو حفاظت پر مقرر ہیں۔ یہ فرشتے اِن دو وقتوں کے علاوہ ہمیشہ آدمی کے ساتھ رہتے ہیں۔

ستر چھپانا:

حضرت بہز بن حکیم علیہ الرحمہ اپنے والد اور وہ اُن کے دادا سے روایت کرتے ہیں: **اِحْفَظْ عَوْرَتَکَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِکَ اَوْ مَا مَلَکَتْ یَمِیْنُکَ** ''اپنی بیوی اور مملوکہ کنیز کے علاوہ اپنا ستر چھپاؤ''۔ فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا: **یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَرَاَیْتَ اِذَا کَانَ الرَّجُلُ خَالِیًا قَالَ فَاللّٰہُ اَحَقُّ اَنْ یُسْتَحْیٰ مِنْہُ** ''یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) یہ فرمایئے کہ جب مرد تنہا ہو تو فرمایا: اللہ (تبارک وتعالیٰ) اِس کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ اُس سے حیاء کیا جائے''۔ (اگرچہ اُس جگہ کوئی دوسرا نہ ہو تو اللہ تبارک وتعالیٰ تو دیکھتا ہے اس میں ادب وحیاء کی اِنتہا کی پاسداری ہے)۔

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) **عَوْرَاتُنَا مَا نَاتِیْ مِنْھَا وَمَا نَذَرُ؟** ''یہ ہماری شرم گاہیں ہیں یعنی ستر کی جگہ، ان میں سے ہم کیا کھول سکتے ہیں اور کیا چھپائیں''۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَّا تُرِیَھَا اَحَدًا فَلَا تُرِیَنَّھَا** [۱] ''اگر تو یہ کر سکے کہ تیرے ستر کو کوئی نہ دیکھے تو ایسا ہی کر کہ کوئی اُس کو نہ دیکھے''۔

آپ ﷺ نے کسی طرح بھی ستر کھولنے کی اجازت نہیں دی، عورتوں کو بھی ایک دوسرے کے سامنے ننگا نہیں ہونا چاہئے۔ شرع شریف کی رو سے یہ بھی منع ہے۔ اگرچہ تنہائی میں ننگے ہونا بوجہ ضرورت جائز ہے جیسے نہاتے وقت لیکن یہ نہیں کہ بلاضرورت ننگے ہو کر بیٹھے اللہ تبارک وتعالیٰ اور فرشتوں سے حیاء کرنی چاہئے۔

جیسی شرم وحیاء دین اسلام میں ہے۔ ایسی کسی دین میں نہیں ہے یہود

---

[۱] ترمذی حدیث نمبر ۲۷۹۴، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۹۲۰، ابوداؤد حدیث نمبر ۴۰۱۷، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۱۱۷، مرقاۃ جلد ۶ ص ۲۶۰، مسند احمد جلد ۵ ص ۳، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد ۱ ص ۱۹۹، مستدرک حاکم جلد ۴ حدیث نمبر ۱۸۰، نصب الرایۃ ۴ ص ۲۴۵۔

ونصاریٰ مرد عورتیں ایک دوسرے کے سامنے ننگے نہاتے ہیں۔ مشرکین جاہلیت کے دور میں ننگے ہو کر طوافِ خانہ کعبہ کیا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمْ اَهْلَهٗ فَلْيَسْتَتِرْ وَلَا يَتَجَرَّدْ تَجَرُّدَ الْعِيْرَيْنِ** [۱۱] ''جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے صحبت کرے تو کپڑا اوڑھے اور گدھوں کی طرح ننگا نہ ہو''۔

معلوم ہوا بیوی سے صحبت کے وقت اُتنا ستر کھولنا درست ہے جس کی ہمبستری کے وقت ضرورت ہوتی ہے۔ جانوروں کی طرح بالکل ننگا ہونا درست نہیں۔

اِحتیاط:

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰی عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْاَةُ اِلٰی عَوْرَةِ الْمَرْاَةِ وَلَا يُفْضِی الرَّجُلُ اِلَی الرَّجُلِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَّلَا تُفْضِی الْمَرْاَةُ اِلَی الْمَرْاَةِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ** [۱۲] ''مرد مرد کی شرم گاہ کی طرف نہ دیکھے اور عورت عورت کی شرم گاہ کی طرف نہ دیکھے اور مرد مرد کے ساتھ ایک چادر میں جمع نہ ہو اور عورت عورت کے ساتھ ایک چادر میں جمع نہ ہو''۔

''نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پاکیزگی اور سلامتی کی تعلیم ہے۔ مرد کا ستر ناف سے گھٹنے تک ہے جبکہ عورت کا تمام جسم ستر ہے (جس کو چھپانا ضروری ہے) یہی وجہ ہے کہ صنفِ نازک کو عورت کہا جاتا ہے کہ وہ سراپا عورت ہے۔ اجنبی عورت پر نظر ڈالنا حرام ہے، خواہ شہوت سے ہو یا بغیر شہوت کے۔ ہم جنسی کے خطرہ کے پیشِ نظر

---

[۱۱] ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۹۲۱، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۱۹۳، نصب الرایہ جلد ۴ ص ۲۴۷، ۲۴۶، مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۱۰۴۶۹، ۱۰۴۷۰، مجمع الزوائد جلد ۴ ص ۲۹۳ [۱۲] مسلم حدیث نمبر ۳۳۸، مشکوٰۃ حدیث ۳۱۰۰، مرقاۃ جلد ۶ ص ۲۵۲، ترمذی حدیث نمبر ۲۲۹۳، مسند احمد ۳ ص ۶۳، صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۷۲، کنز العمال حدیث نمبر ۱۳۰۵۲، مستدرک حاکم جلد ۱ ص حدیث نمبر ۱۵۸، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۹۸، شرح السنۃ جلد ۵ ص ۷، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۴ ص ۱۰۶، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۶ ص ۴۴۔

ایک چادر میں مرد کو مرد کے ساتھ اور عورت کو عورت کے ساتھ نہیں لیٹنا چاہیے۔

نجی معلامات:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ہم نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنگ میں شریک تھے جب واپس ہوئے تو ہم مدینہ (منورہ) کے قریب تھے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں نیا نیا شادی شدہ ہوں۔ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَتَزَوَّجْتَ؟ کیا تم نے نکاح کر لیا ہے؟ قُلْتُ نَعَمْ: "میں نے عرض کیا' ہاں (یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم)!" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَبِکْرٌ اَمْ ثَیِّبٌ؟ "کیا وہ کنواری ہے یا بیوہ؟" قُلْتُ بَلْ ثَیِّبٌ: "میں نے عرض کیا بلکہ وہ بیوہ ہے"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ: "تم نے کنواری (عورت) سے نکاح کیوں نہ کیا تو اُس سے کھیلتا وہ تجھ سے کھیلتی"۔ (حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) پھر جب مدینہ منورہ پہنچ گئے اور ہم لوگ گھر جانے لگے' تو نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَمْهِلُوْا حَتّٰی نَدْخُلَ لَیْلًا اَیْ عِشَآءً لِکَیْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِیْبَةُ [۱۳] "ٹھہر جاؤ رات کو عشاء کے وقت گھر جائیں گے تاکہ پراگندہ بالوں والی کنگھی کر لے اور غائب شوہر والی ناپسندیدہ بالوں کو دُور کر لے"۔

حکمتیں:

(۱) اِس سے محبت' اختلاط اور صحبت میں بے تکلفی اور کمالِ الفت مراد ہے کیونکہ اگر بیوہ دوسرے شوہر کو پہلے شوہر کی طرح نہ پائے تو بعض اوقات اُس کا دل پہلے شوہر کی یادوں سے وابستہ ہوگا اور دوسرے شوہر کی محبت اور اُس سے اختلاط میں تکلف سے کام لے گی۔ (۲) تاکہ تمہاری عورتیں اپنی آرائش کر لیں اور تمہاری صحبت کے لیے تیار ہو جائیں۔ (۳) ایک حدیث شریف میں ہے' رات کے وقت سفر سے گھر آنے سے منع کیا گیا ہے۔ اِس کا جواب یہ ہے کہ ممانعت اُس صورت میں ہے کہ

---

[۱۳] بخاری حدیث نمبر ۵۲۴۷' مسلم حدیث نمبر ۱۴۶۶' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۰۸۸' مرقاۃ جلد ۶ ص ۲۴۵' ابوداؤد حدیث نمبر ۲۰۴۸' نسائی نمبر حدیث ۳۲۲۶' ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۸۶۰' دارمی حدیث نمبر ۲۲۱۶۔

اِطلاع دیئے بغیر اچانک گھر میں پہنچ جائیں اور اگر اِطلاع ہو چکی ہو تو ممانعت نہیں۔

بیوی سے صحبت کرنے سے فقط اُس وقت کی لذت ہی مقصود نہیں رکھنی چاہئے بلکہ اُن فائدوں کا قصد کرنا چاہئے جو دین کی طرف راجع ہیں مثلاً حرام کاری سے بچنا، نیک اَولاد ہونا کہ جو دُعا اور اِستغفار کرے اور مر جائے تو قیامت کے دن پیش خیمہ ہو کیونکہ مباح اُمور اگر خالص نیت کے زیرِ اثر ہوں تو عبادت بن جاتے ہیں۔

اَولاد صدقہ جاریہ ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ اِلَّامِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْعِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْوَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْلَهٗ** [۱۴] ''جب اِنسان فوت ہو جاتا ہے تو اُس سے اُس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے۔ مگر تین اعمال کا تعلق (اُس سے ختم نہیں ہوتا) (۱) صدقہ جاریہ۔ (۲) ایسا علم جس سے لوگوں کو نفع پہنچتا رہے۔ (۳) یا اَولادِ صالح جو اُس کے لیے دُعائے خیر کرتی ہے''۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **لَا يَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ** [۱۵] ''جس مسلمان کے تین بچے مر جائیں تو اُسے دوزخ کی آگ نہ چھوئے گی ہاں! قسم پوری ہونے کے لئے''۔

عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' یہود کہتے تھے: **اِذَا اَتَى الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ مِنْ دُبُرِهَا فِيْ قُبُلِهَا كَانَ الْوَلَدُ اَحْوَلَ فَنَزَلَتْ**

---

[۱۴] مسند احمد جلد ۲ ص ۳۷۲' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۶ ص ۲۷۸' شرح السنہ جلد ۱ ص ۲۳۷' مشکل الآثار جلد ۱ ص ۹۵' کنز العمال جلد ۱۵ ص ۹۵۲' ابوداؤد جلد ۲ ص ۴۴' مشکوٰۃ ص ۳۲' ابن کثیر جلد ۷ ص ۴۴۰' مرآۃ جلد ۱ ص ۱۸۸' ہفت روزہ (غیر مقلد) ص ۲۰۲/۱۲ جلد ۳۲ شمارہ ۱۴۔ ۱۱۳ کتوبر ۱۹۸۰۔ المغنی لابن قدامہ جلد ۳ ص ۵۲۱۔ [۱۵] شرح السنہ جلد ۳ ص ۲۹۴' بخاری حدیث ۶۶۵۶' مسلم حدیث نمبر ۶۶۳۲' ترمذی حدیث نمبر ۱۰۶۰' ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۶۰۳' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۶۷' الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۷۵' کنز العمال حدیث نمبر ۶۶۴۴۔

نِسَآءُ کُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ [۱۶] ''یہودی کہا کرتے تھے' جب مرد عورت کے پیچھے سے اِس کی فرج میں صحبت کرے تو بچہ بھینگا (پیدا) ہوتا ہے۔ تو یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی'' عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں تو تم اپنی کھیتیوں میں آؤ جس طرح چاہو''۔

عورت کی دُبر (پاخانہ کی جگہ) وطی (صحبت) کرنا تمام دینوں میں حرام ہے۔ اِسلام میں حرام قطعی ہے کہ اس کا منکر کافر ہے جبکہ اِس کا مرتکب فاسق و فاجر ہے۔

نِسَآءُ کُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ ''نساء سے مراد اپنی بیبیاں ہیں۔'' نِسَآئُکُمْ فرما کر یہ بتایا گیا ہے کہ خبردار غیر عورتوں پر نظر نہ اُٹھانا تمہاری کھیتیاں صرف تمہاری اپنی بیویاں ہیں۔ اِسی ایک لفظ میں تقویٰ کا سبق دے دیا گیا ہے۔

عورت کا ایک عضو یعنی فرج کھیت کی طرح ہے، لہٰذا خود عورت کو بطریق مبالغہ حرث فرما دیا گیا۔ پس عورت گویا کھیت ہے اور نطفہ بیج اور اَولاد پیداوار۔ کھیت کی ہمیشہ ہر طرح نگرانی کی جاتی ہے۔ اِسی طرح عورت کی نگرانی خاوند کے ذمہ لازم ہے۔ جس طرح بعض کھیتیاں بہت پھل دار ہوتی ہیں اور بعض کم اور بعض بالکل بنجر، اِسی طرح بعض عورتیں زیادہ اَولاد والی ہوتی ہیں بعض کم اور بعض بانجھ، بعض عورتیں خبیث بچے جنم دیتی ہیں اور بعض طیب اور صالح۔

فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ ''اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ''۔ حرث سے مراد فرج' شرمگاہ ہے۔ یعنی اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو جاؤ، کھڑے، بیٹھے، لیٹے، آگے سے یا پیچھے بشرطیکہ فرج میں صحبت ہو کہ فرج ہی کھیتی ہے نہ کہ دُبر (پاخانے کا راستہ)۔

مقصد یہ کہ جیسے کھیت میں بیج کسی طرح ڈالیں بفضلہٖ تعالیٰ پیداوار ہوتی ہے یوں ہی اپنی بیوی کے پاس کسی طرح جاؤ مقدر میں جیسا بچہ ہے ویسا ہوگا۔ آگے پیچھے سے فرج میں جماع کرنے سے بچے پر اثر نہیں پڑتا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ

---

[۱۶] مشکوٰۃ حدیث ۳۱۸۳' مرقاۃ جلد ۶ ص ۳۱۳' بخاری حدیث نمبر ۴۵۲۸' مسلم حدیث نمبر ۱۴۳۵' ابوداؤد حدیث نمبر ۲۱۶۳' ترمذی حدیث نمبر ۲۹۷۸' ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۹۲۵' دارمی حدیث نمبر ۲۲۱۴۔

ﷺ کی طرف وحی کی گئی۔ **نِسَاءُ کُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ فَأْتُوْا حَرْثَکُمْ اَلْاٰیَۃِ اَقْبِلْ وَاَدْبِرْ وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَیْضَۃَ** [۱۷] ''تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں تو تم اپنی کھیتیوں کو آؤ، آگے کی جانب سے، پیچھے کی جانب سے (مگر صحبت اگلے حصہ میں کرو)۔ دُبر (پاخانے کی جگہ) اور حالتِ حیض سے بچو''۔

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **اِنَّ اللّٰہَ لَایَسْتَحْیِ مِنَ الْحَقِّ لَا تَاْتُوا النِّسَآءَ فِیْ اَدْبَارِھِنَّ** [۱۸] ''بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ) حق بیان کرنے میں نہیں جھجکتا تم عورتوں کی دُبروں میں نہ آؤ''۔ (یعنی اُن سے لواطت نہ کرو)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **مَلْعُوْنٌ مَنْ اَتٰی اِمْرَاَتَہٗ فِیْ دُبُرِھَا** [۱۹] ''وہ شخص ملعون ہے جو اپنی عورت کی دُبر میں آئے'' (لواطت کرے)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **اِنَّ الَّذِیْ یَاْتِیْ اِمْرَاَتَہٗ فِیْ دُبُرِھَا لَایَنْظُرُ اللّٰہُ اِلَیْہِ** [۲۰] ''جو شخص اپنی بیوی کی دُبر میں آتا ہے (لواطت کرتا ہے) اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُس کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا''۔

بیوی سے دُبر میں صحبت کرنے والا نظرِ رحمت سے محروم:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلٰی رَجُلٍ اَتٰی رَجُلًا**

---

[۱۷] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۱۹۱، مرقاۃ جلد ۶ ص ۳۱۹، ترمذی حدیث نمبر ۲۹۸۰، مسند احمد جلد ۱ ص ۲۹۷۔ [۱۸] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۱۹۲، مرقاۃ جلد ۶ ص ۳۲۰، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۹۲۴، دارمی حدیث نمبر ۲۲۱۳، مسند احمد جلد ۵ ص ۲۱۳، ترمذی حدیث نمبر ۱۱۶۴، الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۲۹۰، مجمع الزوائد جلد ۱ ص ۲۴۳، السنن الکبریٰ اللبیہقی جلد ۲ ص ۴۱۱، شرح السنۃ جلد ۶ ص ۸۲۔ [۱۹] شرح السنۃ جلد ۵ ص ۸۳، ابوداؤد حدیث نمبر ۲۱۶۲، مسند احمد جلد ۲ ص ۴۴۴، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۱۹۳، مرقاۃ جلد ۶ ص ۳۲۱۔ الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۲۹۶، تلخیص الحبیر جلد ۳ ص ۱۸۰، کنز العمال حدیث نمبر ۴۴۸۸۳۔ [۲۰] شرح السنۃ جلد ۵ ص ۸۳، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۹۲۳، ابن حبان حدیث نمبر ۱۳۰۲، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۱۹۴۔۳۱۹۳، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۲۱۔

اَوِ امْـرَاَةً فِي الدُّبُرِ [۲۱] ”اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُس آدمی کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرماتا جو (اپنی شہوت پوری کرنے کے لئے) مرد کے پاس آئے یا عورت کے ساتھ دُبر (پاخانے والی جگہ) میں صحبت کرے“۔

عَزل کے معنیٰ:

عزل کے معنی ہیں علیحدگی۔ اصطلاح میں عزل کے معنی ہیں کہ انزال کے وقت عورت سے علیحدہ ہو جانا اور مادۂ تولید باہر نکالنا تاکہ حمل قائم نہ ہو اور یہ اپنی بیوی کی مرضی سے جائز ہے۔

عَزل:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: **كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ** ”ہم عزل کرتے تھے اور قرآنِ مجید نازل ہو رہا تھا“۔ (یعنی قرآنِ مجید کے نزول کا دور تھا) حضرت امام مسلم علیہ الرحمہ نے اس میں اضافہ کیا ہے کہ **فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمْ يَنْهَنَا** [۲۲] ”یہ بات نبی (کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کو پہنچی تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہمیں منع نہیں فرمایا“۔ مطلب یہ کہ عزل کی ممانعت نہ تو کتاب اللہ سے ثابت ہے اور نہ حدیثِ پاک سے۔ اس سے معلوم ہوا کہ عزل مباح ہے۔

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: **نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يَّعْزِلَ عَنِ الْحُرَّةِ اِلَّا بِاِذْنِهَا** [۲۳] ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد عورت (یعنی بیوی، لونڈی نہ ہو) سے اُس کی اجازت کے بغیر عزل سے منع فرمایا ہے“۔ بلا اجازت عزل مکروہ ہے۔

مسئلہ: طبی ضرورت کے تحت عزل کی رخصت ہے، ورنہ نہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بہن حضرت جذامہ بنت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

---

[۲۱] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۱۹۵، مرقاۃ جلد ۶ ص ۳۲۱، ترمذی حدیث نمبر ۱۱۶۵۔ [۲۲] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۱۸۴، مرقاۃ جلد ۶ ص ۳۱۴، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۹۲۷، مسند احمد جلد ۳ ص ۳۰۹، بخاری حدیث نمبر ۵۲۰۸، مسلم حدیث نمبر ۱۴۴۰، ترمذی حدیث نمبر ۱۱۳۷۔ [۲۳] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۱۹۷، مرقاۃ جلد ۶ ص ۳۲۲، مسند احمد جلد ۱ ص ۳۱۔

WWW.SEEDHARASTAH.COM

سے روایت ہے فرماتی ہیں: حَضَرتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي أُنَاسٍ سَأَلُوهُ عَنِ الْعَزْلِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ذَاکَ الْوَادُ الْخَفِيُّ [۲۴] میں رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی لوگ موجود تھے۔ اُنہوں نے عزل کے بارے میں سوال کیا' تو رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ''یہ (بچہ کو) خفیہ زندہ درگور کرنا ہے''۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ہم نے عزل پسند کیا' ہم نے عزل کا اِرادہ کیا اور ہم نے کہا کیا ہم پوچھے بغیر عزل کریں حالانکہ رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ ہمارے درمیان موجود ہیں۔ ہم نے اِس بارے میں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: مَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ [۲۵] ''تم ایسا کرو تم پر کوئی حرج نہیں جو روح بھی قیامت کے دِن تک پیدا ہونے والی ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی''۔

حرج سے مراد خطرہ ہے نہ کہ ممانعت شرعی۔ عزل نہ کرنا خطرناک نہیں اور عزل کرنا مفید بھی نہیں کیونکہ جو بچہ دُنیا میں آنے والا ہے وہ آ کر رہے گا۔ مطلب یہ ہے عزل کرنے میں تم پر حرج نہیں' جائز ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت' فرماتے ہیں: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ ''رسول اللہ ﷺ سے عزل کے بارے میں پوچھا گیا'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: مَا مِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُوْنُ الْوَلَدُ وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ خَلْقَ شَيْئًا لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ [۲۶] ''ہر پانی (مادہ تولید' منی) سے بچہ پیدا نہیں ہوتا اور اللہ (تبارک وتعالیٰ) جب کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اُسے کوئی چیز نہیں روک سکتی''۔

یعنی تمہارے عزل کرنے کی وجہ سے آنے والی روح آنے سے نہ رُکے گی۔

---

[۲۴] مسند احمد جلد ۶ ص ۴۳۴' درمنثور جلد ۶ ص ۲۳۰۔ [۲۵] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۱۸۶' مرقاۃ جلد ۶ ص ۳۱۵' بخاری حدیث نمبر ۴۱۳۸' مسلم حدیث نمبر ۱۴۳۸' ابوداؤد حدیث نمبر ۲۱۷۲۔ [۲۶] مشکوٰۃ ۳۱۸۷' مرقاۃ جلد ۶ ص ۳۱۶' مسلم حدیث نمبر ۱۴۳۸' مسند احمد جلد ۳ ص السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۲۲۹' مجمع الزوائد جلد ۵ ص ۴۸ کنز العمال حدیث نمبر ۴۴۹۱۷۔

لہٰذا عزل کرنا اگرچہ حلال ہے مگر بے کار ہے۔ اَولاد ربِّ ذوالجلال والاکرام کی عطاء ہے۔ بعض اَوقات بیوی میں کوئی نقص نہیں ہوتا لیکن اَولاد بھی پیدا نہیں ہوتی۔

بچہ نطفہ سے پیدا ہوتا ہے اگر تقدیرِ الٰہی میں بچہ پیدا ہونا لکھا ہے تو عزل کے باوجود نطفہ کا کچھ حصہ رحم میں واقع ہو سکتا ہے اور بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جسے اللہ تبارک وتعالیٰ پیدا کرنا چاہے' اُسے کوئی طاقت نہیں روک سکتی' چاہے مانعِ حمل دوائیاں اِستعمال کریں یا کوئی اور چیز جیسے فرنچ لیدر وغیرہ۔ (فیملی پلاننگ کی یہ صورت مباح ہوگی)۔

غَیلہ:

حضرت جذامہ بنتِ وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں: میں کچھ لوگوں کے ساتھ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہِ عالیہ میں آئی اور رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ فرمارہے تھے: **لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيْلَةِ فَنَظَرْتُ فِى الرُّوْمِ وَفَارِسَ فَاِذَاهُمْ يُغِيْلُوْنَ اَوْلَادَهُمْ ذَالِكَ شَيْئًا** ۲۷ ''میں نے ارادہ فرمایا تھا کہ میں غیلہ سے منع کروں مگر میں نے فارسیوں اور رومیوں میں غور کیا تو وہ لوگ اپنی اَولاد کا غیلہ کرتے ہیں اور یہ فعل اُن کی اَولاد کو کچھ نقصان نہیں دیتا''۔

غیلہ کیا ہے؟

شیر نوشی کے زمانہ میں عورت سے صحبت کرنے کو غیلہ کہتے ہیں۔ یہ مشہور ہے کہ عورت بچے کو دُودھ پلاتی ہو یا حاملہ ہو اِس دَور میں صحبت مضر ہے مگر یہ غلط ہے۔ حدیثِ مبارکہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عورت اگر بچے کو دُودھ پلاتی ہو یا حاملہ ہو تو اِس دوران عورت کے شوہر کا اُس سے صحبت کرنے سے دُودھ پیتے بچے کو یا پیٹ والے بچے کو کوئی نقصان نہیں لیکن عورت کی صحت' ہمت وطاقت' خوراک اور دیگر ضروریاتِ زندگی بھی پیشِ نظر رکھی جاسکتی ہیں۔

---

۲۷ کنز العمال حدیث نمبر ۴۴۸۵۰' شرح السنۃ جلد ۵ ص ۸۴' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۱۸۹' مرقاۃ جلد ۶ ص ۳۱۷' مسلم حدیث نمبر ۱۴۴۲' ابوداؤد حدیث نمبر ۳۸۸۲' نسائی حدیث نمبر ۳۳۲۶' ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۰۱۱' دارمی حدیث نمبر ۲۲۱۷' مسند احمد جلد ۶ ص ۳۶۱۔۴۳۴' ترمذی حدیث نمبر ۲۰۷۷۔

جنابت اور غسل

وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ .... (المائدۃ:۶) ''اور اگر تم جنبی ہو تو خوب پاک ہو لو''۔ (یعنی غسل کر لو)

جنبی' جنابت سے بنا ہے جس کے لغوی معنی ہیں دُوری' علیحدگی۔

شریعت میں حدث اکبر جس سے غسل واجب ہو' جنابت کہلاتا ہے۔ اس کی وجہ سے مسلمان مسجد اور نماز وغیرہ سے علیحدہ رہتا ہے۔ مذکر' مونث ایک اور چند' سب کو جُنب کہا جاتا ہے۔

جنبی سے مصافحہ اور معانقہ:

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' مجھے رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم ملے: وَاَنَا جُنُبٌ فَاَخَذَ بِيَدِىْ ''اور میں جنبی تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔'' میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا' حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے تو میں چپکے سے نکل گیا اپنے گھر آیا' غسل کیا' پھر حاضر ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہیں تشریف رکھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) کہاں گئے تھے؟'' (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے اپنا حال عرض کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ [۱] ''سبحان اللہ! مومن نجس (ناپاک یا گندہ) نہیں ہوتا'' (یہ الفاظ صحیح بخاری کے ہیں۔ مسلم کی روایت میں اس کے یہی معنی ہیں) اور ''قُلْتُ'' کے بعد یہ بھی ہے۔ لَقَدْ لَقِيْتَنِىْ وَاَنَا جُنُبٌ فَكَرِهْتُ اَنْ اُجَالِسَكَ حَتّٰى اَغْتَسِلَ وَكَذَا الْبُخَارِىُّ فِىْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ملے حالانکہ میں جنبی تھا' میں نے غسل کے

---

[۱] بخاری جلد ۱ ص ۴۵' مسلم جلد ۱ ص ۱۶۲' ۴۹' ابوداؤد جلد ۱ ص ۳۴' نسائی جلد ۱ ص ۵۲' مسند احمد جلد ۲ ص ۲۳۵-۳۸۲' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱ ص ۱۸۹' شرح السنۃ جلد ۱ ص ۳۵۲۔

بغیر آپ ﷺ کے پاس بیٹھنا ناپسند کیا۔ بخاری شریف کی دوسری روایت میں ایسے ہی ہے''۔

(۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: **اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَقِیَهُ فَاَهْوٰی اِلَیْهِ فَقَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ لَیْسَ بِنَجِسٍ** ؎۲ ''رسول اللہ ﷺ ان سے ملے تو اُن کی طرف جھکے (مصافحہ کرنے کے لئے یا ملنے کے لئے) (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' میں نے) عرض کیا' میں جنبی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمان نجس نہیں ہوتا''۔

پہلی حدیث شریف کے مطابق حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا خیال تھا کہ ناپاکی کی حالت میں مصافحہ وغیرہ سب ممنوع ہیں مگر حیاء اور اَدب کی وجہ سے اُس وقت عرض نہ کرسکے۔ چونکہ اس کے ناجائز ہونے کا یقین نہیں تھا' اِس لئے خاموشی اختیار کی۔ جنابت' نجاست حقیقیہ نہیں کہ جنبی سے مصافحہ کرنے سے منع کرے۔ خیال رہے کافر بھی نجس نہیں۔ قرآنِ مجید میں جو مشرکوں کو نجس فرمایا گیا ہے' اِس سے مراد اُن کے اعتقاد کی گندگی ہے۔

مسائل: (۱) جنبی کا پسینہ یا جھوٹا نجس نہیں۔ (۲) غسلِ جنابت کرنے میں دیر ہو جائے تو حرج نہیں۔ (۳) جنابت کی حالت میں ضروری کام کاج کرنا جائز ہے۔ (۴) جنبی کے ساتھ مصافحہ' معانقہ بلکہ اُس کے ساتھ بیٹھنا اور بات چیت کرنا جائز ہے۔

جنبی کے دیگر مسائل اور اَحکام:

(۱) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمْ اَهْلَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یَّعُوْدَ فَلْیَتَوَضَّأْ بَیْنَهُمَا وُضُوْءً** ؎۳ ''جب تم میں سے کوئی اپنی اہلیہ کے پاس جائے پھر دوبارہ جانا چاہے

؎۲ ابوداؤد جلد۱ص ۳۴' نسائی جلد۱ص ۵۲' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۱ص ۳۰۶' مجمع الزوائد جلد۱ ص ۲۷۵' دار قطنی جلد۲ص ۷۰' کنزالعمال حدیث نمبر ۲۷۴۶۵۔ ؎۳ مسند احمد جلد۳ص ۲۱' مشکوٰۃ ص ۴۹' ابوداؤد جلد۱ص ۳۲' نسائی جلد۱ص ۵۲' ترمذی حدیث نمبر ۱۴۱' ابن ماجہ حدیث نمبر ۵۸۷' مستدرک حاکم جلد۱ص ۱۵۲' مسلم حدیث نمبر ۳۰۵'۔

تو ہم بستری سے قبل وضو کر لے"۔

(۲) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا کہ انہیں رات میں جنابت پہنچتی ہے تو رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ**۴ "کہ وضو کرو اور عضوِ خاص دھو لو پھر سو جاؤ"

(۳) اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: **كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّأْكُلَ اَوْيَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهٗ**۵ "جب بھی رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرمانا ہوتا اور کچھ کھانا یا سونا پسند فرماتے تو نماز کا سا وضو فرما لیتے"۔

حائضہ' نفاس والی اور جنبی کا مسجد میں آنا منع ہے:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **وَجِّهُوْا هٰذِهِ الْبُيُوْتَ عَنِ الْمَسْجِدِ فَاِنِّيْ لَا اُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَّلَا جُنُبٍ**۶ "ان گھروں کو مسجدوں سے پھیر دو کیونکہ حائضہ اور جنبی کے لئے مسجد میں آنا حلال نہیں (جائز نہیں)"۔

نوٹ: اولاً بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے گھروں کے دروازے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم شریف میں تھے جن کی وجہ سے گھروں میں آنا جانا مسجد کے راستہ سے ہوتا تھا۔ حکم دیا کہ ان گھروں کے دروازے اور طرف نکالو۔ یہ موجودہ دروازے بند کر دو۔ یعنی اگر

---

۴ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۲' مرقاۃ جلد ۲ ص ۱۴۲' بخاری حدیث نمبر ۲۹۰' مسلم حدیث نمبر ۳۰۵' نسائی حدیث نمبر ۲۶۰' دارمی حدیث نمبر ۷۵۶' مسند احمد جلد ۲ ص ۶۴ ۵ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۳' مرقاۃ جلد ۲ ص ۱۴۲' مسلم حدیث نمبر ۳۰۵' مسند احمد ۶ ص ۱۲۶۔ ۶ مشکوٰۃ ص ۵۰' ابوداؤد جلد ۱ ص ۳۴' شرح السنۃ جلد ۱ ص ۶۲ ۳' مرقاۃ جلد ۲ ص ۱۴۸۔

دروازے مسجد میں رہے تو جنبی' حائضہ اور نفاس والی عورتیں مسجد سے گزریں گی۔ حالانکہ اُنہیں مسجد میں بیٹھنا اور مسجد کے اندر سے گذرنا حرام ہے۔ یہی مسئلہ امام اعظم حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے اسی حدیث شریف کی روشنی میں بیان فرمایا ہے۔

گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے:

(۱) امیر المؤمنین سیّدنا حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادِ پاک فرمایا: **لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِکَةُ بَیْتًا فِیْهِ صُوْرَةٌ وَّلَا کَلْبٌ وَّلَا جُنُبٌ** ؎ ''جس گھر میں (جاندار) کی تصویر ہو' کتا یا جنبی ہو' وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے''۔

یہاں فرشتوں سے مراد رحمت کے فرشتے ہیں۔ دیگر کاروبارِ زندگی چلانے والے فرشتے' روح قبض کرنے والا فرشتہ' اور اُس کی جماعت کے فرشتوں کی راہ میں کوئی چیز حائل نہیں۔ تصویر سے مراد جاندار کی تصویر ہے (جو بلا ضرورت' حرمت اور عزت سے رکھی جائے) کتے سے مراد بلا ضرورت محض شوقیہ طور پر رکھا اور پالا ہوا کتا ہے۔ کارخانہ' فیکٹری' دکان' کھیتی' یا گھربار کی حفاظت یا شکار کے لئے کتا پالنا جائز ہے۔ اور جنبی سے مراد وہ شخص ہے جو بلا ضرورت شرعیہ بے غسل رہا کرے۔ رات کا جنبی وضو کرکے رات گزار سکتا ہے۔

(۲) حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **ثَلَاثَةٌ لَا تَقْرَبُهُمُ الْمَلَائِکَةُ جِیْفَةُ کَافِرٍ وَّ الْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوْقِ وَالْجُنُبُ اِلَّا اَنْ یَّتَوَضَّأَ** ؎۸ ''تین اشخاص ہیں جن کے قریب رحمت کے فرشتے نہیں آتے' کافر مردار' خلوق سے لتھڑا اور جنبی مگر یہ کہ وضو کر لے''۔

؎ مشکوٰۃ ص ۵۰' نسائی جلد ا ص ۵۱' مسند احمد جلد ا ص ۱۰' مجمع الزوائد جلد ۵ ص ۳'۱۷۴' الترغیب والترہیب جلد ا ص ۱۴۸' ابوداؤد حدیث نمبر ۲۲۷' دارمی حدیث نمبر ۲۶۶۲' ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۶۵۰ ۔ ؎۸ مشکوٰۃ ص ۵۰' ابوداؤد حدیث نمبر ۴۱۸۰' مجمع الزوائد جلد ۵ ص ۱۵۶' ۲'۷' الترغیب والترہیب جلد ا ص ۱۲۷'۱۴۸' السنن ا جلد ۳ ص ۱۶۱' الکبریٰ للبیہقی جلد ۵ ص ۳۶۔

یہاں بھی فرشتوں سے مراد رحمت کے فرشتے ہیں۔ کافر مردار سے مراد کافر کا جسم مراد ہے مُردہ ہو یا زندہ۔ کفار کے پاس رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ خلوق اُس خوشبو کا نام ہے جس میں زعفران وغیرہ ہوتا ہے' اِس کا رنگ ظاہر ہوتا ہے۔ مَردوں کو ایسی خوشبو لگانی چاہیے جو خوشبو رنگ نہ دے۔ یہاں مَردوں کے لئے ممانعت مقصود ہے' عورتیں اِس حکم سے علیحدہ ہیں۔ اِسی طرح جنبی سے مراد وہ جنبی ہے جو ناپاک رہنے کا عادی ہو۔ حتیٰ کہ نماز کے اوقات میں بھی ناپاک رہے۔

حائضہ اور جنبی پر قرآنِ مجید کی تلاوت پر پابندی:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَا تَقْرَءُ الْحَائِضُ وَلَا جُنُبٌ شَیْئًا مِّنَ الْقُرْآنِ [9] ''حائضہ اور جنبی قرآنِ مجید کی تلاوت نہ کریں''۔

اِس حدیث شریف میں شئی سے مراد پوری آیتِ پاک ہے اور حائضہ کے حکم میں نفاس والی عورت بھی شامل ہے یعنی وہ عورت جس نے بچے کو جنم دیا ہو' اُس کو چند دِنوں سے لے کر چالیس دِنوں تک جو خون آتا ہے اُسے نفاس کہتے ہیں۔ مطلب یہ کہ حائضہ' نفاس والی اور جنبی قرآنِ مجید کی پوری آیتِ پاک کی تلاوت نہ کرے۔ یہ ہی احناف فقہا اور علماء فرماتے ہیں۔

اوائل میں غسل کا مسئلہ:

(۱) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِنَّمَا الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ [10] ''پانی پانی سے ہی ہے''۔ یعنی غسل کرنا مادۂ تولید کے نکلنے سے ہی واجب ہے جبکہ شہوت سے ہو۔

(۲) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: اِنَّمَا کَانَ

---

[9] مشکوٰۃ ص ۴۹' ترمذی حدیث نمبر ۱۳۱' شرح السنۃ جلد ۱ ص ۳۶۰' ابن ماجہ حدیث نمبر ۵۹۵' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱ ص ۸۹۔ [10] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۳۱' مسلم حدیث نمبر ۳۴۳' ابوداؤد حدیث نمبر ۲۱۷' مسند احمد جلد ۳ ص ۴۷' صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۲۳۳' تلخیص الحبیر جلد ۱ ص ۱۳۴۔

اَلْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ رُخْصَةٌ فِي اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نُهِيَ عَنْهَا [۱۱] "پانی سے ہے" اوّل اِسلام میں رخصت تھی پھر اِس سے منع فرمادیا گیا"۔

(۳) چنانچہ دوسری روایت میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ [۱۲] اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں "جب ختنہ ختنے میں غائب ہو جائے تو غسل واجب ہے"۔

جو تری پائے وہ غسل کرے:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ سے اُس شخص کے بارے میں پوچھا گیا: يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ اِحْتِلَامًا "جو تری پائے اور اُسے خواب میں اِحتلام ہونا یاد نہ ہو"۔ آپ ﷺ نے فرمایا: يَغْتَسِلُ "ایسا شخص غسل کرے"۔ پھر آپ ﷺ سے اَیسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا: اَلَّذِي يَرٰى اَنَّهُ قَدِ احْتَلَمَ وَلَا يَجِدُ بَلَلًا قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ "جو خیال کرے کہ اُسے اِحتلام ہوا ہے مگر تری نہ پائے۔ فرمایا: اُس پر غسل نہیں"۔ حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا، کیا عورتیں بھی غسل کریں؟ فرمایا: ہاں! اِنَّ النِّسَآءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ [۱۳] یعنی "عورتیں اِس مسئلہ میں مردوں کی مثل ہیں"۔

آگ کا عذاب:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِّنْ

---

[۱۱] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۴۸، مرقاۃ جلد۲ص ۱۳۸، دارمی حدیث ۷۵۹، ترمذی حدیث نمبر ۱۱۰، ابوداؤد حدیث نمبر ۲۱۴۔ [۱۲] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۴۲، ترمذی حدیث نمبر ۱۰۸، ابن ماجہ حدیث نمبر ۶۰۸، مسند احمد جلد۶ص ۱۶۱۔ [۱۳] مشکوٰۃ ص ۴۸، ترمذی حدیث نمبر ۱۱۳، مسند احمد جلد۶ص ۲۵۶، ابن ماجہ حدیث نمبر ۶۱۲، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۱ص ۱۶۸، دار قطنی جلد۱ص ۱۳۳۔

جَنَابَةٍ لَّمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَ كَذَا مِنَ النَّارِ ''جو غسل جنابت میں ایک بال کی جگہ چھوڑ دے جسے نہ دھوئے تو اُسے آگ میں ایسا ایسا عذاب کیا جائے گا''۔ تو امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي [۱۴] ''اسی لئے میں اپنے بالوں کا دشمن ہوں، اسی لئے میں اپنے بالوں کا دشمن ہوں، اسی لئے میں اپنے بالوں کا دشمن ہوں''۔ یعنی زلفیں یا پٹے نہیں رکھتا ہمیشہ بال کٹواتا یا منڈاتا ہوں۔

بال اور کھال کو غسل دو:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ عظیم ہے: تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَةَ وَأَنْقُوا الْبُشْرَةَ [۱۵] ''ہر بال کے نیچے ناپاکی ہے۔ لہٰذا بال دھوؤ اور کھال صاف کرو''۔

اِس حدیث شریف سے درج ذیل مسائل معلوم ہوتے ہیں۔

۱۔ غُسل میں جسم کے سارے بال دھونا فرض ہیں۔ اگر ایک بال بھی خشک رہ گیا تو غُسل نہ ہوگا۔

۲۔ اگر جسم پر خشک مٹی یا گندھا ہوا آٹا یا موم لگا رہ گیا اور اُس حصہ جسم پر پانی نہ پہنچا، تب بھی غُسل نہ ہوگا۔

۳۔ ناخن پر نیل پالش لگی ہوئی ہے تو غُسل درست نہیں کیونکہ اِس کے نیچے پانی نہ پہنچے گا۔

۴۔ غُسل میں گھنی داڑھی کی جڑوں تک پانی پہنچایا جانا چاہیے۔

اِحتلام سے غُسل:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں،

---

[۱۴] مشکوٰۃ ص ۴۸، مسند احمد جلد ا ص ۱۳۳، ۱۰۱، ۹۴، دارمی جلد ا ص ۱۹۲، ابوداؤد حدیث نمبر ۲۴۹، ابن ماجہ حدیث نمبر ۵۹۹، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ا ص ۱۷۵۔ [۱۵] مشکوٰۃ ص ۴۸، شرح السنۃ جلد ا ص ۳۴۵، مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۱۰۰۲، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ا ص ۱۷۵، ابوداؤد حدیث نمبر ۲۴۸، ترمذی ابن ماجہ حدیث نمبر ۵۹۷۔

حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ لَایَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ فَھَلْ عَلَی الْمَرْأَۃِ مِنْ غُسْلٍ اِذَا احْتَلَمَتْ "یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) یقیناً اللہ (ﷻ) حق سے نہیں ہچکچاتا۔ کیا عورت پر غُسل واجب ہے؟ جب اُسے اِحتلام ہو"۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نَعَمْ اِذَا رَأَتِ الْمَآءَ "ہاں! جب پانی دیکھے"۔ تو حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے منہ چھپالیا اور عرض کرنے لگیں: تَحْتَلِمُ الْمَرْأَۃُ "کیا عورت کو بھی اِحتلام ہوتا ہے؟" تو آپ ﷺ نے فرمایا ہاں؟ تمہارا ہاتھ گرد آلود ہو۔ "ورنہ بچہ ماں کے ہم شکل کیوں ہوتا"۔ [١٦]

نہانے میں حیاء کے تقاضے پورے کرنا:

حضرت یعلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ایک شخص کو (کھلے) میدان میں نہاتے دیکھا (یہ صاحب ننگے نہا رہے تھے، شاید جب اُنہوں نے نہانا شروع کیا ہو تو کوئی دیکھ نہ رہا تھا) آپ ﷺ (بعد ازیں) منبر شریف پر جلوہ اَفروز ہوئے، اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثناء بیان فرمائی اور اِرشادِ پاک فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ حَیِیٌّ سِتِّیْرٌ یُحِبُّ الْحَیَآءَ وَالسَّتْرَ فَاِذَا اغْتَسَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْتَتِرْ [١٧] "اللہ (تبارک وتعالیٰ) حیاء دار ہے، پردہ پوش ہے۔ حیاء اور پردے کو پسند فرماتا ہے تو جب تم میں سے کوئی نہائے تو پردہ کرلیا کرے"۔ ایک روایت میں اِس طرح ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ پردہ پوش ہے، جب تم میں سے کوئی نہانا چاہے تو کسی چیز سے آڑ کرلیا کرے۔ اگرچہ اَکیلا ہی ہو۔ مرد کھلے میدان میں تہبند باندھ کر یا نیکر پہن کر نہا سکتا ہے کیونکہ مرد کا ستر ناف سے گھٹنوں تک ہے۔ لیکن عورت بہر صورت غُسل خانے یا آڑ میں نہائے۔ کیونکہ عورت کا ستر سر سے لے کر پاؤں تک ہے۔

---

[١٦] بخاری حدیث نمبر ١٣٠، مسلم حدیث نمبر ٣٢، ٣١٣، مشکوٰۃ ص ٤٨، مسند احمد جلد ٦ ص ٣٠٢، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ١ ص ٦٨، مرقاۃ جلد ٢ ص ١٢٥۔ [١٧] مشکوٰۃ ص ٤٩، مرقاۃ جلد ٢ ص ١٢٧، ابوداؤد حدیث نمبر ٤٠١٢، نسائی حدیث نمبر ٤٠٦، مسند احمد جلد ٤ ص ٢٢٤۔

نہانے کے بعد:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ایک شخص نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے جنابت سے غُسل کیا اور فجر کی نماز پڑھ لی' بعد ازیں میں نے دیکھا کہ ناخن برابر جگہ کو پانی نہیں پہنچا تو رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **لَوْ کُنْتَ مَسَحْتَ عَلَیْهِ بِیَدِکَ اَجْزَاکَ** [۱۸] ''اگر تم اِس جگہ (گیلا) ہاتھ پھیر لیتے تو کافی ہوتا''۔

اگر غُسل کے وقت وہاں ہاتھ پھیر لیتے تو پانی بہہ جاتا یا غُسل کے بعد وضو وغیرہ کرکے ہاتھ پھیر کر پانی بہا لیتے تو بھی کافی ہوتا' اب وہ جگہ دھوؤ اور نماز دوبارہ پڑھو۔

حدیث شریف کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس جگہ ہر طرف مسح کافی تھا' پانی بہانے کی حاجت نہیں کیونکہ غُسل میں سارے جسم پر پانی بہانا فرض ہے۔

غُسل کے بعد وضو نہیں:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں: **کَانَ النَّبِیُّ ﷺ لَا یَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ** [۱۹] ''نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ غُسل کے بعد وضو نہیں کرتے تھے''۔

کیونکہ غُسل سے پہلے وضو فرما لیتے تھے۔ وہی وضو نماز کے لئے کافی ہوتا تھا۔ اِس سے یہ مسئلہ واضح ہوا کہ اگر کوئی شخص بغیر وضو کئے صحیح طور پر غُسل کرے تو اِس صورت میں بھی وضو کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ طہارتِ کبریٰ کے ضمن میں طہارتِ صغریٰ بھی حاصل ہو جاتی ہے یعنی غُسل کے ضمن میں وضو بھی ہو جاتا ہے۔

---

[۱۸] مشکوۃ ص ۴۹' ابن ماجہ حدیث نمبر ۶۶۴' مرقاۃ جلد ص ۱۳۹۔ [۱۹] مشکوۃ ص ۴۸' مرقاۃ جلد ۲ ص ۱۳۶' ترمذی حدیث نمبر ۱۰۷' ابوداؤد حدیث نمبر ۲۵۰' نسائی حدیث نمبر ۲۵۲' ابن ماجہ حدیث ۵۷۹' مسند احمد جلد ۶ ص ۶۸۔

غُسل کرنے کا طریقہ

اَحادیثِ مبارکہ میں مردوں اور عورتوں کے غُسل کرنے کا طریقہ بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے جس کا جاننا ہر مرد اور عورت کے لئے لازمی ہے۔

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: **كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُدْخِلُ اَصَابِعَهٗ فِى الْمَآءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا اُصُوْلَ شَعْرِهٖ ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَأْسِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِيَدِهٖ يُفِيْضُ الْمَآءَ جِلْدَهٗ كُلَّهٗ وَ فِىْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُّدْخِلَهُمَا الْاِنَاءَ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَغَسَلَ فَرْجَهٗ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ**[1] ”رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ جب غُسلِ جنابت فرماتے تو اس طرح شروع فرماتے کہ پہلے دونوں ہاتھ (مبارک) دھوتے پھر اس طرح وضو فرماتے جس طرح نماز کے لئے وضو ہوتا ہے' پھر اپنی (نورانی) اُنگلیاں (مبارک) پانی میں ڈالتے اور اُن سے بالوں کی جڑوں کا خلال فرماتے پھر سر (اَنور) پر تین چلو (مبارک) پانی ڈالتے پھر سارے جسم (مبارک) پر پانی ڈالتے“۔ اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ غُسل کا آغاز فرماتے تو برتن میں ہاتھ (مبارک) ڈالنے سے پہلے دونوں (نورانی) ہاتھ (مبارک) دھوتے پھر دائیں ہاتھ (مبارک) سے بائیں ہاتھ (مبارک) پر پانی ڈالتے اور ستر مبارک

---

[1] بخاری جلد۱ص ۳۹' مسلم جلد۱ص ۱۴۷' مشکوٰۃ ص ۴۸' شرح السنۃ جلد۱ص ۳۴۰' نسائی حدیث نمبر ۲۴۷' مسند احمد جلد۶ص ۳۳۰' مرقاۃ جلد۲ص ۱۲۷' مسلم حدیث نمبر ۲۵۴' ابوداؤد حدیث نمبر ۲۳۵' ترمذی حدیث نمبر ۱۰۳' نسائی حدیث نمبر ۲۵۳' ابن ماجہ حدیث نمبر ۵۷۳' مسند احمد جلد۶ص ۳۳۵۔

دھوتے پھر وضو شریف فرماتے“۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے‘ فرماتے ہیں‘ اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں‘ میں نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے لئے غسل کا پانی رکھا اور آپ ﷺ کو کپڑے سے چھپایا (یعنی آپ ﷺ کے لئے پردہ کیا) **صَبَّ عَلٰی یَدَیْہِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ صَبَّ عَلٰی یَدَیْہِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ صَبَّ بِیَمِیْنِہٖ عَلٰی شِمَالِہٖ فَغَسَلَ فَرْجَهٗ فَضَرَبَ بِیَدِہِ الْاَرْضَ فَمَسَحَهَا ثُمَّ غَسَلَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَ غَسَلَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَیْہِ ثُمَّ صَبَّ عَلٰی رَاْسِہٖ وَ اَفَاضَ عَلٰی جَسَدِہٖ ثُمَّ تَنَحّٰی فَغَسَلَ قَدَمَیْہِ فَنَاوَلْتُهٗ ثَوْبًا فَلَمْ یَاْخُذْهُ فَانْطَلَقَ وَهُوَ یَنْفِضُ یَدَیْہِ** ٢ ”آپ ﷺ نے اپنے دونوں (نورانی) ہاتھوں پر پانی بہایا پھر اُن کو دھویا پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں (نورانی) ہاتھوں پر دوبارہ پانی ڈالا اور دھویا پھر اپنے دائیں (نورانی) ہاتھ (مبارک) سے بائیں (نورانی) ہاتھ (مبارک) پر پانی ڈالا پھر اپنا ستر دھویا پھر بائیں ہاتھ (مبارک) کو جس سے ستر دھویا تھا‘ زمین پر مارا پھر اُس کو ملا اور اُس کو دھویا پھر کلی کی اور ناک (مبارک) میں پانی ڈالا اور صاف فرمایا۔ پھر اپنا (نورانی) چہرہ (مبارک) اور بازو (مبارک) دھوئے پھر آپ ﷺ نے اپنے سر (انور) پر پانی ڈالا اور اپنے (نورانی) بدن (مبارک) پر پانی بہایا پھر غسل والی جگہ سے ہٹے اور اپنے دونوں (نورانی) پاؤں (مبارک) دھوئے۔ (آپ فرماتی ہیں) پھر میں نے آپ ﷺ کا (نورانی) بدن مبارک پونچھنے کے لئے کپڑا (تولیہ) پیش کیا لیکن آپ ﷺ نے (تولیہ) نہ لیا اور اپنے دونوں (نورانی) ہاتھ (مبارک) جھاڑتے ہوئے تشریف لے گئے“۔

عورت کو غسل کرتے ہوئے خوشبو استعمال کرنی چاہیے:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے‘

---

٢ بخاری جلد ا ص ۴۱‘ مشکوٰۃ ۴۸‘ ابوداؤد حدیث نمبر ۲۴۵‘ ترمذی حدیث نمبر ۱۰۳‘ نسائی حدیث نمبر ۲۵۳‘ ابن ماجہ حدیث نمبر ۵۷۳‘ مسند احمد جلد ۶ ص ۳۳۵۔

فرماتی ہیں' ایک انصاری عورت نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے حیض کے (ختم ہونے پر) غسل کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے اُسے حکم فرمایا کہ غسل کرے۔ پھر فرمایا: **خُذِیْ فِرْصَةً مِّنْ مِّسْکٍ فَتَطَهَّرِیْ بِهَا** ٣ ''یعنی مشک کا ٹکڑا لے کر اِس سے پاک کرو''۔ اُس نے پوچھا کیسے پاک کروں؟ فرمایا اِس سے پاکی کرو' بولیں اُس سے کیسے پاکی کروں؟ فرمایا! سبحان اللہ اِس سے پاکی (اختیار) کرو۔ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے اُسے اپنی طرف کھینچ لیا اور اُسے کہا مشک کو خون کی جگہ لگاؤ''۔

مسئلہ: اِس سے معلوم ہوا خفیہ مسائل کے متعلق تعلیم اِشاروں کنائیوں سے کرنا چاہیے' خصوصاً اجنبی عورتوں کے سامنے کہ اُن بی بی صاحبہ کے بار بار پوچھنے پر نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اس جملہ کی وضاحت نہ فرمائی۔ مقصد یہ تھا غسل کرنے کے بعد مشک کا ٹکڑا یا مشک میں بھیگے ہوئے کپڑے کا ٹکڑا وہاں پھیر لیں جہاں خون پہنچتا ہے۔

عورتوں کو سخت باندھے ہوئے بال کھول لینا چاہیے:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمِ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں عرض کیا' میں ایسی عورت ہوں جو اپنے سر کے بال گوندھتی ہوں تو کیا جنابت کے غسل کے لئے کھولا کروں؟ تو رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **لَا اِنَّمَا یَکْفِیْکِ اَنْ تَحْثِیْ عَلٰی رَاْسِکِ ثَلَاثَ حَثَیَاتٍ ثُمَّ تُفِیْضِیْنَ عَلَیْکِ الْمَآءَ فَتَطْهُرِیْنَ** ٤ ''نہیں تمہیں یہی کافی ہے کہ اپنے سر پر تین لپ پانی ڈال

---

٣ مشکوٰۃ ص ٤٨' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد١ ص ١٨٣' شرح السنۃ جلد١ ص ٣٤٦' مسلم جلد١ ص ١٥٠' بخاری حدیث نمبر ٣١٤' ابوداؤد حدیث نمبر ٣١٥' نسائی حدیث نمبر ٢٥١' ابن ماجہ حدیث نمبر ٢٥١۔ ٤ مشکوٰۃ ص ٤٨' ترمذی حدیث نمبر ١٠٥' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد١ ص ١٧٨' مسلم حدیث نمبر ٣٣٠' ابوداؤد حدیث نمبر ٢٥١' ابن ماجہ حدیث نمبر ٦٣' مسند احمد جلد٦ ص ٣١٤' ٣١٥۔

لیا کرو پھر اپنے جسم پر پانی بہالیا کرو تو پاک ہو جاؤ گی"۔

نوٹ: اگر بال اتنے سخت انداز میں بندھے ہوں کہ بغیر کھولے تمام جڑیں نہ بھیگ سکیں تو کھولنا ضروری ہے۔ اِس حدیث شریف میں تین بار کی قید یقین حاصل کرنے کے لئے ہے وگرنہ ایک لپ سے تمام جڑوں میں پانی پہنچ جائے تو یہ کافی ہے۔ اگر تین لپوں سے بھی نہ پہنچے تو زیادہ ڈالنا ضروری ہے۔ مقصد یہ ہے کہ غسل کے فرائض کی اَدائیگی درست طریقے سے ہونی چاہئے تا کہ شک نہ رہے۔

اکثر لوگ یہ جانتے ہیں کہ تھوڑا سا پانی منہ میں لے کر اُگل دینے کو کلی کہتے ہیں۔ اگر چہ زبان کی جڑ اور حلق کے کنارے تک نہ پہنچے یوں غُسل نہ ہوگا نہ اس طرح نہانے کے بعد نماز جائز' بلکہ فرض ہے کہ داڑھوں کے پیچھے گالوں کی تہ میں دانتوں کی جڑ اور کھڑکیوں میں زبان پر ایسی چیز جو پانی بہنے سے روکے جمی ہو تو اُس کا چھڑانا ضروری ہے اور جبکہ چھڑانے میں ضرر اور حرج نہ ہو جیسے چھالیا کے دانے گوشت کے ریشے اگر چھڑانے میں ضرر اور حرج ہو جیسے بہت پان کھانے سے دانتوں کی جڑوں میں چونا جم جاتا ہے یا عورتوں کے دانتوں میں مسی کی ریخیں کہ ان کے چھیلنے میں دانتوں یا مسوڑھوں کے مضرت کا اندیشہ ہے' تو معاف ہے۔

مسئلہ: یونہی ہلتا ہوا دانت تار سے یا اُکھڑا ہوا دانت کسی مصالحے وغیرہ سے جمایا گیا اور پانی تار یا مصالحے کے نیچے نہ پہنچے تو معاف ہے۔ یا کھانے یا پان کے ریزے دانت میں رہ گئے کہ اس کی نگہداشت میں حرج ہے۔ ہاں بعد معلوم ہونے کے اِس کو جدا کرنا اور دھونا ضروری ہے جب کہ پانی پہنچنے سے مانع ہو۔

(۲) ناک میں پانی ڈالنا یعنی دونوں نتھنوں کا جہاں تک نرم جگہ ہے دُھلنا کہ پانی کو سونگھ کر اُوپر چڑھائے بال برابر جگہ بھی دُھلنے سے رہ نہ جائے ورنہ غُسل نہ ہو گا۔ ناک کے اندر رینٹھ سوکھ گئی ہے تو اُس کا چھڑانا فرض ہے نیز ناک کے بالوں کا دھونا بھی فرض ہے۔ سر کے بال گندھے نہ ہوں تو ہر بال پر جڑ سے نوک تک اندر پانی چڑھائے عورتوں پر خاص یہ اِحتیاطیں ضروری ہیں۔ ڈھلکی ہوئی پستان کو اُٹھا کر دھونا پستان وشکم کے جوڑ کی تحریر فرج خارج کا ہر گوشہ ہر ٹکڑا نیچے اُوپر خیال سے دھویا جائے۔

غُسل کن چیزوں سے فرض ہوتا ہے

(۱) منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر عضو سے نکلنا' سبب فرضیتِ غُسل ہے۔ حشفہ یعنی سرِ ذکر کا عورت کے آگے یا پیچھے یا مرد کے پیچھے دَاخل ہونا دونوں پر غُسل واجب کرتا ہے شہوت کے ساتھ ہو یا بغیر شہوت' اَنزال ہو یا اَنزال نہ ہو' حیض سے فارغ ہونا' نفاس کا ختم ہونا۔

جمعۃ المبارک' عید الفطر' بقر عید' عرفہ کے دِن اور اِحرام باندھتے وقت نہانا سُنّت ہے اور وقوفِ عرفات' مزدلفہ وحاضریِ حرم وحاضریِ سرکارِ اعظم ﷺ وطواف ودخول منیٰ اور جمروں پر کنکریاں مارنے کے لئے تینوں دن اور شب برات اور شب قدر اور عرفہ کی رات اور مجلس میلاد شریف اور دیگر مجالسِ خیر کی حاضری کیلئے اور مردہ نہلانے کے بعد اور مجنون کا جنون جانے کے بعد اور غشی سے اِفاقہ کے بعد اور نشہ جاتے رہنے کے بعد اور گناہ سے توبہ کرنے اور نیا کپڑا پہننے کیلئے اور سفر سے آنے والے کیلئے اِستحاضہ کا خون بند ہونے کے بعد۔ نماز کسوف وخسوف واِستسقاء اور خوف وتاریکی اور سخت آندھی کیلئے اور بدن پر نجاست لگی ہو اور یہ معلوم نہ ہو کہ کس جگہ ہے اِن سب کیلئے غُسل مستحب ہے۔

مسئلہ: حج کرنے والے پر دسویں ذوالحجہ کو پانچ غُسل ہیں۔ وقوف مزدلفہ' دخول منیٰ' جمرہ پر کنکریاں مارنا' دخول مکہ طواف جبکہ یہ تین پچھلی باتیں بھی دسویں ہی کو کرے اور جمعۃ المبارک کا دِن ہے تو غُسل جمعۃ المبارک بھی یونہی اگر عرفہ یا عید جمعہ کے دن پڑھے تو یہاں والوں پر دو غُسل ہوں گے۔

مسئلہ: جس پر چند غُسل ہوں سب کی نیت سے ایک غُسل کر لیا سب اَدا ہو گئے اور سب کا ثواب ملے گا۔

مسئلہ: عورت جنبی ہوئی اور ابھی غُسل نہیں کیا تھا کہ حیض شروع ہو گیا تو چاہے اَب نہالے یا بعد میں (حیض ختم ہونے کے بعد)۔

مسئلہ: جنبی نے جمعۃ المبارک یا عید کے دن غسلِ جنابت کیا اور جمعۃ المبارک اور عید وغیرہ کی نیت بھی کر لی سب ادا ہو گئے۔

مسئلہ: جس کو نہانے کی ضرورت ہو اُس کو مسجد میں جانا، طواف کرنا، قرآنِ مجید چھونا اگرچہ اُس کا سادہ حاشیہ یا جلد یا چولی چھوئے دیکھ کر یا زبانی پڑھنا یا کسی آیتِ پاک کا لکھنا یا آیتِ مبارک کا تعویذ لکھنا یا ایسا تعویذ چھونا یا ایسی انگوٹھی چھونا یا پہننا جیسے حروفِ مقطعات کی انگوٹھی، حرام ہے۔

مسئلہ: اگر قرآنِ عظیم جز دان میں ہو تو جز دان پر ہاتھ لگانے میں کوئی حرج نہیں یونہی رومال وغیرہ یا کسی ایسے کپڑے سے پکڑنا جو نہ اپنا تابع ہو نہ قرآنِ مجید کا تو جائز ہے۔ کُرتے کی آستین دوپٹے کے آنچل سے یہاں تک کی چادر کا ایک کونا اُس کے مونڈھے پر ہے دوسرے کونے سے چھونا حرام ہے کہ یہ سب اُس کے تابع ہیں جیسے۔ چولی قرآنِ مجید کے تابع تھی۔

مسئلہ: اگر قرآنِ مجید کی آیتِ پاک دُعا کی نیت سے یا تبرک کیلئے جیسے **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** یا ادائے شکر یا چھینک کے بعد **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ** یا خبرِ پریشان پر **اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ** کہا یا بہ نیت ثناء پوری سورۂ فاتحہ یا آیۃ الکرسی یا سورۂ حشر کی پچھلی آیتیں **ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ** سے آخر تک پڑھیں اور اِن سب صورتوں میں تلاوتِ قرآنِ مجید کی نیت نہ ہو تو کچھ حرج نہیں یونہی تینوں **قل** بلا لفظ **قل** بہ نیت ثناء پڑھ سکتا ہے اور لفظ **قل** کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا اگرچہ بہ نیت ثناء ہی ہو کہ اِس صورت میں اِن کا قرآنِ مجید ہونا متعین ہے نیت کو کچھ دخل نہیں۔

مسئلہ: بے وضو قرآنِ مجید یا اُس کی کسی آیتِ پاک کو چھونا حرام ہے۔ بے چھوئے زبانی یا دیکھ کر پڑھے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ: روپیہ پر آیتِ پاک لکھی ہو تو اِن سب کو (یعنی بے وضو اور جنب اور حیض ونفاس والی کو) اِس کا چھونا حرام ہے۔ ہاں اگر تھیلی (پرس) میں ہو تو تھیلی (بیگ)

اُٹھانا جائز ہے۔ یونہی جس برتن یا گلاس پر سورت یا آیتِ پاک لکھی ہو اُس کا چھونا بھی حرام ہے اور اِس کا استعمال مکروہ جب کہ خاص بہ نیت شفا ہو۔

مسئلہ: قرآنِ مجید کا ترجمہ فارسی یا اردو یا کسی اور زبان میں ہو اُس کے بھی چھونے اور پڑھنے میں قرآنِ مجید جیسا ہی حکم ہے۔

مسئلہ: قرآنِ مجید دیکھنے میں ان سب پر کچھ حرج نہیں۔ اگرچہ حروف پر نظر پڑے اور الفاظ سمجھ میں آئیں اور خیال میں پڑھتے جائیں۔

مسئلہ: اِن سب کو فقہ و حدیث و تفسیر کی کتابوں کا چھونا مکروہ ہے اور اگر کسی کپڑے سے چھوا اگرچہ اُس کو پہنے یا اوڑھے ہوئے ہو تو حرج نہیں مگر موضع آیت مبارکہ پر ان کتابوں میں بھی ہاتھ رکھنا حرام ہے۔

غسل کرنے کا طریقہ:

جو مرد یا عورت فرض غسل کرنا چاہے، اُسے چاہئے پہلے بول و براز کی حاجت سے فارغ ہو جائے یا کم از کم چھوٹا پیشاب کرلے اور اِستنجا کرلے اور چھوٹے بڑے پیشاب کی جگہوں کو اچھی طرح پانی بہا کر دھولے۔ بعد ازیں اپنے بدن کے اُن اعضاء کو جہاں نجاست لگی ہو دھو ڈالے۔ پھر صابن مل کر اپنے دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک پاک پانی سے دھولے۔[۵] اور پورا مکمل مسنون وضو کرے، اگر ایسی جگہ پر بیٹھ کر غسل کیا جا رہا ہو جہاں پانی جمع ہو جاتا ہو تو وضو کرتے وقت پاؤں نہ دھوئے پھر غسل کر لینے کے بعد اُس جگہ سے ہٹ کر دونوں پاؤں کو دھولے۔ مگر یہ فرض غسل کی صورت میں ہے۔

غسل کرنے والے شخص (مرد ہو یا عورت) کو چاہئے کہ کوئی کپڑا مثل لنگی وغیرہ باندھ کر نہائے اور ایسی جگہ نہائے جہاں پردہ ہو۔ عورت کو اور برہنہ نہانے والے کو بیٹھ کر نہانا چاہئے۔ اگر کوئی مرد کپڑے پہنے ہوئے نہائے تو اُس کو اختیار

---

۵ بخاری جلد اص ۳۹، مسلم جلد اص ۱۹۸۔۱۴۷، ترمذی جلد اص ۲۱، ابوداؤد جلد اص ۳۶، نسائی جلد اص ۴۸۔

ہے' چاہے بیٹھ کر نہائے' چاہے کھڑے ہو کر۔ اگر برہنہ نہائے تو قبلہ شریف کی طرف منہ نہ کرے۔ جب غسل کرنا شروع کرے تو اگر سر پر بال ہوں تو وہ وضو کے بعد بالوں میں اُنگلیاں ڈال کر تین بار سر کا خلال کرے۔ پہلے دائیں جانب کا' پھر بائیں جانب کا' اس کے بعد اپنے سر پر پانی ڈالے۔ بعد ازیں دائیں کندھے پر پانی ڈالے۔[۶] پھر بائیں کندھے پر پانی ڈالے۔[۷] اور تمام جسم کو ہاتھوں سے ملے پھر اسی طرح دوبارہ پہلی ترتیب کی طرح سارے جسم پر پانی ڈالے پھر تیسری مرتبہ سارے جسم پر پانی ڈالے اور سارے جسم پر صابن ملے اور جسم پر پانی بہائے اور جب یقین ہو جائے کہ سارے جسم کے ایک ایک عضو اور بال تک پانی پہنچ گیا ہے تو فارغ ہونے کے بعد چاہے تو تولئے سے اپنے جسم کو پونچھ لے چاہے تو نہ پونچھے۔

نوٹ: غسلِ فرض میں اس قدر احتیاط ہونی چاہئے کہ جسم کا کوئی حصہ خشک نہ رہے بلکہ ایک بال بھی سوکھا نہ رہے۔[۸] اگر برہنہ نہا رہے تھے تو نہانے کے بعد بلاوجہ برہنہ نہیں رہنا چاہئے فوری ستر کو ڈھانپ لینا چاہئے اور کپڑے پہن کر نہانے والی جگہ سے علیحدہ ہو جانا چاہئے۔

مسئلہ: دورانِ غسل کسی قسم کا کلمہ' کلام اور گفتگو سے گریز کرے۔

مسئلہ: غسل کی جگہ پیشاب کرنا منع ہے۔[۹]

غسل کے فرائض:

غسل کے تین فرائض ہیں۔

۱۔ **مَضْمَضَۃ:**[۱۰] اس طرح غرغرہ کرنا کہ پانی حلق کی جڑ تک پہنچ جائے۔ مگر روزے کی حالت میں اِحتیاط سے کام لیں کہ کہیں پانی گلے میں اُتر نہ جائے اگر پانی اُتر گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۶؎ ابوداؤد جلد ا ص ۳۴' بخاری جلد ا ص ۴۱-۴۰۔ ۷؎ ابوداؤد جلد ا ص ۳۷-۳۴۔ ۸؎ ابوداؤد جلد ا ص ۳۷' حلبی کبیر ص ۵۰' ترمذی جلد ا ص ۲۵-۲۱۔ ۹؎ ابن ماجہ ص ۳۶' مستدرک حاکم جلد ا ص ۱۶۸-۱۸۵' ترمذی جلد ا ص ۱۰-۱۲-۱۔ ۱۰؎ فتاوی عالمگیری جلد ا ص ۱۳۔

۲۔ اِسْتِنْشَاق: ۱۱ (ناک میں پانی ڈالنا جہاں تک نرم جگہ ہے)۔

۳۔ تمام جسم پر پانی بہانا۔ سر سے پاؤں تک اس طرح دھونا کہ بال برابر جسم کا کوئی حصہ خشک نہ رہے۔ ۱۲

غُسل کی سنتیں:

(۱) غُسل کی نیت کرنا۔ ۱۳ (۲) اپنے دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک تین بار دھونا۔ ۱۴ (۳) اِستنجا کرنا۔ ۱۵ (۴) بدن پر جہاں نجاست ہو اُس کو دُور کرنا۔ ۱۶ (۵) نماز کا سا وضو کرنا۔ ۱۷ (۶) تین بار غرغرہ کرنا۔ ۱۸ (۷) تین بار اِستنشاق کرنا اور ناک میں نرم جگہ تک پانی پہنچانا۔ ۱۹ (۹) بدن پر تیل کی طرح پانی کو ملنا (خصوصاً سردیوں میں) ۲۰ (۱۰) دائیں کندھے پر تین مرتبہ پانی بہانا۔ (۱۱) بائیں کندھے پر تین مرتبہ پانی بہانا۔ (۱۲) سر اور سارے بدن پر تین مرتبہ پانی بہانا۔ (۱۳) تمام بدن کو (پانی بہا کر) ملنا اور ہاتھ پھیرنا۔ (۱۴) ایسی جگہ نہانا جہاں کوئی نہ دیکھتا ہو۔ (۱۵) نہانے کے بعد جلد کپڑے پہن لینا۔ (۱۶) عورتوں کو بیٹھ کر نہانا بہتر ہے۔ (۱۷) عورتوں کے لئے گندھے ہوئے بال کھولنا واجب نہیں ہے صرف جڑیں تر کر لینا کافی ہے۔ اگر سر کے بال کھول کر دھوئیں تو بہتر ہے۔ (۱۸) برہنہ نہانے کی صورت میں قبلہ شریف کی سمت کا اِحترام کرتے ہوئے اُدھر منہ نہ کرنا' تہبند بندھا ہو تو حرج نہیں۔

سورج کے گرم شدہ پانی سے نہانے کی ممانعت:

سورج کے گرم کیے ہوئے پانی سے غُسل وغیرہ کرنا درست نہیں ہے کیونکہ اِس سے برص کی بیماری کے ہو جانے کا خطرہ ہے۔

---

۱۱ بہار شریعت حصہ دوم۔ ۱۲ نور ہدایہ مترجم جلد اص ۱۳۔ ۱۳ عالمگیری جلد اص ۱۳۔ ۱۴ عالمگیری جلد اص ۱۲' بخاری جلد اص ۳۹' مسلم جلد اص ۱۴۸۔ ۱۵ عالمگیری جلد اص ۱۳۔ ۱۶ عالمگیری جلد ا ص ۱۲۔ ۱۷ مشکوٰۃ ص ۴۸' عالمگیری جلد اص ۱۲۔ ۱۸ دار قطنی جلد اص ۴۳۔ ۱۹ بہار شریعت۔ ۲۰ بہار شریعت۔

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: **لَا تَغْتَسِلُوا بِمَآءِ الشَّمْسِ فَاِنَّهٗ يُوْرِثُ الْبَرْصَ** [۲۱] ''سورج کے گرم کیے ہوئے پانی سے غسل نہ کرو کیونکہ یہ برص کی بیماری کا موجب ہوتا ہے''۔

جمعۃ المبارک کے دن غسل:

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' کچھ لوگ جن کا تعلق عراق سے تھا وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہنے لگے۔ اے ابنِ عباس (رضی اللہ عنہ) کیا آپ جمعۃ المبارک کے دن غسل کو واجب سمجھتے ہیں؟۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ لیکن یہ بہت پاکی ہے اور غسل کرنے والے کے لئے اچھا ہے اور جو غسل نہ کرے اُس پر ضروری نہیں (تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہی مذہب ہے اور جمہور علماء بھی اس غسل کو غسلِ سُنّت کہتے ہیں) فرمایا: میں تمہیں بتاتا ہوں کہ غسل کیسے شروع ہوا؟ لوگ مشقت میں تھے' اُون پہنتے تھے اور مزدوریاں کرتے تھے' اُن کی مسجد تنگ تھی جس کی چھت نیچے تھی جو صرف چھپر (خش پوش) تھی۔ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم ایک گرم دِن میں تشریف لائے اور لوگ اِسی اُون میں پسینہ سے شرابور تھے کہ اُن سے بو پھیل گئی جس کی وجہ سے بعض نے بعض سے تکلیف پائی تو جب رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بو پائی تو فرمایا: **اَيُّهَا النَّاسُ اِذَا كَانَ هٰذَا الْيَوْمُ فَاغْتَسِلُوْا وَلْيَمَسَّ اَحَدُكُمْ اَفْضَلَ مَا يَجِدُ مِنْ دُهْنِهٖ وَ طِيْبِهٖ** [۲۲] ''اے لوگو! جب یہ دِن ہوا کرے تو نہایا کرو اور چاہیے کہ ہر ایک اپنا بہترین تیل وخوشبو مل لیا کرے''۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے مال دیا اور لوگوں نے اُون کے علاوہ اچھے لباس پہنے اور کام کاج سے چھوٹ گئے' مسجد فراخ ہوگئی اور پسینہ سے جو بعض کو بعض سے تکلیف ہوتی تھی وہ جاتی رہی''۔

---

[۲۱] دار قطنی جلد۱ص ۳۹_ [۲۲] مستدرک حاکم جلد۱ص ۲۸۰' ابوداؤد حدیث نمبر ۳۵۳' مشکوٰۃ ص ۵۵' صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۱۷۵۵۔

جمعۃ المبارک کو غُسل کرنا:

(۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِذَا جَآءَ اَحَدُ کُمُ الْجُمُعَۃَ فَلْیَغْتَسِلْ ۲۳؎ "جب تم میں سے کوئی جمعۃ المبارک کے لئے آئے تو غُسل کرلیا کرے"۔

(۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا:

حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ یَّغْتَسِلَ فِیْ کُلِّ سَبْعَۃِ اَیَّامٍ یَوْمٍ یَغْسِلُ فِیْہِ رَاْسَہٗ وَجَسَدَہٗ ۲۴؎

"ہر مسلمان کو چاہئے ہفتہ میں ایک دِن لازمی غُسل کرے۔ جس میں سر اور جسم دھوئے۔ یہاں ایک دِن سے مراد جمعۃ المبارک کا دِن ہے۔ جیسا کہ دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ہفتہ میں اگر عذر نہ بھی ہو تو جمعۃ المبارک کے دِن غُسل کرے تاکہ بدن بھی صاف ہو جائے اور کپڑے بھی اور جمعۃ المبارک کی بھیڑ میں مسلمانوں کو تکلیف نہ ہو۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ تَوَ ضَّأَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَبِھَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ ۲۵؎ "جو جمعۃ المبارک کے دِن وضو کرے تو خیر اور اچھا کیا اور جو غُسل کرے تو غُسل کرنا بہت ہی اچھا ہے"۔

۲۳؎ مشکوۃ ص ۵۵، مسند احمد جلد ۲ ص ۳، بخاری، مسلم، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱ ص ۲۹۳۔
۲۴؎ مشکوۃ ص ۵۵۔ ۲۵؎ مشکوۃ حدیث نمبر ۵۴۰، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۰۹۱، شرح السنۃ جلد ۱ ص ۴۳۱، ابوداؤد حدیث نمبر ۳۵۴، ترمذی حدیث نمبر ۴۹۷، مسند احمد جلد ۵ ص ۱۶، ۲۲۔

ولیمہ

ولیمہ وَلْـمٌ سے بنا ہے بمعنی ملنا، جمع ہونا۔ نکاح اور شبِ زفاف کے بعد جو دعوتِ طعام دی جاتی ہے اُسے ولیمہ کہا جاتا ہے کہ وہ خاوند اور بیوی کے ملنے کی دعوت ہے۔ حق تو یہ ہے کہ ولیمہ سُنّت ہے۔ شبِ عروسی اور زفاف کے بعد کرنا بہتر ہے۔ نہایہ میں ہے ولیمہ اُس کھانے کو کہتے ہیں جو شادی کے موقع پر تیار کیا جاتا ہے قاموس میں ولیمہ شادی کے کھانے یا ہر کھانے کو بھی کہتے ہیں۔

مجمع البحار میں ہے کہ ضیافت کی آٹھ قسمیں ہیں۔ شرح السنۃ میں بھی ایسے ہی ہے۔[۱] اَلْوَلَائِمُ ثَمَانِيَةٌ ولیمہ آٹھ قسموں کا ہے۔

(۱) اَلْإِعْذَارُ لِلْخَتَانِ: ختنہ کا کھانا۔

(۲) اَلْخُرْسُ: خا پر پیش ر پر جزم وَقِيلَ هُوَ طَعَامُ الْوِلَادَةِ: پیدائش پر کھانا۔

(۳) اَلْعَقِيقَةُ تَخْتَصُّ بِيَوْمِ السَّابِعِ: عقیقہ جو خاص طور پر ساتویں دن کیا جاتا ہے۔

(۴) اَلنَّقِيعَةُ لِقُدُوْمِ الْمُسَافِرِ مُشْتَقَّةٌ مِنَ النَّقْعِ وَهُوَ الْغُبَارُ: کسی کے سفر سے واپسی پر (دعوت) جو دوسروں کے لئے تیار کرے یا دوسرے اُس کے لئے تیار کریں۔ یہ نقع سے مشتق ہے جس کا معنیٰ غبار ہے۔

(۵) اَلْوَكِيرَةُ: الوکر سے ماخوذ ہے تعمیر کے وقت کی ضیافت۔

(۶) اَلْوَضِيمَةُ: نقطے والے ض کے ساتھ مصیبت کے وقت (کا کھانا)۔

(۷) اَلْمَأْدُبَةُ: ہمزہ کے ساتھ اور دال پر پیش اس کے ساتھ باء ''وہ کھانا جو بغیر کسی سبب کے ضیافت کے لئے تیار کیا جائے۔

---

[۱] شرح السنۃ للبغوی جلد۵ ص۹۹ حاشیہ نمبر۳۔

(۸) عُرس وشادی کے موقع پر کھلایا جانے والا کھانا۔

ولیمہ کے علاوہ تمام قسمیں مستحب ہیں۔ حضرت علامہ بغوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمت عطا ہونے پر جو کھانا دولہا بطورِ شکرانہ تیار کرے تو مستحب ہے۔

دعوتِ ولیمہ میں آنا:

دعوتِ ولیمہ میں مقررہ وقت پر آنا چاہئے اور دعوت کھانے کے بعد صاحبِ خانہ کے ہاں سے جلد رخصت ہو جانا چاہئے۔

جب رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کا اُمّ المؤمنین حضرت بی بی زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح ہوا اور آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دعوتِ ولیمہ دی تو بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کھانا کھاچکنے کے بعد وہیں باتوں میں مشغول رہے، جس سے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کو تکلیف ہوئی، یہ بیٹھنا درست نہیں تھا۔ اس لئے ہر ولیمہ کے بارے میں یہ بات ذہن میں ہونی چاہئے تاکہ بیٹھے رہنے سے صاحبِ خانہ کو تکلیف نہ ہو۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، جب رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اُمّ المؤمنین حضرت بی بی زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح کے بعد دعوتِ ولیمہ کا اہتمام فرمایا تو کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم طعام پکنے سے پہلے آگئے اور کچھ کھانا تناول کرنے کے بعد بیٹھے رہے۔ لوگوں کے اس طرح آنے اور نہ جانے سے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کو اذیت ہوئی۔ مگر آپ ﷺ نے حیاء اور اَخلاق کی وجہ سے اُن کو جانے کے لئے نہ فرمایا۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اہلِ ایمان کے لئے حکم نازل فرمایا اور آئندہ کے لئے مسلمانوں کے واسطے قانون بنادیا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنْ اِذَا

دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ ط إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ ز وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ط ..... (الاحزاب:۵۳) ''اے ایمان والو! نبی (کریم رؤف ورحیم ﷺ) کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک اِذن نہ پاؤ مثلاً کھانے کے لئے بلائے جاؤ' نہ یوں کہ خود اُس کے پکنے کی راہ دیکھو۔ ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں دِل بہلاؤ۔ بے شک اِس میں نبی (کریم رؤف ورحیم ﷺ) کو ایذا ہوتی تھی اور وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے اور اللہ (تبارک وتعالیٰ) حق فرمانے میں جھجکتا نہیں''۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے نکاح کیا تو لوگوں کو دعوت طعام دی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعتیں آتی تھیں اور کھانا کھا کے چلی جاتی تھیں۔ آخر میں تین حضرات کھانے سے فارغ ہونے کے بعد بیٹھے رہے آپس میں باتیں کرنے لگے یہاں تک کہ سلسلۂ گفتگو دراز ہوا۔ حجرۂ مبارک ظاہرہ پیمائش کے لحاظ سے تنگ تھا۔ اِس سے گھر والوں کو خصوصاً سیّد الانبیاء ﷺ کو تکلیف ہوئی۔ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ دوسرے حجرۂ مبارک میں تشریف لے گئے' جب کچھ دیر بعد تشریف لائے' تب بھی یہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر اُنہیں خود خیال ہوا اور وہاں سے چلے گئے۔ تو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ دولت خانہ میں تشریف لے گئے اور پردہ ڈال دیا۔ [۲]

نصیحت آموز واقعہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے پاس حضرت سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا لائی گئیں اور

---

[۲] بخاری جلد۲ ص ۷۰۶' عمدۃ القاری جلد۱۰ جز۱۹ ص۱۲۲' مسلم جلد۱ ص ۴۶۱۔

روٹی اور گوشت کے ساتھ ولیمہ کی دعوت کی گئی۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) مجھے لوگوں کو طعام کے لئے بلانے بھیجا گیا۔ لوگ آتے' کھاتے اور چلے جاتے پھر لوگ آتے' کھاتے اور چلے جاتے۔ میں نے ہر شخص کو کھانے کی دعوت دی۔ حتیٰ کہ میں نے کسی کو نہ پایا کہ اُسے کھانے کے لئے بلاؤں۔ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھانا اُٹھالو اور تین شخص باقی رہ گئے جو گھر میں باتوں میں مشغول رہے۔ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ مبارک میں تشریف لے گئے اور فرمایا: **اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلُ بَيْتٍ وَّرَحْمَةُ اللّٰهِ** ''اے اہلِ بیت تم پر سلام اور اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی رحمت ہو''۔ (اِس کے جواب میں) اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہا اور عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل کو کیسا پایا؟ اللہ (تبارک وتعالیٰ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو برکت دے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام بیبیوں (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) کے حجروں میں تشریف لے گئے اور اُن سے وہی فرماتے' جو اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا اور وہ وہی کہتیں جو اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا تھا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو دیکھا کہ تین افراد وہیں باتوں میں مصروف ہیں۔ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کامل حیادار ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے ہوئے اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرۂ مقدس کی طرف تشریف لے گئے۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) مجھے نہیں معلوم کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی کہ وہ (تین آدمی) چلے گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے حتیٰ کہ اپنا قدم مبارک آستانہ پاک کے دروازے میں کیا۔ [۳]

---

[۳] بخاری جلد۲ص ۷۰۷' عمدۃ القاری جلد۱۰ جز ۱۹ص ۱۲۳۔۱۲۲' فتح الباری جلد۸ ص ۶۷۶' تفہیم البخاری جلد۷ص ۳۳۷' تیسیر الباری جلد۶ ص ۳۱۱' کتاب السنی ص ۲۱۸ حدیث نمبر ۶۱۷' البدایہ والنہایہ جلد۴ص ۱۷۴' بخاری جلد۲ص ۶۷۷۔

ولیمہ کے لئے ایک بکری:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم رَاٰی عَلٰی عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ اَثَرَ صُفْرَۃٍ قَالَ: مَا ھٰذَا؟ قَالَ: اِنِّیْ تَزَوَّجْتُ اِمْرَاَۃً عَلٰی وَزْنِ نَوَاۃٍ مِّنْ ذَھَبٍ قَالَ: بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاۃٍ[۴] ''نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پر زردی کا رنگ دیکھا۔ تو فرمایا یہ کیا ہے؟ عرض کیا: (یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) میں نے ایک عورت کے ساتھ ایک گٹھلی برابر سونے کے عوض نکاح کیا ہے۔ رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) تمہیں برکت عطا فرمائے (پھر فرمایا) ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری سے ہی ہو''۔

اِس حدیث شریف سے ثابت ہوا (۱) ولیمہ سُنّت ہے (۲) ولیمہ رخصتی کے بعد بھی ہوسکتا ہے۔ (۳) ولیمہ بقدرِ طاقت ہے اِس کے لئے مقدار مقرر نہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے۔ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے اور حضرت سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ کروادیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اُن کو اپنے گھر کا آدھا سامان پیش کردیا۔ اُن کی دو بیویاں تھیں۔ (اُنہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا) میں ایک کو طلاق دیتا ہوں (تو عدت پوری ہونے کے بعد تم اُس سے شادی کر لینا) مگر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اُن کے اہل و مال میں برکت کی دُعا کی۔ پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بازار گئے اور خرید و فروخت (یعنی سوداگری شروع کردی) کچھ دِنوں کے بعد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پر زردی کا رنگ دیکھا گیا۔

---

[۴] بخاری جلد۲ ص ۷۷۷، مشکوٰۃ ص ۲۷۶، دارمی جلد۲ ص ۱۴۳، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد ۷ ص ۱۴۸، مجمع الزوائد جلد۴ ص ۵۲، شرح السنۃ جلد۵ ص ۱۰۱، مسند احمد جلد۳ ص ۱۶۵، ترمذی جلد۱ ص ۲۰۸، ابنِ ماجہ ص ۱۳۸۔

آپ ﷺ نے فرمایا:۔ **مَهْيَمْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ؟ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْاَنْصَارِ، قَالَ مَاسُقْتَ اِلَيْهَا؟ قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ اَوْلِمْ وَلَوْبِشَاةٍ** ۵؎ "(حضرت) عبدالرحمان (رضی اللہ عنہ) یہ کیا ہے"؟ عرض کیا کہ میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کرلی ہے۔ فرمایا: کیا حق مہر رکھا ہے؟ عرض کیا گٹھلی کے وزن کے برابر سونا۔ فرمایا: ولیمہ کرو' چاہے ایک بکری سے ہی ہو"۔

حضرت بی بی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ولیمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے' فرماتے ہیں: **مَا اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ نِّسَآئِهٖ مَا اَوْلَمَ عَلٰى زَيْنَبَ اَوْلَمَ بِشَاةٍ** ٦؎ "رسول اللہ ﷺ نے جیسا ولیمہ اپنی زوجہ مطہرہ (اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے شادی پر کیا' ایسا کسی بیوی سے شادی پر نہ کیا۔ آپ ﷺ نے ایک بکری سے ولیمہ کیا"۔

گوشت اور روٹی سے ولیمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے' فرماتے ہیں: **اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ بَنٰى بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَاَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَّلَحْمًا** ۷؎ "رسول اللہ ﷺ نے جب (اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ بی بی زینب بنت جحش (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے زفاف فرمایا تو ولیمہ کیا جس سے لوگوں کو روٹی اور گوشت سے خوب سیر کر دیا"۔

ہریسہ سے ولیمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے ایک روایت ہے' فرماتے ہیں: **اَعْتَقَ صَفِيَّةَ**

۵؎ بخاری جلد۲ص ۷۷۷حدیث نمبر۲۰۴۹' المعجم الکبیر للطبرانی جلد۲ص ۲۶ حدیث نمبر۵۴۰۳' موطا امام مالک ص ۵۰۹۔ ٦؎ بخاری جلد۲ص ۷۷۷' مسلم جلد۱ص ۴۶۱' مشکوٰۃ ص ۲۷۸' ابن ماجہ ص ۱۳۸' ابوداؤد جلد۲ص ۱۲۹۔ ۷؎ مشکوٰۃ ص ۲۷۸' ابن ماجہ ص ۱۳۹' مسلم جلد۱ص ۴۶۱۔

وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَاَوْلَمَ عَلَيْهَا بِحَيْسٍ ۸ ’’رسول اللہ ﷺ نے (اُمّ المؤمنین حضرت) بی بی صفیہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو آزاد فرمایا اور اُن سے نکاح فرمالیا اور اُن کی آزادی کو اُن کا حق مہر مقرر فرمایا۔ اور اُن پر ہریسہ سے ولیمہ فرمایا‘‘۔

نوٹ: اہلِ عرب کھجور اور مکھن اور چھوہارے اور گھی کو ملا کر کھاتے ہیں۔ اِسے حیسی کہا جاتا ہے۔ آج کل اِسے ہریسہ کہا جاتا ہے۔ ہریسہ بہت سی اَقسام کا ہوتا ہے جو مختلف چیزوں اور مختلف طریقوں سے بنایا جاتا ہے۔

اِنہی سے دوسری روایت میں ہے: اَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ خَيْبَرَ وَ الْمَدِيْنَةِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يُبْنٰى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى وَلِيْمَتِهٖ مَا كَانَ فِيْهَا مِنْ خُبْزٍ وَّ لَا لَحْمٍ وَّ مَا كَانَ فِيْهَا اِلَّا اَنْ اَمَرَ بِالْاَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَاُلْقِيَ عَلَيْهَا التَّمْرُ وَالْاَقِطُ وَالسَّمْنُ ۹ ’’نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے خیبر اور مدینہ منورہ کے درمیان تین راتیں قیام فرمایا: آپ (ﷺ) پر (اُمّ المؤمنین حضرت) صفیہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا زفاف کیا جاتا تھا۔ تو میں نے مسلمانوں کو آپ (ﷺ) کے ولیمہ کی دعوت دی۔ اِس ولیمہ میں روٹیاں تھیں نہ گوشت۔ صرف یہ تھا کہ آپ ﷺ نے (حضرت سیّدنا) بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا دستر خوان بچھاؤ پھر کھجور، پنیر اور گھی اُس پر رکھ دیا گیا‘‘۔

اَب مسلمانوں سے کہنے لگے (حضرت) بی بی صفیہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) مسلمانوں کی ماں ہیں (آزاد ہیں) یا لونڈی (حرم) ہیں۔ پھر خود کہنے لگے اگر حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اُن کو چھپایا تو وہ اُمّ المؤمنین ہیں، ورنہ لونڈی، جب آپ ﷺ نے کوچ فرمایا، تو (اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ بی بی) صفیہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے لئے (اُونٹ پر) اپنے پیچھے جگہ دُرست کی اور پردہ لگا دیا۔

---

۸ بخاری جلد ۲ ص ۷۷۷، مشکوٰۃ ص ۲۷۸۔ ۹ بخاری جلد ۲ ص ۶۰۶، شرح السنۃ جلد ۵ ص ۱۰۲۔

بدترین دعوتِ ولیمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰى لَهَا الْاَغْنِيَآءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَآءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلَهٗ ؀ ''کھانوں میں بدترین کھانا اُس ولیمہ کا کھانا ہے جس کے لئے مالدار لوگوں کو بلایا جائے اور غریبوں کو چھوڑ دیا جائے اور جس نے دعوت چھوڑ دی' اُس نے اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) اور رسول (اللہ ﷺ) کی نافرمانی کی''۔ (کیونکہ ایسے ولیمہ میں زیادہ نام ونمود ہی ہوتا ہے۔ آج کل بعض لوگ فقیر اور طلباء کو دعوت پر بلاتے ہیں اور خوشی سے اُنہیں کھانا کھلاتے ہیں جبکہ بعض ذلت وخواری سے کھلاتے ہیں یہ اور بھی بُری حرکت ہے۔ فقراء بھی' ہمارے بھائی ہیں)۔ بعض اوقات دعوت یا ولیمہ پر مہمانوں کے کھا چکنے کے بعد اتنا کھانا بچ جاتا ہے جو کسی کو دیئے بغیر ضائع کر دیتے ہیں۔ بچے ہوئے کھانے کو محفوظ کر کے فقراء' غرباء یا ہمسائیوں میں تقسیم کر دینا چاہیے۔

ستو اور چھوہارے سے ولیمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَوْلَمَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِسَوِيْقٍ وَتَمْرٍ ؁ ''نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے (اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ بی بی) صفیہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے شادی پر ستو اور چھوہاروں سے ولیمہ کیا''۔ (اس ولیمہ میں ستو اور چھوہارے ملا کر کھلائے یا ستو علیحدہ اور چھوہارے علیحدہ)۔

---

۱۰ بخاری جلد۲ ص ۷۷۸' مسلم جلد۱ ص ۲۶۲' مشکوٰۃ ص ۲۷۸' موطاء امام مالک ص ۵۰۹' مسند احمد جلد۲ ص ۴۰۵۔ ۲۶۷' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۷ ص ۲۶۲۔ ۱۹۱' مجمع الزوائد جلد۴ ص ۵۳' شرح السنۃ جلد۵ ص ۱۰۵' ابن ماجہ ص ۱۳۸' ابوداؤد جلد۲ ص ۱۲۹۔ ۱۱ مشکوٰۃ ص ۲۷۸' ابن ماجہ ص ۱۳۸' ابوداؤد جلد۲ ص ۱۷۰' ترمذی جلد۱ ص ۲۰۸۔

سوا دو سیر جو سے ولیمہ:

حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں:
اَوْلَمَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى بَعْضِ نِسَآئِهٖ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيْرٍ [۱۲] ''نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اپنی بعض بیویوں (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) کا دو مدّ جو سے ولیمہ کیا''۔

نوٹ: دو مدّ آدھا صاع ہوتا ہے یعنی سوا دو سیر۔

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کا ولیمہ:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے (خاتونِ جنت) حضرت بی بی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کے بعد ولیمہ کیا۔ اپنی زرہ ایک یہودی کے ہاں گروی کر کے اُس سے دو مدّ جو لے لئے۔ [۱۳]

سبحان اللہ! ہمارے سرداروں نے کس طرح سے زندگی بسر کی ہے کہ شادی میں دو مدّ جو اپنی زرہ گروی رکھ کر لئے۔ وہ جھوٹی شہرت کے قائل نہ تھے۔ آج حالات بالکل مختلف ہیں' ہم لوگ خودنمائی اور جھوٹی شہرت کی خاطر برسوں قرضوں تلے دبے رہتے ہیں اور کئی لوگ سود کی لعنت میں بھی گرفتار ہو جاتے ہیں۔

تکالیف پیغمبروں علیہم السلام اور اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی میراثِ مبارک ہیں۔ وہ لوگ جن کو یہ نعمت حاصل ہو تو وہ صبر و شکر کریں۔

دعوتِ ولیمہ قبول کرنا سُنّت ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيَاْتِهَا [۱۴] ''جب تم میں سے کوئی دعوتِ ولیمہ کی طرف بلایا جائے تو وہاں جائے''۔

---

[۱۲] بخاری جلد ۲ ص ۷۷۷' مشکوٰۃ ص ۲۷۸۔ [۱۳] تیسیر الباری جلد ۷ ص ۹۱ بحوالہ طبرانی۔
[۱۴] بخاری جلد ۲ ص ۷۷۷' مسلم جلد ۱ ص ۴۶۲' مشکوٰۃ ص ۲۷۸' مشکل الآثار جلد ۴ ص ۱۴۷' موطا امام مالک ص ۵۰۹' شرح السنۃ جلد ۵ ص ۱۰۴۔

اِنہی سے دوسری روایت میں الفاظ اِس طرح ہیں: ''جب تم میں سے کوئی شادی کی دعوتِ ولیمہ میں بلایا جائے تو قبول کرے''۔ ۱۵

نوٹ: دعوت کسی موقع پر ہو' قبول کرنا سُنّت اور مستحب ہے۔ غالبًا ولیمہ میں زیادہ تاکید ہے۔ بعض علماء نے فرمایا ہے دعوتِ ولیمہ قبول کرنا واجب ہے۔ بعض نے فرضِ کفایہ کہا جبکہ چند چیزوں سے وجوب ساقط ہو جاتا ہے۔ (۱) کھانا مشتبہ ہو (۲) صرف مالداروں کو بلایا گیا ہو۔ (۳) فاسقوں کی مجلس ہو۔ (۴) کسی کو بطور رشوت بلایا گیا ہو اور ناجائز کام میں تعاون طلب کیا جا رہا ہو۔ (۵) یا وہاں شرع کے خلاف اُمور موجود ہوں (مثلاً دستر خوان پر شراب ہو' عورتوں کی بے پردگی ہو یا جیسے آج کل عورتوں کو مرد بیرے کھانا کھلاتے ہیں۔ ویڈیو فلمیں بنائی جاتی ہیں' ناچ گانے' باجا گاجا کی محافل ہوتی ہیں)۔

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ: **مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَقْعُدَنَّ عَلٰى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ** ۱۶ ''جو شخص اللہ (تبارک وتعالیٰ) اور یومِ آخر پر ایمان رکھتا ہے وہ ایسے دستر خوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب رکھی گئی ہو''۔

تکبر اور فخر والی دعوت میں شرکت سے ممانعت:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' **اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ اَنْ يُّؤْكَلَ** ۱۷ ''نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے باہم فخر جتلانے والوں کے کھانے سے منع فرمایا ہے''۔

---

۱۵ ابن ماجہ ص ۱۳۹' مسند احمد جلد ۲ ص ۲۲' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۲۶۲-۲۶۰' ابوداؤد جلد ۲ ص ۱۶۹' مسلم جلد ۱ ص ۴۶۲-۴۶۳۔ ۱۶ الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۱۴۴' تلخیص الحبیر جلد ۳ ص ۱۹۶۔ ۱۷ ابوداؤد حدیث نمبر ۳۷۵۴' مستدرک حاکم جلد ۴ حدیث نمبر ۱۲۹' المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱۱ ص ۳۴۰۔

بغیر دعوت کے آنے والا چور ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ دُعِیَ فَلَمْ یُجِبْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ وَمَنْ دَخَلَ عَلٰی غَیْرِ دَعْوَۃٍ دَخَلَ سَارِقًا وَّخَرَجَ مُغِیْرًا ۱۸؎

''جس کو دعوت دی جائے پھر وہ قبول نہ کرے تو اُس نے اللہ (عزوجل) اور رسولِ کریم (رؤف ورحیم ﷺ) کی نافرمانی کی اور جو بغیر دعوت کے پہنچ جائے تو وہ چور ہو کر گیا اور لٹیرا ہو کر نکلا''۔

اس سے دعوت کے متعلق چند مسائل معلوم ہوئے۔

۱۔ کوئی شخص بغیر بلائے دعوت میں نہ جائے۔

۲۔ بلایا ہوا آدمی بھی اپنے ساتھ کسی غیر مدعو کو نہ لے جائے۔ اگر عرف میں آئے جیسے بادشاہ کے ساتھ باڈی گارڈ یا ڈرائیور وغیرہ، تو جائز ہے۔

۳۔ غیر مدعو کے لئے اجازت لی جائے۔

۴۔ غیر مدعو، صاحب خانہ کی اجازت کے بغیر گھر میں داخل نہ ہو۔

۵۔ مہمان کھاتے وقت کسی آجانے والے کو دعوت نہ دے کیونکہ مہمان کھانے کا مالک نہیں۔

۶۔ ایک دستر خوان والا دوسرے دستر خوان والے کو کوئی چیز نہ دے۔ البتہ ایک ہی دستر خوان کے لوگ ایک دوسرے سے چیزیں لے سکتے ہیں۔ بعض فقہاء فرماتے ہیں، مہمان، اجنبی کتے کو ہڈی بھی نہیں ڈال سکتا۔ اگر مالک کا کتا ہے تو اُس کو ڈالے۔ (بحوالہ مرقاۃ اور شامی وغیرہ) ۱۹؎

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلٰی طَعَامٍ فَلْیُجِبْ فَاِنْ شَآءَ طَعِمَ

۱۸؎ ابوداؤد حدیث نمبر ۳۷۴۱، الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۱۴۴، تلخیص الحبیر جلد نمبر ۳ ص ۱۹۴، مرقاۃ جلد ۶ ص ۳۴۳، مشکوۃ ص ۲۷۸۔ ۱۹؎ مرآۃ جلد ۵ ص ۷۶۔

وَاِنْ شَآءَ تَرَکَ ۲۰؎ ''جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو اُسے قبول کرے۔ چاہے تو کھانا کھائے چاہے تو نہ کھائے''۔

مسئلہ: بلا عذر دعوت قبول نہ کرنے والا اللہ تبارک وتعالیٰ اور اُس کے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کا نافرمان ہے۔

مسئلہ: جس دعوت میں حرام کام (ناچ گانا تصاویر کشی وغیرہ) یا حرام اَشیاء (مثلاً شراب وغیرہ) کا اِہتمام کیا گیا ہو اُس میں شرکت کرنا منع ہے۔

تعلیم اُمّت کے لئے:

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: کَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یُکْنٰی اَبَا شُعَیْبٍ کَانَ لَهٗ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَقَالَ اِصْنَعْ لِیْ طَعَامًا یَّکْفِیْ خَمْسَةً لَعَلِّیْ اَدْعُوْا النَّبِیَّ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَصَنَعَ لَهٗ طُعَیِّمًا ثُمَّ اَتَاهُ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ یَا اَبَاشُعَیْبٍ اِنَّ رَجُلًا تَبِعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَذِنْتَ لَهٗ وَاِنْ شِئْتَ تَرَکْتَهٗ قَالَ لَا بَلْ اَذِنْتُ لَهٗ ۲۱؎ ''ایک انصاری شخص نے جس کی کنیت ابو شعیب (رضی اللہ عنہ) تھی، اپنے گوشت فروش غلام سے کہا، میرے لئے کھانا تیار کرو اور کھانا اِتنا ہو کہ پانچ آدمیوں کے لئے کافی ہو تاکہ میں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کو دعوت دینے کا اِعزاز حاصل کروں اور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے علاوہ چار اور آدمی ہوں۔ پھر حضور ﷺ کے پاس آیا اور دعوت دی۔ آپ ﷺ کے ساتھ ایک شخص آ گیا۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اُس انصاری سے فرمایا: اے ابوشعیب (رضی اللہ عنہ) ایک شخص ہمارے ساتھ آ گیا ہے اگر تم اُنہیں اِجازت دو تو بہتر اور اگر تم چاہو تو اِسے چھوڑ دو، اُس نے عرض کیا نہیں بلکہ میں نے اسے اِجازت دی''۔

۲۰؎ شرح السنہ جلد ۵ ص ۱۰۶، ابوداؤد حدیث نمبر ۳۷۴۰، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۲۱۷، مرقاۃ جلد ۶ ص ۳۴۰۔ ۲۱؎ مشکوٰۃ ص ۲۷۸، بخاری حدیث نمبر ۵۴۶۱، مسلم حدیث نمبر ۲۰۳۶، ترمذی حدیث نمبر ۱۰۹۹، دارمی حدیث نمبر ۲۰۶۶، مسند احمد جلد ۴ ص ۱۲۱، مرقاۃ جلد ۶ ص ۳۴۱۔

[یہاں شرعی مسئلہ بتانا مقصود تھا ورنہ آپ ﷺ حضرت جابر اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے گھر، دوسرے موقعوں پر، سینکڑوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو لے گئے اور معجزانہ طور پر کھانا کھلایا۔]

پہلے دن ولیمہ حق ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پہلے دن ولیمہ حق ہے، دوسرے دن دستور کے موافق (معروف) ہے اور تیسرے دن ریاکاری اور سنانے کے لئے اور شہرت کے لئے ہے۔ یہ منع ہے''۔[۲۲]

ضمیمہ

بارات اور شادی بیاہ کے موقع پر شیطانی حرکات

از: فتاویٰ رضویہ شریف

سوال ۱: جس بارات یا دعوت میں منکرات یعنی خلافِ شرع حرکات ناچ گانا باجہ وغیرہ ہوں تو اُس میں شریک ہونا کیسا ہے؟

جواب: اگر یہ شخص جانتا ہے کہ میری خاطر اُن لوگوں کو ایسی عزیز ہے کہ بحالتِ منکراتِ شرعیہ میں شرکت سے اِنکار کروں گا تو وہ ممنوعات سے باز رہیں گے اور میرا شریک نہ ہونا گوارا نہیں کریں گے تو اُس پر واجب ہے کہ منکرات (یعنی غیر شرعی حرکات) کے ترک کے بغیر شریک نہ ہو۔ (یعنی وہ شرکت پر قید لگادے کہ اگر غیر شرعی حرکات مثل ناچ گانا باجہ وغیرہ ہوگا تو میں شریک نہیں ہوں گا، اگر اِن باتوں سے پرہیز کیا جائے تو میں شریک ہوں گا)۔ اگر جانتا ہے کہ میری عزت اور عظمت اُن کی نگاہوں میں ایسی ہے کہ میں ساتھ رہوں گا تو وہ غیر شرعی حرکات نہ کرسکیں گے

---

۲۲ ابن ماجہ ص ۱۳۹، مسند احمد جلد ۵ ص ۲۸، دارمی جلد ۲ ص ۱۰۵، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۲۶۰، تلخیص الحبیر جلد ۳ ص ۱۹۵، مجمع الزوائد جلد ۴ ص ۵۶، ابوداؤد جلد ۲ ص ۱۷۰، ترمذی جلد ۱ ص ۲۰۸۔

تو اُس پر واجب وموجبِ ثوابِ عظیم ہے کہ شریک ہو۔ اگر بارات والا حیلے بہانہ سے لے کر جانا چاہتا ہے مگر جہاں جائے گا وہاں منکراتِ شرعیہ ہوں گے تو ہرگز نہ جائے اور اگر واقعی ایسا ہی ہے کہ نفسِ دعوت' منکرات سے خالی ہوگی۔ اگرچہ دوسرے مکان میں لوگ مشغولِ گناہ ہوں گے تو شرکت میں کوئی مضائقہ نہیں۔ غایت یہ کہ میزبان گنہگار ہے پھر شرعاً گنہگار کی دعوت بھی دعوت ہے جبکہ وہ خود گناہ پر مشتمل نہ ہو۔ مگر عالم اگر جانے کہ میری اتنی شرکت پر بھی عوام مجھے طعنے دیں گے تو نہ جائے کہ مواقع تہمت سے بچنا چاہیے اور مسلمانوں پر فتح باب غیبت ممنوع ہے (یعنی غیبت کے دروازے کھولنا منع ہے) اور جو ایسی محافل میں نہ جانے کا عہد کرلیں وہ خلافِ عہد نہ کریں کہ خلافِ عہد معیوب ہے)۔ ۲۳

سوال نمبر۲: شادی کے دِن لوگ طرح طرح کا تماشہ کرتے ہیں یعنی آتش بازی' بندوق وگانا بجانا اور لکڑی پھینکنا وغیرہ۔ یہ سب سامان تماشہ کرتے ہوئے دلہن کے گھر جاتے ہیں۔ یہ سب اُمور مذکورہ بحسبِ شرعؐ' شریعت کے جائز ہوگا یا نہیں؟

جواب: لکڑی پھینکنا' بندوقیں چھوڑنا اور اِس قسم کے سب کھیل جائز ہیں جبکہ اپنی اور دوسرے حضرات کی مضرت کا اندیشہ نہ ہو اور اِن سے مقصود کوئی غرض محمود یعنی فن سپہ گری کی مہارت ہو۔ مجرد لہو ولعب اگر صرف کھیل کو دمقصود ہو تو مکروہ۔ آتش بازی جس طرح شادیوں اور شب برأت میں رائج ہے بے شک حرام اور پورا جرم ہے کہ اس میں مال کا ضائع کرنا ہے۔ قرآنِ مجید میں ایسے لوگوں کو شیطان کا بھائی کہا گیا ہے۔ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ○ إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوٓا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ ؕ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا ○ (بنی اسرائیل:۲۷)

''بے شک فضول اُڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے''۔

رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ فرماتے ہیں: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَرِهَ

۲۳ فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف اول ص ۳۳۔

لَکُمْ ثَلٰثًا قِیْلَ وَقَالَ وَ اِضَاعَةُ الْمَالِ وَ کَثْرَةُ السُّوَالِ ۲۴؎ ''اللہ تعالیٰ تین کاموں سے ناخوش ہوتا ہے (۱) بے فائدہ باتیں کرنے' (۲) بہت زیادہ (فضول) سوال کرنے سے اور (۳) مال کے تباہ کرنے سے (جیسے پتنگ بازی اور آتش بازی وغیرہ سے)''۔

مختصراً اسی طرح یہ گانے باجے کہ جن بلاد میں معمول اور رائج ہیں بلاشبہ ممنوع و ناجائز ہیں خصوصاً وہ ناپاک ملعون رسم کہ بے تمیز' احمق' جاہلوں نے شیاطین ہنوذ ملاعین بے بہبود سے سیکھی۔ یعنی فحش گالیوں کے گیت گانا اور مجلس کے حاضرین اور حاضرات کو لچھے دار سنانا' سمدھیانہ (سسرال) کی پاک دامن عفیف عورتوں کو اَلفاظ بدکاری سے تعبیر کرنا کرانا خصوصاً اس ملعون یہ رسم کا مجمع زناں میں ہونا۔ اُن کا اِس ناپاک فاحشہ حرکت پر ہنسنا' قہقہے دوڑانا اپنی کنواری لڑکیوں کو یہ سب کچھ سنا کر بدلحاظ' بے حیا بنانا' بے غیرت' خبیث' بے حمیت مردوں کا اِس شہدا پن کو جائز رکھنا' کبھی برائے نام لوگوں کے دکھاوے کو جھوٹ سچ ایک آدھ بار جھڑک دینا' مگر بندوبست قطعی نہ کرنا' یہ شنیع (بد) گندی مردود رسم ہے جس پر صدہا لعنتیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی اُترتی ہیں۔ اُس کے کرنے والے' اُس پر راضی ہونے والے' اور اپنے یہاں اِس کا اِنسداد نہ کرنے والے' سب فاسق و فاجر مرتکب کبائر' مستحقِ غضبِ جبار و عذابِ نار ہیں۔ (العیاذ باللہ) اللہ تبارک وتعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت بخشے جس شادی میں یہ حرکتیں ہوں' مسلمانوں پر لازم ہے کہ اُس میں ہرگز شریک نہ ہوں۔ اگر نادانستہ شریک ہوگئے تو جس وقت اِس قسم کی باتیں شروع ہوں اور اُن لوگوں کا اِرادہ معلوم ہو تو سب مسلمانوں مردوں عورتوں پر لازم ہے کہ فوراً اُسی وقت اُٹھ جائیں اور اپنی جورو' بیٹی' ماں' بہن کو گالیاں نہ دلوائیں' فحش نہ سنوائیں ورنہ یہ بھی اُن ناپاکیوں میں شریک ہوں گے اور غضب الٰہی سے حصہ لیں گے۔

۲۴؎ مسلم جلد ۲ ص ۷۵' مسند احمد جلد ۴ ص ۲۳۶' درمنثور جلد ۱ ص ۳۶۳' مشکل الآثار جلد ۴ ص ۲۳۴' تفسیر طبری جلد ۳ ص ۶۶ (ادارہ)۔

والعیاذ باللہ رب العالمین. ہرگز اس معاملہ میں حقیقی بہن بھائیوں بلکہ ماں باپ کی بھی رعایت ومروت روانہ رکھیں۔ **لَا طَاعَةَ لِاَحَدٍ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰہِ تَعَالٰی** ''اللہ تبارک وتعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں''۔ ہاں شرع مطہر میں شادی میں بغرض اعلانِ نکاح صرف دَف کی اجازت دی ہے جبکہ مقصود شرع سے تجاوز نہ کرے۔ لہٰذا مکروہ وتحصیلِ لذتِ شیطانی کی حد تک نہ پہنچے۔ لہٰذا علماء شرط لگاتے ہیں کہ (دَف) قواعد موسیقی پر نہ بجایا جائے۔ تال سم کی رعایت نہ ہو' نہ اس میں جھانج ہو کہ وہ خواہی نخواہی مطرب وناجائز ہیں۔ پھر اس کا بجانا مردوں کو ہر طرح مکروہ ہے نہ شرف والی بیبیوں کے لئے مناسب بلکہ نابالغ چھوٹی چھوٹی بچیاں بجائیں اور اگر اس کے ساتھ سیدھے سادھے اشعار یا سہرے سہاگ ہوں جن میں اصلاً نہ فحش ہو نہ کوئی بے حیائی کا ذکر نہ فسق وفجور کی باتیں نہ مجمع زناں میں عشقیات کے چرچے' نہ نامحرم مردوں کو عورتوں کے نغمہ کی آواز پہنچے۔ غرض ہر طرح منکراتِ شرعیہ ومظانِ فتنہ سے پاک ہوں تو اس میں بھی مضائقہ نہیں۔ جیسے انصار کرام رضی اللہ عنہم کی شادیوں میں سمدھیانے جا کر یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔ **اَتَیْنَاکُمْ اَتَیْنَاکُمْ فَحَیَّانَا وَحَیَّاکُمْ** o ''ہم تمہارے پاس آئے' ہم تمہارے پاس آئے' اللہ (عزوجل) ہمیں بھی زندہ رکھے اور تمہیں بھی زندہ رکھے''۔

اس قسم کے پاک وصاف مضمون ہوں اصل حکم میں تو اس قدر کی رخصت ہے مگر حالِ زمانہ کے مناسب یہ ہے کہ مطلق بندش کی جائے کہ جہاں حال خصوصاً زنانِ زماں سے کسی طرح اُمید نہیں کہ اُنہیں جو حد باندھ کر اجازت دی جائے گی اس کے پابند رہیں اور حدِ مکروہ وممنوع تک تجاوز نہ کریں۔ لہٰذا سرے سے فتنہ کا دروازہ ہی بند کر دیا جائے نہ اُنگلی ٹیکنے کی جگہ پائیں گی نہ آگے پاؤں پھیلائیں گی۔ [25]

---

[25] فتاوٰی رضویہ جلد۱۰ النصف اوّل ص ۷۷۔

حیض اور مسائل

وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ ؕ قُلْ ھُوَ اَذًی ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الْمَحِیْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْھُنَّ حَتّٰی یَطْھُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَھَّرْنَ فَاْتُوْھُنَّ مِنْ حَیْثُ اَمَرَکُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ ۝ (البقرۃ:۲۲۲)

”اور (اے محبوب صلی اللہ علیک وسلم) آپ (ﷺ) سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں، آپ (ﷺ) فرما دیں کہ وہ ناپاکی ہے۔تو عورتوں سے حیض کے دنوں میں الگ رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں، ان سے نزدیکی نہ کرو اور پھر جب وہ پاک ہو جائیں تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے حکم کے مطابق ان کے پاس جاؤ، جہاں سے حکم دیا گیا ہے۔بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ) پسند فرماتا ہے، توبہ کرنے والوں کو اور پسند فرماتا ہے، خوب پاک صاف رہنے والوں کو“۔

محیض کا مادہ حیض ہے۔لغت میں حیض کے معنی ہیں بہنا۔عرب کہتے ہیں حَاضَ الْوَادِیُ یعنی وادی بہہ پڑی۔(جب اس سے پانی بہہ نکلے)۔حوض بھی اسی سے بنا ہے۔حوض کے لغوی معنی بہنا کے ہیں۔حوض میں پانی بہہ کر آتا ہے۔اصطلاحِ شرع میں حیض عورتوں کے اس خون کو کہتے ہیں جو عورتوں کے رحم سے آتا ہے۔

عورتوں کو تین قسم کے خون آتے ہیں۔

(۱) حیض۔ (۲) استحاضہ۔ (۳) نفاس۔

حیض: ماہواری خون ہے، جو رحم سے آتا ہے۔اس کی کم از کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہوتی ہے۔

استحاضہ: استحاضہ ایک بیماری ہے، جس سے کوئی رگ کھل جاتی ہے۔

رگوں میں سے ایک رگ جسے عاذل کہتے ہیں' یہ اُس کا خون ہے' استحاضہ کی کوئی مدت نہیں۔ یہ خون چونکہ رحم کا نہیں ہے اِس لئے اِس کے احکام مختلف ہیں۔

نفاس: وہ خون جو بچے کی وِلادت کے وقت اور وِلادت کے بعد آتا ہے اُس کو نفاس کہتے ہیں۔ اِس کی مدت زیادہ سے زیادہ چالیس دِن ہوتی ہے اور کم سے کم کوئی حد نہیں' چونکہ یہ خون بھی رحم سے ہی آتا ہے' اِس لئے اِس کے احکام بھی حیض کے احکام جیسے ہی ہیں۔

حیض سے متعلق آیتِ مبارکہ کا شانِ نزول:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' یہودیوں کا طریقہ تھا جب اُن میں عورتوں کو حیض شروع ہوتا تو وہ اُن کے ساتھ کھانا' پینا چھوڑ دیتے اور اُن کے ساتھ صحبت بھی نہ کرتے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اِس کے بارے میں رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال عرض کیا۔ تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے (سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۲۲۲ جس میں حیض کا ذکر ہے) نازل فرمائی۔ رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا النِّكَاحَ [1] ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمبستری کے سوا (بیوی سے میل ملاپ، اُٹھنا بیٹھنا) سب کچھ جائز قرار دیا''۔ یہ بات یہودیوں کو پہنچی تو اُنہوں نے کہا یہ صاحب (یعنی مسلمانوں کے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے ساتھ ہر چیز میں مخالفت کرنا چاہتے ہیں۔ یہ سن کر حضرت اُسید بن حضیر اور عباد بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) یہودی اِس طرح کہتے ہیں' کیا ہم حیض کے دِنوں میں عورتوں سے صحبت نہ کریں؟ تو رسولِ کریم (رؤف ورحیم

---

[1] تفسیر کبیر جلد ۳ جز ۵ ص ۶۸ (طبع جدید دار الفکر)' قرطبی جلد ۲ جز ۳ ص ۵۴' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۴۵' ابن کثیر جلد ۱ ص ۲۲۵' درمنثور جلد ۱ ص ۶۱۸ (طبع جدید بیروت)' مسلم جلد ۱ ص ۱۴۳' مسند احمد جلد ۳ ص ۱۳۲' مظہری جلد ۱ ص ۲۷۷' ابن ماجہ حدیث نمبر ۶۴۴' (ابن ماجہ میں النکاح کی بجائے الجماع کا لفظ ہے)' کنز العمال حدیث نمبر ۴۴۸۹۴' ترمذی حدیث نمبر ۲۹۷۷' ابوداؤد حدیث نمبر ۲۵۸' نسائی حدیث نمبر ۲۸۸' تلخیص الحبیر جلد ۱ ص ۱۶۴۔

ﷺ) کے رُخِ انور پر غصے کے آثار نمودار ہوئے تو دونوں صاحب یہ سمجھے کہ رسولِ کریم (رؤف ورحیم ﷺ) ہم سے ناراض ہو گئے ہیں تو دونوں چلے گئے۔ بعد ازیں رسولِ کریم (رؤف ورحیم ﷺ) کی بارگاہِ اقدس میں دُودھ کا ہدیہ پیش کیا گیا تو آپ (ﷺ) نے دونوں اصحاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو واپس بلوایا۔ چنانچہ ایک آدمی اُن کی تلاش میں نکلا اور اُنہیں تلاش کر کے ساتھ لے کر آیا۔ پھر آپ (ﷺ) نے دونوں کو دُودھ پلایا۔ اِس سے اُن کو معلوم ہوا کہ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ ہم سے ناراض نہیں تھے۔

(اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ) عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے روایت ہے' فرماتی ہیں: كُنْتُ اَشْرَبُ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ وَاَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اُنَاوِلُهُ النَّبِيُّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ ۲؎ ''میں حالتِ حیض میں جس برتن میں پانی پیتی' پھر میں وہی برتن بارگاہِ اقدس ﷺ میں پیش کرتی تو آپ ﷺ اپنا دہن مبارک (ہونٹ مبارک) وہیں لگا کر پانی نوش فرماتے تھے جہاں میں نے منہ رکھ کر پانی پیا ہوتا (اور جب کھانا کھاتی اور گوشت بمعہ ہڈی کھانے میں ہوتا تو میں ہڈی چوستی پھر آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں پیش کر دیتی تو آپ ﷺ بھی اُسی جگہ منہ مبارک لگا کر ہڈی کو چوستے''۔

(اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ) عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ہی سے روایت ہے' فرماتی ہیں: يَتَّكِئُ فِيْ حَجْرِيْ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَءُ الْقُرْآنَ ۳؎ ''رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ میری گود میں تکیہ لگاتے حالانکہ میں حائضہ ہوتی پھر قرآن مجید کی تلاوت فرماتے''۔

۲؎ مسلم حدیث نمبر ۳۰۱' ابوداؤد حدیث نمبر ۲۶۰' نسائی حدیث نمبر ۲۷۴' ابن ماجہ حدیث نمبر ۶۳۴' مرقاۃ جلد ۲ ص ۲۳۰' مشکوۃ ص ۵۶' ابن کثیر جلد ۱ ص ۲۲۶' تفسیر مظہری جلد ۱ ص ۲۷۷۔ ۳؎ مسلم حدیث نمبر ۳۰۰' ابوداؤد حدیث نمبر ۲۵۹' نسائی حدیث نمبر ۲۸۲' ابن ماجہ حدیث نمبر ۶۹۳' مسند احمد جلد ۶ ص ۱۲۷' مرقاۃ جلد ۲ ص ۲۳۰' مشکوۃ ص ۵۶' مظہری جلد ۱ ص ۲۷۷' بخاری جلد ۱ ص ۴۴۔

(اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ) عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ہی سے روایت ہے' فرماتی ہیں: **كَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ اِلَىَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَاَغْسِلُهُ وَاَنَا حَائِضٌ** [۴] "(رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ مسجد نبوی شریف) میں اعتکاف سے ہوتے اور آپ (ﷺ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ) عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے حجرۂ مبارک کے ساتھ ہی ہوتے تو اپنا سرِ مبارک دروازے کی طرف کر لیتے۔ (سرِ اَنور کو مسجد سے باہر نکالتے۔ فرماتی ہیں) حالانکہ میں حائضہ ہوتی مگر آپ ﷺ کا سر مبارک دھوتی تھی"۔

بحوالہ تفسیرِ روح البیان:

صاحبِ تفسیر روح البیان نے فرمایا کہ مسلمان اولاً اس جملہ (**فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ**) کا مطلب یہ سمجھتے رہے کہ عورتوں سے بالکل الگ ہو جاؤ۔ اُنہوں نے گھر سے نکالنا شروع کیا پھر دیہاتی بارگاہِ نبوی (ﷺ) میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے کہ قرآنِ پاک نے عورتوں کو بالکل الگ رہنے کا حکم فرمایا ہے اور ہمارے پاس کپڑے تھوڑے ہیں اور سردی بہت اور اگر اُنہیں اَلگ نہ کریں تو گنہگار ہوں اور اگر الگ کریں تو سردی کی سخت تکلیف ہے۔ تب اِرشادِ نبوی (ﷺ) ہوا کہ تمہیں تو اِس آیتِ مبارکہ میں صرف جماع سے روکا گیا ہے۔ **وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ** "اور اُن کے قریب نہ جانا' یعنی جماع نہ کرنا جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں" [۵] **لَا تَقْرَبُوْهُنَّ** سے جماع نہ کرنا' قریب نہ جانا مراد ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جوان آدمی بحالت حیض عورت سے بوس و کنار بھی نہ کرے یعنی اسبابِ صحبت سے بھی بچے۔ ہاں وہ بوڑھا آدمی جو کسی مصرف کا نہ ہو یا وہ متقی شخص جو اپنے نفس پر قابو رکھتا ہو وہ بوس و کنار کر سکتا ہے۔ لہٰذا **لَا تَقْرَبُوْهُنَّ** کے معنیٰ جوان کے حق میں اور ہوں گے اور بوڑھے کے حق میں اور۔ بہرحال اِس کے وہ معنیٰ نہیں ہیں

---

[۴] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۴۶' مرقاۃ جلد ۲ ص ۲۲۹' بخاری حدیث نمبر ۳۰۱۔۳۰۰۔۲۹۹' مسلم حدیث نمبر ۲۹۷۔ [۵] تفسیر نعیمی جلد ۲ ص ۴۵۸۔

جس پر یہود و مشرکین عامل تھے یعنی حائضہ سے بالکل کنارہ کش ہو جانا۔

حیض کی مدت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: اَدْنَى الْحَيْضِ ثَلَاثٌ وَّاَقْصَاهُ عَشْرٌ [۶] "یعنی حیض کی کم سے کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے"۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: اَلْحَيْضُ ثَلَاثٌ وَّاَرْبَعٌ وَّخَمْسٌ وَّسِتٌّ وَّسَبْعٌ وَّثَمَانٌ وَّتِسْعٌ وَّعَشْرٌ فَاِنْ زَادَ فَهِيَ اِسْتِحَاضَةٌ [۷] "حیض کی مدت تین، چار، پانچ، چھ، سات، آٹھ، نو دس دن تک ہوتی ہے۔ اِس سے زیادہ ہو تو اِستحاضہ ہے"۔

ماہواری خون اگر تین دن سے کم آئے تو اِستحاضہ ہے۔ اَیسے ہی اگر دس دن سے بڑھ جائے تو وہ بھی اِستحاضہ ہے۔

مسئلہ: کچا بچہ گرنے کی صورت میں اگر بچے کے ہاتھ پاؤں بن گئے ہوں تو اَیسی صورت میں آنے والا خون نفاس (کا خون) ہے۔ اگر بچہ کے ہاتھ پاؤں نہ بنے ہوں تو اَیسی صورت میں آنے والا خون نفاس کا خون نہیں ہوگا۔

حیض کی حکمت:

بالغہ عورت کے بدن میں فطرتاً ضرورت سے کچھ زیادہ خون پیدا ہوتا ہے کہ حمل کی حالت میں وہ خون بچے کی غذا میں کام آئے اور بچے کے دُودھ پینے کے زمانے میں وہی خون دُودھ ہو جائے اور اگر اَیسا نہ ہو تو حمل اور دُودھ پلانے کے زمانہ میں عورت کی جان پر بن جائے، یہی وجہ ہے کہ حمل اور اِبتدائی شیر خوارگی میں حیض کا خون نہیں آتا اور جس زمانے میں حیض آتا ہو اور دُودھ نہ پلانا ہو تو وہ خون اگر بدن سے نہ نکلے تو قسم قسم کی بیماریاں عورتوں کے جسم میں پیدا ہو جاتی ہیں۔

---

[۶] درمنثور جلد ا ص ۶۲۰۔ [۷] درمنثور جلد ا ص ۶۲۰۔

سفرِ حج اور حیض:

(اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ) عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے روایت ہے، فرماتی ہیں، ہم حج کے لئے نکلے جب ''سرف'' مکہ مکرمہ کے قریب ایک مقام پر پہنچے تو مجھے حیض آیا تو میں رونے لگی۔ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تجھے کیا ہوا، کیا تو حائضہ ہوگئی ہے؟'' عرض کیا: جی ہاں! تو آپ ﷺ نے فرمایا: اِنَّ ھٰذَا اَمْرٌ کَتَبَہُ اللّٰہُ عَلٰی بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِیْ مَا یَقْضِی الْحَآجُّ غَیْرَ اَنْ تَطُوْفِیْ بِالْبَیْتِ ۸ ''یہ ایک ایسی چیز ہے کہ جس کو اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے بناتِ آدم پر لکھ دیا ہے تو سوائے خانہ کعبہ کے طواف کے سب کچھ ادا کر جیسے حج کرنے والا ادا کرتا ہے''۔

حائضہ پر چادر اور نماز:

اگر کسی عورت کا شوہر ایسی چادر سے نماز پڑھے جس کا کچھ حصہ حائضہ بیوی پر بھی ہو تو اُس سے نماز میں کوئی نقص پیدا نہیں ہوتا ہے۔

(اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ) میمونہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے روایت ہے، فرماتی ہیں: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُصَلِّیْ فِیْ مِرْطٍ بَعْضُہٗ عَلَیَّ وَبَعْضُہٗ عَلَیْہِ وَاَنَا حَائِضَۃٌ ۹ ''رسول اللہ ﷺ ایک چادر مبارک میں نماز ادا فرماتے جس کا کچھ حصہ مجھ پر اور کچھ حصہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پر ہوتا حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی''۔

حائضہ عورت مسجد سے باہر کھڑی ہو کر مسجد سے چیز اُٹھا سکتی ہے:

(اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ) عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے

---

۸ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۵۷۲، بخاری حدیث نمبر ۲۹۴، مسلم حدیث نمبر ۱۲۱۱، ابو داؤد حدیث نمبر ۱۷۸۲، نسائی حدیث نمبر ۲۴۷، ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۹۶۳، دارمی حدیث نمبر ۱۸۴۶، مرقاۃ جلد ۵ ص ۴۹۲۔ ۹ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۵۰، مرقاۃ جلد ۲ ص ۲۳۱، ابن ماجہ حدیث نمبر ۶۵۳، مسند احمد جلد ۶ ص ۳۳۰، مسلم حدیث نمبر ۵۱۳، ابوداؤد حدیث نمبر ۳۶۹۔

روایت ہے، فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ اِنِّيْ حَائِضٌ فَقَالَ اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِيْ يَدِكِ ۱۰ ''مسجد میں ہمیں چٹائی دے دو۔ (فرماتی ہیں) میں نے عرض کیا۔ میں تو حائضہ ہوں تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے''۔ (یہ چٹائی رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی ذاتی ملکیت ہوگی)۔

حائضہ پر روزوں کی قضاء ہے نماز کی نہیں:

(اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ) عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے روایت ہے، فرماتی ہیں: كُنَّا نَحِيْضُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَيَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصِّيَامِ وَلَا يَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ ۱۱ ''جب ہم ایام سے ہوتیں تو نبی کریم (رؤف ورحیم ﷺ) (ہمارے وہ) روزے جو ایامِ مخصوصہ کی وجہ سے قضاء ہو جاتے اُن کی قضاء کرواتے اور نماز کی قضاء نہ کرواتے تھے''۔ وَتَمْنَعُ الْحَيْضُ دُخُوْلَ الْمَسْجِدِ وَالطَّوَافَ وَمَسَّ الْمُصْحَفِ وَقِرَآتِهٖ اِجْمَاعًا قَالَ اللهُ لَا يَمَسُّهٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَجِّهُوْا هٰذَا الْبُيُوْتَ عَنِ الْمَسْجِدِ فَاِنِّيْ لَا اُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَّلَا جُنُبٍ ۱۲ ''اور ایام (خاص) آنے کی حالت میں مسجد میں جانا، طواف کرنا، قرآنِ پاک کو چھونا اور تلاوت بالاجماع منع ہے۔ اور اللہ (تبارک وتعالیٰ) فرماتا ہے اِس (قرآنِ مجید) کو لوگ پاک ہو کر ہاتھ لگائیں۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ'' اِن مکانوں کے دروازوں کو مسجد سے پھیر دو کیونکہ میں ناپاک عورت اور جنبی کا مسجد میں آنا جائز نہیں سمجھتا''۔

---

۱۰ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۴۹، مسلم حدیث نمبر ۲۹۸، ابوداؤد حدیث نمبر ۲۶۱، ترمذی حدیث نمبر ۱۳۴، نسائی حدیث نمبر ۲۷۱، ابن ماجہ حدیث نمبر ۶۳۲، مسند احمد جلد ۲ ص ۴۵۔ ۱۱ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۰۳۲، مرقاۃ جلد ۴ ص ۲۶۱، مسلم حدیث نمبر ۳۳۵۔ ۱۲ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۶۲، مرقاۃ جلد ۲ ص ۱۲۸، ابوداؤد حدیث نمبر ۲۳۲۔

وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا تَقْرَءُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْآنِ ۱۳؎ "اور رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ناپاک عورت اور جنبی قرآنِ مجید میں سے کچھ بھی تلاوت نہ کریں"۔

حضرت معاذہ عدویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، ایک عورت نے (اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ) عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے پوچھا: کیا حائضہ عورت نماز کی قضاء کرے، اُنہوں نے فرمایا: کیا تو حروریہ ہے؟ ہم کو رسول اللہ ﷺ کے ہاں حیض آتا تھا۔ فَلَا نَقْضِيْ وَلَا نُؤْمَرُ بِالْقَضَآءِ "ہم نماز کی قضاء نہیں کرتی تھیں اور نہ ہی ہمیں قضاء کا حکم ہوتا تھا"۔ دوسری روایت میں ہے: فَنُؤْمَرُ بِقَضَآءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَآءِ الصَّلٰوةِ ۱۴؎ "ہمیں روزے کی قضاء کا حکم ہوتا تھا اور نماز کی قضاء کا حکم نہیں ہوتا تھا"۔

اَولاد کو جذام:

تفسیر درمنثور میں ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ اَتٰى اِمْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ، فَجَاءَ وَلَدُهٗ اَجْذَمُ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ ۱۵؎ "جو شخص اپنی بیوی کے پاس اُس کے حیض کی حالت میں آتا ہے (صحبت کرتا ہے) تو اُس کے ہاں جذام والی اَولاد پیدا ہوگی۔ اَیسا ہو تو پھر اپنے آپ پر ملامت کرے"۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ اِتَّقُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ فَاِنَّ الْجُذَامَ يَكُوْنُ مِنْ اَوْلَادِ الْحَيْضِ ۱۶؎ "حیض والی عورت (بیوی) سے (صحبت سے) بچو کیونکہ حیض والی اَولاد کو جذام ہو جاتا ہے"۔

اِحتیاط بہتر ہے:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے رسول

۱۳؎ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۶۱، ترمذی حدیث نمبر ۱۳۱، ابن ماجہ حدیث نمبر ۵۹۶، مرقاۃ جلد ۲ ص ۱۴۸۔
۱۴؎ ابن ماجہ حدیث نمبر ۶۳۱۔ ۱۵؎ درمنثور جلد ۱ ص ۲۵۹۔ ۱۶؎ درمنثور جلد ۱ ص ۲۵۹۔

اللہ ﷺ سے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) مَا یَحِلُّ لِیْ مِنْ اِمْرَءَتِیْ وَهِیَ حَائِضٌ قَالَ مَا فَوْقَ الْاَزَارِ وَالتَّعَفُّفُ عَنْ ذٰلِکَ اَفْضَلُ [۱۷] "مجھے میری بیوی سے بحالتِ حیض کیا کام حلال ہے؟ فرمایا: وہ جو تہبند سے اُوپر ہو اور بچنا اس سے بہتر ہے"۔ یعنی حائضہ بیوی جبکہ پاجامہ یا شلوار مضبوطی سے باندھے ہو تو اُس کے ساتھ لیٹنا اور اُس کا بوسہ لینا درست ہے لیکن بچنا اور احتیاط کرنا زیادہ بہتر ہے"۔ خصوصاً اُس نوجوان کو جو اپنے نفس پر قابو نہ رکھتا ہو۔

(اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ) عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے روایت ہے' فرماتی ہیں' جب میں حائضہ ہوتی نَزَلْتُ عَنِ الْمِثَالِ عَلَی الْحَصِیْرِ فَلَمْ نَقْرُبْ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ وَلَمْ نَدْنُ مِنْہُ حَتّٰی نَطْھُرَ [۱۸] "تو بستر سے چٹائی پر اُتر آتی پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے قریب نہ ہوتیں یہاں تک کہ ہم پاک ہو جاتیں"۔ یہ ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا عمل تھا کہ آپ ﷺ کے پاس بیٹھنے کی ہمت نہ کرتیں' ہاں اگر رسول اللہ ﷺ خود ہی بلا لیتے تو تعمیلِ حکم کرتی تھیں۔

مسائل و احکام

۱۔ حائضہ عورت (بیوی) کے ساتھ رہنا' بسنا اس کے ہاتھ کی چیز کھانا' اُس کے ساتھ لیٹنا بلکہ معانقہ کرنا (بغلگیر ہونا) وغیرہ سب حلال ہیں۔ مگر اس سے صحبت حرامِ قطعی ہے۔

۲۔ حیض و نفاس والی عورت کے لئے نماز' روزہ' قرآنِ پاک کی تلاوت' قرآنِ پاک کو چھونا' مسجد میں آنا اور طواف کعبہ کرنا حرام ہے۔

۳۔ حائضہ عورت اپنے خاوند کی خدمت کر سکتی ہے اُس کے جسم کو چھو سکتی ہے۔

۴۔ حائضہ بیوی کے زانوؤں یا گود میں سر رکھ کر شوہر لیٹ سکتا ہے' ذکر اذکار'

---

[۱۷] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۵۲' مرقاۃ جلد ۲ ص ۲۳۳۔ [۱۸] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۵۶' ابوداؤد حدیث نمبر ۲۷۱' مرقاۃ جلد ۲ ص ۲۳۶۔

دُرود شریف اور تلاوتِ قرآنِ مجید کرسکتا ہے۔ (جائز ہے)

۵۔ حائضہ بچیاں جو حفظِ قرآنِ مجید یا تعلیم قرآنِ مجید حاصل کرتی ہے وہ قرآنِ مجید کو ہاتھ لگائے بغیر ہجے کے ساتھ قرآنِ مجید پڑھ سکتی ہیں۔ تلاوت کے اَنداز میں روانی سے نہیں پڑھ سکتی۔ حائضہ عورت یا جنبی مرد مسجد کے باہر کھڑے ہو کر ہاتھ بڑھا کر اَندر سے کوئی چیز لے سکتے ہیں۔

۶۔ حیض و نفاس والی عورت نجس حقیقی نہیں بلکہ حیض و نفاس کی وجہ سے اُس پر حکم لاگو ہوا ہے کہ وہ اُن چند کاموں کو سرانجام نہیں دے سکتی جن کا پیچھے ذکر ہوا ہے۔

۷۔ حیض کے دِنوں میں بیوی سے مجامعت کی قطعاً ممانعت ہے، صحبت کرنے کی حرمت نصِ قرآنِ مجید سے ثابت ہے: قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ (اے محبوب صلی اللہ علیک وسلم آپ ﷺ) فرمائیں کہ ''وہ حیض ناپاکی ہے تو عورتوں سے حیض کے دِنوں میں الگ رہو''۔ یہاں عورتوں سے جماع نہ کرنا مراد ہے جیسے اُردو میں کہتے ہیں، عورتوں کے پاس نہ جانا۔

۸۔ حیض کی حالت میں عورتوں کا سارا جسم پلید نہیں ہوتا۔ ناف سے لے کر گھٹنے تک عورت (بیوی) کے ننگے جسم کو ہاتھ لگانا منع ہے۔

۹۔ جو لوگ نادانی اور بے علمی کی وجہ سے حائضہ بیوی سے صحبت کر چکے ہوں وہ خوب توبہ کریں اور آئندہ بچیں اور صدقہ کریں کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) خوب توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

۱۰۔ اگر حیض پورے دس دنوں میں ختم ہوا یا عادت کے موافق کم دنوں میں ختم ہوا تو غُسل کے اِنتظار کی ضرورت نہیں اگر خلافِ عادت دس دنوں سے پہلے بند ہو تو عورت کے غُسل کرنے کے بعد شوہر بیوی کے پاس جا سکتا ہے۔

۱۱۔ بحالتِ حیض بیوی حرام نہیں بلکہ اُس سے صحبت کرنا حرام ہے، حیضی بچہ حلالی ہوگا حرامی نہیں ہوگا۔

۱۲۔ حیض والی عورت دیگر نیک اَعمال کرسکتی ہے، مثلاً کلمہ طیبہ، دُرود شریف

اور دیگر کلمات کا وِرد اور دُعا وغیرہ نیز بیت اللہ شریف کے طواف کے علاوہ حائضہ عورت باقی ارکانِ حج بیت اللہ اَدا کر سکتی ہے۔ یعنی منیٰ' عرفات' مزدلفہ میں جانا۔

۱۳۔ تلاوتِ قرآنِ مجید میں یہ بھی آسانی ہے کہ معلّمہ قرآنِ مجید کے ہجے بچوں کو کرا سکتی ہیں۔ ایک ایک کلمہ توڑ توڑ کر پڑھا سکتی ہیں۔ اَلفاظِ قرآنِ مجید بہ نیّت دُعا پڑھ سکتی ہیں۔

۱۴۔ حیض کی حالت میں عورت کے ساتھ ہم بستری کرنے کی وجہ سے مرد کو آتشک کی بیماری کے ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

۱۵۔ کم سے کم نو برس کی عمر سے حیض آنا شروع ہوتا ہے اور زیادہ سے زیادہ پچپن سال کی عمر تک حیض آتا رہتا ہے۔

۱۶۔ دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پندرہ دِن کا وقفہ ضروری ہے یوں ہی حیض و نفاس کے درمیان پندرہ دِن کا وقفہ ضروری ہے۔ اگر نفاس ختم ہونے کے بعد پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے تو یہ اِستحاضہ ہے۔

۱۷۔ جس عورت کو پہلی مرتبہ حیض آیا اور اور اُس کا سلسلہ پورا مہینہ رہا تو شروع ہونے کے دِن سے دس دِن تک حیض کے' باقی بیس دِن اِستحاضہ کے سمجھے جائیں گے۔

۱۸۔ حیض کے دِنوں میں نمازیں معاف ہیں' اُن کی قضاء نہیں اَلبتہ روزوں کی قضاء ہے اور یہ قضاء اَدا کرنا فرض ہے۔

۱۹۔ عورتیں حیض کے دِنوں میں نماز کے وقت وضو کر کے اِتنی دیر تک ذکرِ اِلٰہی' دُرود شریف اور دیگر وظائف پڑھ لیا کریں جتنی دیر تک نماز پڑھتی ہیں تاکہ عادتِ عبادت قائم رہے۔

۲۰۔ روزے کی حالت میں حیض و نفاس شروع ہوا تو وہ روزہ جاتا رہا اِس کی قضاء کرے' روزہ فرض تھا تو قضاء فرض اور اگر روزہ نفلی تھا تو قضاء واجب ہے۔ اگر کوئی عورت اِعتکاف میں ہو اور اُسے حیض آجائے تو اُس کا اِعتکاف ختم ہو جائے گا

اور اُسے بعد میں بقیہ دِنوں کی قضاء کرنی ہوگی۔

۲۱۔ دس دِن پورے ہونے کے بعد شوہر بیوی سے ہم بستر ہوسکتا ہے اگرچہ غُسل نہ کیا ہو مگر مستحب ہے کہ عورت کے نہانے کے بعد صحبت کرے۔

۲۲۔ اکثر عورتوں میں رواج ہے کہ جب تک چلہ پورا نہ ہولے اگرچہ نفاس ختم ہوگیا ہو نماز نہیں پڑھتیں اور نہ ہی اپنے آپ کو اس کے قابل سمجھتی ہیں۔ یہ محض لاعلمی ہے جس وقت نفاس ختم ہوا اُسی وقت سے نہانے کے بعد نماز شروع کردیں اگر نہانے سے بیماری کا خطرہ ہو تو تیمّم کرلیں۔

۲۳۔ حیض و نفاس کی حالت میں سجدۂ شکر اور سجدۂ تلاوت حرام ہے اور آیتِ سجدہ سننے پر سجدہ واجب نہیں۔

۲۴۔ حائضہ عورت اپنے شوہر کے جسم کے ہر حصّہ کو ہاتھ لگا سکتی ہے۔

اِستحاضہ کا بیان:

اُمّ المؤمنین (حضرت سیّدہ) عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے روایت ہے، فرماتی ہیں، حضرت فاطمہ بنت جیش رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہِ اَقدس میں حاضر ہوئیں عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں اِستحاضہ والی عورت ہوں کہ پاک ہی نہیں ہوتی تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ فرمایا: یہ تو ایک رگ کا خون ہے حیض نہیں (ہاں) **فَاِذَا اَقْبَلَتْ حَیْضَتُکِ فَدَعِی الصَّلٰوۃَ اِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِیْ عَنْکِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّیْ** [۱۹] ”جب تک تمہارا حیض آیا کرے نماز چھوڑ دیا کر اور جب حیض کے دِن ختم ہوجائیں تو خون دھولیا کر اور نماز پڑھ لیا کر“۔

---

۱۹ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۵۷، بخاری حدیث نمبر ۲۲۸، مسلم حدیث نمبر ۳۳۳، ابوداؤد حدیث نمبر ۲۸۲، ترمذی حدیث نمبر ۱۲۵، نسائی حدیث نمبر ۳۵۹، ابن ماجہ حدیث نمبر ۶۲۱، دارمی حدیث نمبر ۷۷۳، مسند احمد جلد ۶ ص ۱۹۴۔

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمّ سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' ایک عورت کا خون بہتا رہتا تھا۔ (اُس کے لئے اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمّ سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے) نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے فتویٰ پوچھا' فرمایا: کہ وہ رات دِن مہینے کے گن لے جن دِنوں میں اِس بیماری کے لگنے سے پہلے خون آتا تھا اُن دِنوں میں نماز اَدا نہ کرے اور جب وہ دِن گزر جائیں تو غُسل کرے اور خون دھو کر نماز اَدا کرے اور کپڑے کے لنگوٹ باندھے (یا انڈرویئر پہنے) پھر وضو کر کے نماز پڑھتی رہے۔

حضرت عدی بن ثابت اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا:

تَتَوَضَّاءُ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ وَتَصُوْمُ وَتُصَلِّیْ ۲۰ ''(یعنی اِستحاضہ والی عورت) ہر نماز کے لئے وضو کرے۔ روزے ہوں تو روزے رکھے اور نماز بھی پڑھے''۔

مسائل:

۱۔ اِستحاضہ میں نہ نماز معاف ہے نہ ہی روزہ' اَیسی بیوی سے صحبت حرام نہیں۔

۲۔ جس طرح اِستحاضہ والی عورت کے معذور ہونے کی وجہ سے نماز کی رخصت نہیں اسی طرح ہر وہ شخص جس کو اَیسی بیماری ہے کہ جس وجہ سے وضو نہیں رہتا مثلاً پیشاب کے قطرے گرنا' ہوا کا خارج ہونا' ناک سے خون بہنا وغیرہ تو اَیسے شخص کو ایک نماز کے لئے وضو کر کے نماز اَدا کرنی چاہیے۔

☆☆☆

۲۰۔ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۶۰' ابوداؤد حدیث نمبر ۲۹۷' ترمذی حدیث نمبر ۱۲۶' ابن ماجہ حدیث نمبر ۶۲۵' دارمی حدیث نمبر ۷۹۳۔

روزہ اور حقِ زوجیت

قرآنِ مجید میں ربِّ کائنات نے اِرشاد فرمایا ہے: یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ (لبقرہ: ۱۸۳) ''اے اِیمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم متقی اور پرہیزگار ہو جاؤ''۔

اِس میں تمام صاحبِ اِیمان مردوں اور عورتوں سے خطاب فرمایا گیا ہے۔ کیونکہ قرآنِ مجید کے اَسلوبِ خطاب کے مطابق یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اُن مردوں اور عورتوں کے لئے بولا جاتا ہے جو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے فرمانے سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذاتِ اَقدس پر اور دیگر بنیادی اِعتقادی باتوں پر اِیمان لاتے ہیں۔ جن کی تفصیل قرآنِ مجید اور اَحادیثِ مبارکہ میں موجود ہے۔

روزے کے آداب جس طرح مردوں کو بجا لانے ہوتے ہیں' ایسے ہی عورتوں کو بھی تمام آداب بجا لانے ہوتے ہیں۔ جس طرح مردوں کو رعائتیں حاصل ہیں' اَیسے ہی عورتوں کو بھی رعائتیں حاصل ہیں۔

حاملہ اور دُودھ پلانے والی عورت کے لئے حکم:

حضرت انس بن مالک کعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلٰوۃِ وَالصَّوْمَ عَنِ الْمُسَافِرِ وَعَنِ الْمُرْضِعِ وَالْحُبْلٰی [1] ''بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے مسافر کو آدھی نماز معاف فرما دی ہے اور مسافر اور دُودھ پلانے والی اور حاملہ کو روزہ کی رخصت عطا فرمائی ہے''۔

---

[1] ابن ماجہ ص ۱۲۱۔

روزہ نہ رکھنے کی شرعی اِجازت سفر' عورت کا حاملہ ہونا اور بچے کو دُودھ پلانا ہے۔ اگر کوئی مرد یا عورت سفر پر ہو یا کوئی عورت حمل اور دُودھ پلانے کی حالت میں ہو تو سرکارِ کائنات حضور رحمۃ اللعالمین ﷺ نے رَحمت فرماتے ہوئے روزہ نہ رکھنے کی رخصت عطا فرمائی ہے۔ اگر مذکورہ بالا اَفراد روزہ نبھانے کی طاقت رکھتے ہوں تو شریعتِ محمدیہ علیہ الصلوٰت والتسلیمات روزہ رکھنے پر اِعتراض نہیں کرتی۔

شوہر کی طرف سے بیوی کو نفلی روزے رکھنے کا حکم:

عمر کے مدارج کے حساب سے عبادات کی مشغولیت بڑھتی رہتی ہے۔ اکثر لوگ عموماً جوانی میں کم عبادت کرتے ہیں مگر جوں جوں بوڑھے ہوتے جاتے ہیں' عبادت کا شوق بڑھتا جاتا ہے۔ کئی خوش نصیب اَیسے ہوتے ہیں جو جوانی سے ہی عبادات اور تقویٰ و زہد کا حسین مرقع ہوتے ہیں۔

خواتین کی اکثریت بڑھاپے میں عبادت و وظائف وغیرہ میں خوب خوب مگن ہوتی ہیں۔ جوان نیک بچیوں اور متقی خواتین کا ذوقِ عبادت بھی دیدنی ہوتا ہے خصوصاً مختلف متبرک راتوں اور دِنوں میں۔

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمّ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُنِيْ اَنْ اَصُوْمَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ اَوَّلُهَا الْاِثْنَيْنِ اَوِ الْخَمِيْسُ [۲]

''رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ مجھے حکم فرماتے تھے کہ میں ہر ماہ تین روزے رکھوں جن میں پہلا روزہ پیر یا جمعرات کا ہو''۔ یہ حکم اِستحبابی تھا نہ کہ وجوبی یعنی یہ حکم' حکمِ واجب کے طور پر نہیں تھا۔ اِسی واسطے اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمّ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وہ روزے نفلی ہوتے تھے۔

---

[۲] ابوداؤد جلد ا ص ۳۳۹۔

شوہر کی اِجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنے کی ممانعت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

لَا یَحِلُّ لِلْمَرْأَۃِ اَنْ تَصُوْمَ وَ زَوْجُھَا شَاھِدٌ اِلَّا بِاِذْنِہٖ وَلَا تَاْذَنَ فِیْ بَیْتِہٖ اِلَّا بِاِذْنِہٖ [۳] ''کسی عورت کے لئے یہ دُرست نہیں ہے کہ وہ (۱) جب اُس کا خاوند (گھر میں) موجود ہو تو اُس کی اِجازت کے بغیر روزہ رکھے۔ اور (۲) اُس کی اِجازت کے بغیر کسی کو اُس کے گھر میں آنے دے''۔

یعنی جب شوہر گھر میں موجود ہو تو عورت کو چاہیے کہ اپنے شوہر سے نفلی روزہ رکھنے اور نفلی اِعتکاف کرنے کی اِجازت لے۔ اِس کی صریح اِجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔ شوہر کی مرضی کے بغیر رکھا ہوا روزہ اور اِعتکاف اُس کے حق میں حائل ہوگا۔ لہٰذا حق والے سے اِجازت لے لے۔ اِس حق اور حکم سے نذر، منتیں اور رمضان المبارک کے فرضی روزے علیحدہ ہیں۔ کیونکہ وہ حقِ شرع ہیں۔ اگر کوئی عورت شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزے رکھے تو خاوند اُس سے روزہ توڑنے کے لئے کہہ سکتا ہے اور صحبت کرسکتا ہے۔ مرد کو دن کے وقت بھی بیوی سے صحبت کرنے کا حق ہے۔ البتہ ایسی عورت کے لئے ایسے روزے کی قضاء واجب ہوگی۔

عورت کو نفل نماز سے منع نہیں کیا گیا کیونکہ وہ تھوڑی دیر کے لئے ہوتی ہے اور تھوڑے سے وقت میں اَدا ہو جاتی ہے، اِس سے شوہر کا حقِ صحبت نہیں مارا جاتا۔

عورت کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنے شوہر کی ناراضگی کا سبب بننے والے کسی مرد و عورت، اجنبی اور قریبی کو اپنے گھر میں نہ آنے دے۔ یہاں تک کہ شوہر بیوی کے والدین کو بھی اپنے گھر میں آنے سے روک سکتا ہے لیکن عورت کو اپنے ماں باپ سے ملنے سے نہیں روک سکتا۔

---

[۳] ابوداؤد جلد ا ص ۳۴۰۔

مردوں کو بھی عورتوں کے حقوق کا لحاظ رکھتے ہوئے روزے رکھنے چاہئیں:

حضرت مسلم قرشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں نے یا کسی نے رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر بھر کے روزوں کے بارے میں پوچھا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ لِاَهْلِکَ عَلَیْکَ حَقًّا صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِیْ یَلِیْهِ وَ صُمْ اَرْبِعَاءً وَ خَمِیْسًا فَاِذَنْ اَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ کُلَّهٗ [۱] ''تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے۔ رمضان (المبارک) کے روزے اور اُس سے متصل روزے رکھو اور ہر بدھ و جمعرات کا روزہ رکھو تو تم سمجھو تم نے ساری عمر کے روزے رکھ لیے''۔

شوہر کا جذبۂ ایثار و قربانی:

شوہر اور بیوی ایک دوسرے کے شریکِ حیات ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کی خوشیوں' دُکھ' درد اور گھر کی رونق اور آبادی میں وفادار ہوتے ہیں۔ لہٰذا شوہر کو بھی روزوں کے بارے میں اپنی بیوی کو ڈھیروں نیکیاں کمانے کا موقع فراہم کرنا چاہئے۔ کیونکہ رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزوں کی اور روزہ رکھنے والوں کی بہت فضیلت بیان فرمائی ہے۔ اگر شوہر کے کہنے پر یا شوہر کی رضامندی' خوشی اور ایثار کی وجہ سے بیوی روزہ رکھے گی تو شوہر کو بھی اللہ تبارک و تعالیٰ اجروثواب عطا فرمائے گا۔ کیونکہ نیکی کی تبلیغ و تعلیم اور ترغیب دینے پر اگر کوئی نیکی کرتا ہے تو جتنا نیکی کرنے والے کو ثواب ملتا ہے' اُتنا ہی نیکی کی دعوت دینے والے کو بھی ثواب ملتا ہے۔

فضائل کی چند اَحادیثِ مبارکہ بطورِ شوق و ترغیب پیشِ خدمت ہیں۔ اللہ کریم نیکی کرنے کی ہمت اور توفیق نصیب فرمائے۔

---

[۱] الترغیب والترہیب جلد۲ ص ۱۲۶' مسند احمد جلد ۶ ص ۲۶۸' ترمذی حدیث نمبر ۴۸ ۷' ابوداؤد حدیث نمبر ۲۴۵۳' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۰۶۱' کنزالعمال حدیث نمبر ۲۳۶۲۶۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشادفرمایا: مَنْ صَامَ یَوْمًا اِبْتَغٰی وَجْهَ اللّٰهِ بَعْدَهُ اللّٰهُ مِنْ جَهَنَّمَ كَبُعْدِ غُرَابٍ طَارٍ وَهُوَ فَرْخٌ حَتّٰى مَاتَ هَرَمًا ۵ ”جو کوئی صاحبِ ایمان (مرد یا عورت) رضائے اِلٰہی کی تلاش میں ایک دن روزہ رکھے تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُسے دوزخ سے اُتنا دُور فرمائے گا جیسے اُڑنے والے کوّے کی دُوری جب وہ بچہ ہوحتیٰ کہ بوڑھا ہوکر مرے“۔

جب یہ اُس روزے کی شان ہے جو نفلی روزہ ہے تو فرضی روزہ کی عظمت و شان کا کیا کہنا۔ روزہ رکھنے میں رضائے اِلٰہی کی قید لگائی گئی ہے۔ کیونکہ عمل بغیر اِخلاص قبول نہیں ہوتا اور نہ ہی اُس کے ثواب اور فوائد کا ظہور ہوتا ہے۔ کوّے کی طبعی عمر ایک ہزار سال ہے۔ (مرقاۃ) اور بہت تیز اُڑتا ہے۔ یہاں دوزخ سے اِنتہائی دُوری بتانے کے لئے بطورِ مثال اِرشاد ہوا کہ کوّے کا بچہ اگر پیدا ہوتے ہی اُڑنا شروع کردے اور مرتے دم تک یعنی ایک ہزار سال تک برابر اُڑتا رہے تو اَندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ اپنے گھونسلے سے جتنی دُور جائے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ روزے دار کو دوزخ سے اُتنی ہی دُور رکھے گا۔ حدیثِ پاک کے معنی بالکل ظاہر اور واضح ہیں، کسی قسم کی تاویل کی ضرورت نہیں۔ ربِّ (کریم عزوجل) کی عطائیں ہمارے وہم وگمان سے وراء ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لِكُلِّ شَیْءٍ زَكٰوةٌ وَ زَكٰوةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ ۶ ”ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزے ہیں“۔

روزے کی برکت سے اکثر آدمی دُبلے ہوجاتے ہیں۔ جسم کا کچھ گوشت

---

۵ مجمع الزوائد جلد۳ ص ۱۸۱، درمنثور جلد ۱ ص ۱۸۱، المعجم الکبیر للطبرانی جلد۷ ص ۵۶، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۰۷۴ – ۶ ابوداؤد جلد ۱ ص ۳۴۱، مجمع الزوائد جلد ۳ ص ۱۸۲، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۷۴۵، درمنثور جلد ۱ ص ۱۸۱، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۶ ص ۱۹۳۔

گل جاتا ہے۔ خواتین عام طور پر جسمانی طور پر موٹی ہو جاتی ہیں۔ روزے کی برکت سے جسمانی طور پر اُن میں توازن پیدا ہوگا۔ نیز جس طرح مردوں کو خواہش ہے کہ ہم گناہوں سے پاک ہو جائیں ایسے ہی رفیقِ سفر' شریکِ حیات کی بھی خواہش ہوگی کہ گناہوں سے پاک وصاف ہو جائے۔ روزہ کی برکت سے آگ' روزہ دار مرد وعورت تک نہ پہنچ سکے گی۔

اگر روزہ دار (مرد یا عورت) کو کھانے کی دعوت ملے تو:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلٰی طَعَامٍ وَّھُوَ صَائِمٌ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ وَ فِیْ رِوَایَۃٍ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ فَلْیَجِبْ فَاِنْ کَانَ صَائِماً فَلْیُصَلِّ وَ اِنْ کَانَ مُفْطِرًا فَلْیُطْعِمْ** [1] ''جب تم میں سے کسی کو دعوتِ طعام دی جائے اور وہ روزہ دار ہو تو کہہ دے میں روزے سے ہوں اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جب تم میں سے کسی کو دعوت دی جائے تو قبول کرلے پھر اگر روزہ دار ہو تو میزبان کے لئے دُعا کردے اور اگر روزے دار نہیں تو کھانا کھالے''۔

اگرچہ نفلی روزہ چھپانا بہتر ہے مگر جب کسی کی دعوت میں آدمی چلا جائے اور کھانا نہ کھائے اور نہ ہی بتائے کہ میں روزہ سے ہوں تو صاحب خانہ کے دِل میں بدگمانی' کدورت' عداوت اور رنج وغم پیدا ہو سکتے ہیں' اس لئے اِظہار کرنے میں حرج نہیں۔ میزبان کی خوشی اور مسلمان کو جائز کاموں میں خوش کرنا بھی عبادت ہے۔

حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ کی بیوی کا واقعہ:

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ہم لوگ رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک عورت آئی عرض کرنے لگی' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) جب میں نماز پڑھتی ہوں تو میرا شوہر (حضرت)

---

[1] ابوداؤد جلد ۱ ص ۳۳۱' ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۷۵۰۔

صفوان بن معطل (رضی اللہ عنہ) مجھے مارتا ہے اور جب میں روزہ رکھتی ہوں تو میرا روزہ تڑوا دیتا ہے اور وہ خود نمازِ فجر نہیں پڑھتا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا ہے۔

جب یہ عورت باتیں کر رہی تھی تو حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ بھی وہاں موجود تھے۔ آپ ﷺ نے اُن سے پوچھا تمہاری بیوی کیا کہتی ہے؟ اُنہوں نے عرض کیا' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) یہ جو کہتی ہے کہ نماز پر میں اسے مارتا ہوں تو اس کی حقیقت یہ ہے کہ نماز میں دو دو سورتیں پڑھتی ہے میں اسے منع کرتا ہوں اور یہ سنتی ہی نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: **لَوْ كَانَتْ سُوْرَةٌ وَّاحِدَةٌ لَكَفَتِ النَّاسُ** ''ایک سورت پڑھنا ہی لوگوں کو کفایت کرتی ہے''۔ اور یہ جو کہتی ہے کہ میرا روزہ توڑ ڈالتا ہے۔ عرض کیا' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) یہ مسلسل روزے رکھتی رہتی ہے اور میں جوان ہوں اور انتظار کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اُس دن سے فرمایا: **لَا تَصُوْمُ امْرَاةٌ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا** ''کوئی عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزے نہ رکھے'' اور یہ جو کہتی ہے کہ میں فجر کی نماز نہیں پڑھتا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا ہے اس کی حقیقت یہ ہے کہ میں محنت مزدوری کرنے والا آدمی ہوں' سب جانتے ہیں میں رات کو پانی بھرتا ہوں۔ صبح میری آنکھ نہیں کھلتی' یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: **فَاِذَا اسْتَيْقَظْتَ فَصَلِّ** ''تو جب تیری آنکھ کھلے تو نماز پڑھ لیا کر''۔ [۸]

حائضہ عورت کا روزہ:

حضرت معاذہ عدویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' میں نے اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا: **مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ**

---

[۸] ابوداؤد جلد ا ص ۳۴۰۔

يُصِيبُنَا ذَالِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ ۝

''حائضہ (حیض والی عورت) کا کیا حال ہے کہ وہ روزہ کی قضاء کرتی ہے' نماز کی قضاء نہیں کرتی؟ (اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ) عائشہ (صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے فرمایا: ہمیں یہ عارضہ آتا تھا تو ہمیں روزہ کی قضاء کا حکم دیا جاتا تھا اور نماز کی قضاء کا حکم نہیں دیا جاتا تھا''۔

حکمت: عورتوں کو حیض آنے کی وجہ سے تین سے لے کر دس تک روزوں کی قضاء کرنا پڑتی ہے۔ لہٰذا اِن میں دشواری نہیں جبکہ نمازیں ہر ماہ ۱۵ سے لے کر ۵۰ تک چھوٹ جاتی ہیں جن کی اَدائیگی بہت دشوار ہے۔ اِس لئے اِس حکمت کے تحت روزہ کی قضاء اور نمازوں کی معافی کا حکم فرمایا ہے۔ اَب دیکھئے تو نماز بھی فرض ہے جیسے روزہ فرض ہے۔ مگر رحیم و کریم پروردگار عزوجل اور رحمۃ للعالمین سرکارِ کائنات ﷺ نے اُمت کی اِس صِنف کو مشقت اور دیگر خاندانی' گھریلو اور شوہر کے حقوق کی اَدائیگی کی بناء پر نرمی فرماتے ہوئے رُخصت عطا فرمائی ہے۔ خواتین کو اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے اِس اِحسان اور اِنعام پر کروڑوں بلکہ بے حد وحساب شکر اَدا کرنا چاہئے۔

حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نفلی روزہ توڑنا:

حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں کہ جب فتحِ مکہ کا دن ہوا تو خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں اور رسول اللہ ﷺ کے بائیں طرف بیٹھ گئیں اور حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ سرکار ﷺ کے دائیں طرف تھیں تو ایک لونڈی ایک برتن لائی جس میں شربت تھا۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہِ اَقدس میں شربت پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے شربت نوش فرمایا' پھر حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو

۝ مشکوٰۃ ص ۱۷۸' مسلم حدیث نمبر ۳۳۵' مرقاۃ جلد ۴ ص ۳۶۱۔

دے دیا۔ اُنہوں نے بھی پیا' پھر عرض کرنے لگیں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں نے روزہ توڑ لیا ہے' میں تو روزہ دار تھی۔ تو **قَالَ لَهَا اَكُنْتِ تَقْضِيْنَ شَيْئًا؟ قَالَ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ اِنْ كَانَ تَطَوُّعًا** [1] "فرمایا کیا تم کوئی قضاء روزہ کو ادا کر رہی تھیں؟ بولیں' نہیں! تو فرمایا اگر نفلی روزہ تھا تو تمہیں کوئی ضرر نہیں"۔

سنن ابوداؤد' جامع ترمذی' سنن دارمی اور مسند احمد میں اِس کی مثل روایت ہے۔ اُس میں یہ ہے' **فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَا اِنِّيْ كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ اَمِيْرُ نَفْسِهٖ اِنْ شَاءَ صَامَ وَ اِنْ شَاءَ اَفْطَرَ** [1] "وہ بولیں، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں روزہ دار تھی تو فرمایا، نفلی روزہ دار اپنے نفس کا خود مختار ہے اگر چاہے روزہ پورا کرے اگر چاہے اِفطار کرے"۔

سبحان اللہ! کیا عجیب عمل ہے کہ پہلے سرکارِ کائنات ﷺ کے ارشادِ مبارک کی تعمیل میں شربت پی لیا پھر عرض کیا' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میرا روزہ تھا' میں نے روزہ توڑ لیا ہے۔ پھر مسئلہ پوچھا۔ اُن کے نزدیک رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کا فرمانا اور پس خوردہ تبرک روزے سے اَفضل تھا۔ اُن کے دِل نے فتویٰ دیا' روزے کی قضاء کر لینا' یہ تبرک پھر کہاں ملے گا؟ آپ ﷺ نے اُنہیں فرمایا: اگر یہ روزہ نذر یا قضائے رمضان وغیرہ کا تھا تب تو اِس کا توڑنا منع تھا اور اگر محض نفلی تھا تو توڑنا بالکل جائز' اگرچہ اس کی قضاء واجب ہے۔ اِس سے معلوم ہوا مُرید یا شاگرد اپنے شیخ اور اُستاد کے لئے اور چھوٹے یا ماتحت اپنے بزرگوں کے لئے نفلی روزہ توڑ سکتے ہیں ایسے ہی بیوی اپنے شوہر کے لئے نفلی روزہ توڑ سکتی ہے۔

مرغوب کھانا دیکھ کر نفلی روزہ توڑ لینا:

حضرت زہری علیہ الرحمہ سے روایت ہے' وہ حضرت عروہ علیہ الرحمہ سے راوی ہیں' وہ اُمّ المؤمنین (حضرت سیّدہ) عائشہ (صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے

---

[1] ابوداؤد حدیث نمبر ۲۴۵۶' مسند احمد جلد ۶ ص ۳۴۴' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۲۷۶۔۲۷۷' دار قطنی جلد ۱ جز ۲ ص ۱۷۴۔ [1] دار قطنی جلد ۱ جز ۲ ص ۱۷۴۔

راوی ہیں' آپ فرماتی ہیں' میں اور (اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ) حفصہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ہم دونوں روزہ دار تھیں' تو ہمارے سامنے وہ کھانا آیا جس کی ہمیں رغبت تھی۔ ہم نے اُس میں سے کھالیا۔ (اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ) حفصہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا کُنَّا صَائِمَتَیْنِ الْیَوْمَ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَہَیْنَاہُ فَاَکَلْنَا مِنْہُ قَالَ اقْضِیَا یَوْماً اٰخَرَ مَکَانَہٗ ۱۲ ''یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) ہم دونوں روزہ دار تھیں۔ ہمارے سامنے مرغوب کھانا آیا تو ہم نے اُس میں سے کھالیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اُس کی جگہ ایک دن کی قضاء کرو''۔

یہ دونوں بزرگ ہستیاں سمجھیں کہ جب دعوت کے لئے نفلی روزہ توڑ دینا جائز ہے تو ہدیہ کے لئے بھی جائز ہونا چاہیے۔ معلوم ہوا نفلی روزہ شروع کر کے توڑا جا سکتا ہے مگر اُس کی قضاء واجب ہو جاتی ہے۔

حضرت امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور حضرت امام ابوداؤد طیالسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے' فرماتے ہیں' ایک شخص نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی دعوت کی' جب سب حضرات کھانے لگے تو ایک صاحب الگ بیٹھ گئے، بولے میرا روزہ ہے۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا روزہ توڑ دو' اپنے میزبان بھائی کو خوش کرو اور روزہ کی قضاء کرلو''۔ ۱۳

جنابت کی حالت میں روزہ:

اگر کسی عورت یا مرد نے غسلِ جنابت کرنا ہو تو پہلے غسل کرلے پھر روزہ رکھے اور اگر غسل کا وقت نہ ہو تو پھر وضو کر کے روزہ رکھے اور اگر وضو کا وقت بھی نہ

۱۲ مسند احمد جلد ۶ ص ۲۶۳' مجمع الزوائد جلد ۳ ص ۲۰۲' مشکوٰۃ ص ۱۸۱۔ ۱۳ دارقطنی جلد ۱ جزء ۲ ص ۱۷۷۔

ہو تو پھر غرغرہ کر کے سحری کر لے اور سحری کے بعد غسل کر لے اور دیر نہ لگائے یہ نہ ہو کہ نمازِ فجر ہی قضاء ہو جائے۔ ویسے افضل یہی ہے کہ سحری سے پہلے غسل کر لے۔

اگر کسی عورت نے غسلِ جنابت کرنا ہے اور سحری کے لئے کھانا بھی پکانا ہے تو ہاتھ دھو کر اور غرغرہ کر کے کھانا تیار کر لے، غرغرہ اِس لئے کہ ہو سکتا ہے کہ شاید کھانا چکھنا پڑے۔

اُمّ المؤمنین (حضرت سیّدہ) عائشہ (صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) فرماتی ہیں: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِيْ رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ غَيْرِ حُلْمٍ فَيَغْتَسِلُ وَ يَصُوْمُ [۱۴] "جب کبھی رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کو رمضان (المبارک کے دنوں) میں بحالتِ جنابت صبح ہوتی (یعنی سحری کا وقت ہوتا) بغیر احتلام کے (کیونکہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کو احتلام نہیں ہوتا تھا) پھر آپ ﷺ غسل شریف فرماتے اور روزہ رکھتے"۔

عورت اور مرد روزہ کی حالت میں اکٹھے لیٹ سکتے ہیں:

روزہ کی حالت میں میاں بیوی اکٹھے ایک لحاف میں لیٹ سکتے ہیں، سو سکتے ہیں۔ لیکن اگر خوف ہو کہ اپنی خواہش پر قابو نہیں پا سکیں گے تو اکٹھے لیٹنے سے باز رہنا چاہیے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رُخِّصَ لِلْكَبِيْرِ الصَّائِمِ فِي الْمُبَاشَرَةِ وَكُرِهَ لِلشَّابِّ [۱۵] "بوڑھے شخص کو روزے کی حالت میں بیوی کے ساتھ لیٹنے کی رخصت دی گئی لیکن جوان کے لئے مکروہ ہے" (کیونکہ جوان میں اپنی خواہش پر قابو پانا یقینی نہیں ہے)۔

---

[۱۴] ابوداؤد جلد ۱ ص ۳۳۱، ابن ماجہ ص ۱۲۴، مشکوٰۃ ص ۱۷۶۔ [۱۵] ابن ماجہ ص ۱۲۲۔

عورتوں کو قضاء روزے اَگلے رمضان المبارک سے پہلے پہلے رکھ لینے چاہئیں:

(اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ) عائشہ (صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے روایت ہے، فرماتی ہیں: اِنَّا کَانَ لِیَکُوْنُ عَلَیَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا اسْتَطِیْعُ اَنْ اَقْضِیَہُ حَتّٰی یَاْتِیَ شَعْبَانُ ''مجھے رمضان المبارک کے قضاء روزے رکھنے ہوتے تھے پھر میں اُنہیں رکھ نہ پاتی یہاں تک کہ شعبان المعظم آ جاتا''۔

(اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ) عائشہ (صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) حضور ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں مصروف ہونے کی وجہ سے روزوں کی قضاء اَدا نہ کر سکتیں، جب شعبان (المعظم) کا مہینہ آتا تو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ روزے رکھتے تو (حضرت سیّدہ) عائشہ (صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) بھی اپنے قضاء روزے رکھ لیتیں۔ اگر کسی خاتون کے حیض آنے کی وجہ سے روزے قضاء ہو جائیں تو اُسے اَگلے رمضان المبارک کا مہینہ آنے سے پہلے پہلے روزے رکھ لینے چاہئیں اگر دوسرا رمضان المبارک آ جائے تو پہلے موجودہ ماہِ رمضان المبارک کے روزے رکھے اور ماہِ رمضان المبارک گزرنے کے بعد پچھلے قضاء روزے رکھے۔

اگر روزہ دار شخص اپنی بیوی سے صحبت کرے:

اگر کوئی روزہ دار مسلمان روزے کی حالت میں جبری طور پر اپنی بیوی سے ہم بستری کرے تو مرد کو اُس کا کفارہ دینا ہوگا اور اگر عورت کی مرضی بھی شامل ہو اور اُس نے خوشی سے صحبت کرائی ہو تو عورت کو بھی کفارہ دینا ہوگا۔ پہلی صورت میں عورت پر کفارہ نہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ایک شخص نبی کریم

رؤف ورحیم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا' عرض کیا! یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں ہلاک ہوگیا' پوچھا:۔ تجھے کیا ہوا؟ عرض کیا: میں نے بحالت روزہ اپنی بیوی سے صحبت کرلی ہے۔تو رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا** ''کیا تیرے پاس غلام ہے کہ اُسے آزاد کردے''۔اُس نے عرض کیا: کہ میرے پاس غلام نہیں ہے''۔تو آپ ﷺ نے فرمایا: **فَهَلْ تَسْتَطِيعُ اَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ** ''پھر کیا تم دو مہینوں کے روزے پے درپے رکھ سکتے ہو''۔عرض کیا نہیں! پھر فرمایا: **هَلْ تَجِدُ طَعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا** ''کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو''۔اُس نے عرض کیا، نہیں! تو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **اِجْلِسْ** ''بیٹھ جاؤ'' آپ ﷺ نے کچھ توقف فرمایا۔ہم اُسی حالت میں تھے کہ کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا۔تو آپ ﷺ نے فرمایا: سائل کدھر ہے؟ عرض کیا حاضر ہے، فرمایا: یہ لے لے اور صدقہ کردے۔ اُس شخص نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کیا اپنے سے زیادہ محتاج پر صدقہ کروں؟ اللہ کی قسم مدینہ منورہ کے دو گوشوں میں (یعنی دو پہاڑوں کے درمیان) میرے گھر والوں سے زیادہ کوئی محتاج نہیں۔تو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ ہنس پڑے' یہاں تک کہ آپ ﷺ کے (نورانی) دانت (مبارک) چمکتے ہوئے نظر آنے لگے۔پھر آپ ﷺ نے فرمایا: **اَطْعِمْهُ اَهْلَكَ** ''اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دے''۔ [16]

اس حدیث شریف سے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی عظمت اور اختیار کا پتا چلتا ہے۔جس کے لئے جو حکم چاہتے' جاری فرماتے ہیں۔علاوہ ازیں یہ بھی پتا چلا جب روزہ دار شخص اپنی بیوی کی مرضی کے خلاف صحبت کرے گا تو صرف مرد ہی کو کفارہ دینا پڑے گا۔ دارقطنی میں امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُس روزہ توڑنے والے کا کفارہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ادا فرمادیا۔

---

[16] ابوداؤد جلد اص ۳۳۲' ابن ماجہ ص ۱۲۱' مشکوٰۃ ص ۱۷۶۔